

افعال و خواص سنگ و جواہر مثلاً فیروزہ عشق و زنجبٹ،
نیلم اور ہیرا وغیرہ کے اثرات پر مفید و دلچسپ کتاب

کتاب مرآت

FREE BOOKS
<https://www.facebook.com/groups/freeilmytbooks/>
 ہمایوں مرزا لکھنوی



ادبی دنیا

بَعُونِ خَالِقِ كُونِ مَكَانِ فَضْلِ تَوْفِيقِ هَادِي دِينِ اِيْمَانِ

نسخہ عجائبات عالم

موسوم بہ

کشمکش قدرت

جس میں تاثیرات افعال و خواص جہادِ ایزدیزہ، عقیق و یاقوت،
نیلم، ہیرا، کچھراج، دہلہ، فرنگ، سنگِ سلیمانی، زبرجد، بلور، معینا
سونا، چاندی، تانبہ، جست، سنگِ زہرہ وغیرہ کا ذکر ہے

بکمالِ محنت و تحقیق

عالیجناب یالیون مرزا الھنوی پنجابان اردو تصنیف و تالیف فرمائی

آدنی دنیا ۵۰ ملیا محل دہلی ۶

مدرسہ شیرتادری

نام کتاب کمرشہ قدرت
مصنف ہمایون مرزا لکھنوی

مارچ ۱۹۹۹ء

بار اول



KARISHMA-E-QUDRAT

By Humayun Mirza Lucknowi

محمد شیرتادری

ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	— تصدیقِ صحتِ متنِ آیات (کرشمہ قدرت)	۱۱
۲	— عرصِ مؤلف	۱۳
۳	— کتاب کا پانچواں ایڈیشن	۱۴
۴	— مؤلف کی مختصر سوانحِ حیات	۲۲
۵	— تاریخِ وفات	۲۴
۶	— کرشمہ قدرت (جنابِ راعب مراد آبادی)	۲۴
۷	— کرشمہ قدرت کے متعلق اہل علم کی رائیں جنابِ مولانا حبیب الرحمن محمد کھنہ	۳۳
۸	— جناب مولانا سید سبط محمد مدنی نقوی مرشد آباد	۳۵
۹	— جناب مولانا مدنی ابوسف حسین قبلہ کھنہ سی	۳۷
۱۰	— جناب مولانا عبدالحامد قادری بدایونی	۳۸
۱۱	— جناب مولانا سید شجاعت علی قادری (مفتی اہلسنت)	۳۸
۱۲	— جناب مولانا طالب جوہری مدظلہ العالی	۴۰
۱۳	— جناب حکیم مرزا محمد باقر	۴۲
۱۴	— جناب بیس امر و ہوی	۴۳
۱۵	— جناب ڈاکٹر ایم خلیق حسن	۴۵
۱۶	— نگینہ محقق آپ کے تاثرات، تجربات و مشاہدات	۴۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	(الف)	
۱۷	ادب - الیگزینڈرائٹ	۴۹
۱۸	آسانی جونی - اصل فرعون	۵۰
	(ب)	
۱۹	بلور	۵۰
۲۰	بیجاوہ	۵۲
۲۱	بیروج - بابیتہ	۵۳
۲۲	بل پیم	۵۴
۲۳	بکراج	۵۴
۲۴	تدبیر	۵۵
۲۵	تری - تہذیب	۵۶
	(ج)	
۲۶	جالالبزم - جزع یمانی	۵۷
	(ح)	
۲۷	حدید	۵۸
۲۸	حجر عقیالی	۶۰
۲۹	حجرا سیم	۶۱
۳۰	حجرا شمس - حجرا القمر	۶۲

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۶۳	حجر الاسود	۳۱
۶۵	حجر الصفرة - حجر الاحمر - حجر المانی	۳۲
۶۶	حجر ابابہ - حراتہ - حجر الکدک	۳۳
۶۷	حجر البحر - حجر المستنق	۳۴
۶۸	حجر الشاطین - حجر الیہود	۳۵
۶۹	حجر الارنی - حراتہ جاج	۳۶
۷۰	حجر الریحی - حجر الکلب	۳۷
(۵)		
۷۰	دبر نجف	۳۸
۷۲	دبابة خزنگ	۳۹
(۶)		
۷۳	دوپ مکھی - رخام	۴۰
۷۴	دوپاڑہ	۴۱
(۷)		
۷۴	ذبرجد	۴۲
۷۵	ذمرود	۴۳
(۸)		
۷۹	سہنلا - سنگ سہیل ولادت	۴۴
۸۰	سنگ خطاطی - سنگ مقصود	۴۵
۸۱	سنگ مریم - سنگ سراہی - سنگ قطبی	۴۶

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۸۲	سنگِ شانہ - سنگِ حقیق	۴۷
۸۳	سونا مکھی	۴۸
۸۴	سنگِ لمبا غیطوس - سنگِ مامہرو یا مہرو مار	۴۹
۸۵	سنگِ غنبری - سنگِ بھری - سنگِ رانخ	۵۰
۸۶	سنگِ ارمیون - سنگِ طار و النوم	۵۱
۸۷	سنگِ سلبس - سنگِ مراد	۵۲
۸۸	سنگِ سلیمانی	۵۳
۹۰	سنگِ سراپون - سنگِ ستارہ	۵۴
۹۱	سنگِ سیاہ - سنگِ گرنڈ	۵۵
۹۲	سنگِ مرم	۵۶
۹۳	سنگِ موسیٰ - سنگِ شجر	۵۷
	(ع)	
۹۴	عقیق	۵۸
	(ف)	
۱۰۳	فاط	۵۹
۱۰۴	فیروزہ	۶۰
۱۰۹	فرطاسیا - فرسوس	۶۱
	(ک)	
۱۱۰	کسوٹی - کرمانی	۶۲

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
	(گے)	
۱۱۱	۶۳ — گاؤں رو دھن — گو میدک	
	(لے)	
۱۱۲	۶۴ — لہسنیا	
۱۱۳	۶۵ — لا جورد	
۱۱۴	۶۶ — لعل	
۱۱۶	۶۷ — لا قِطْ اَنْظَفْ	
	(م)	
۱۱۶	۶۸ — مَرَجَان	
۱۱۷	۶۹ — موتی	
۱۲۳	۷۰ — مقناطین	
	(نے)	
۱۲۶	۷۱ — نیلم	
	(ہے)	
۱۲۹	۷۲ — ہیرا	
	(کے)	
۱۴۴	۷۳ — یا قوت	
۱۵۴	۷۴ — یشب	
۱۵۷	۷۵ — پیغمبر اسلام، ائمہ معصومین علیہ السلام و بزرگانِ دین کی انگشتیں اور ارشادات۔	

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۶۶	سنگ و جواہر کی شناخت تراش اور رنگائی	۷۶
۱۷۳	بلور کا مثل زمر و رنگت — بلور کو مثل نیکم رنگت — بلور کو مثل یاقوت رنگت	۷۷
۱۷۴	بلور کو برنج و مشقی کرنا۔	۷۸
۱۷۶	سنگ و جواہر اور معدنیات سے متعلق و کچھ مفید معلومات	۷۹
۲۰۰	اپنی راس معلوم کرنا۔	۸۰
۲۰۱	آپ کا معاون و مبارک نگینہ	۸۱
۲۰۲	ہر ماہ کی پیش کش کے نگینہ کا تعلق	۸۲
۲۰۳	سنگ و جواہر سے تعلق ذاتی تجربات	۸۳
۲۰۹	ابرک — آس پوس	۸۴
۲۱۰	اینٹ	۸۵
۲۱۱	بھبھوت اور سی	۸۶
۲۱۳	پارہ	۸۷
۲۱۴	پلاٹینم — چھیکری	۸۸
۲۱۶	تانبہ	۸۹
۲۱۸	ٹھیکری — جیسیم — حبتہ	۹۰
۲۱۹	چاندی	۹۱
۲۲۲	خاک پاک	۹۲
۲۲۵	ریت	۹۳
۲۲۶	رانگا — زہر مہر	۹۴
۲۲۷	سلیٹ — سنگ جاحت — شمرہ	۹۵

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۲۸	سجی	۹۶
۲۲۹	شکھیا - سیسہ	۹۷
۲۳۰	سیدپ	۹۸
۲۳۱	سونا	۹۹
۲۳۳	شنگرف - شیشہ	۱۰۰
۲۳۴	کاحل	۱۰۱
۲۳۷	سیس - سکر - کوئلہ	۱۰۲
۲۳۹	کھریا مٹی - کھربا	۱۰۳
۲۴۰	گندھک	۱۰۴
۲۴۱	گیر	۱۰۵
۲۴۲	مدانی مٹی	۱۰۶
۲۴۳	مٹی آنواں کھار - مردار سنگ - بڑمال	۱۰۷
۲۴۴	علاج بذریعہ کرن آفتاب (علاج شمسی)	۱۰۸
۲۴۷	پانی تیار کرنے کا طریقہ	۱۰۹
۲۵۰	نواد چاندی مابتاب	۱۱۰
۲۵۴	پانی (یہ انسان کے لیے سب سے بڑی نعمت ہے)	۱۱۱
۲۶۲	نام کے لحاظ سے معاون و مبارک نیگینہ کا صحیح انتخاب	۱۱۲
۲۶۳	اصلی و عمدہ نیگینہ	۱۱۳
۲۶۴	میری زندگی کا اہم واقعہ	۱۱۴
۲۷۰	چھٹا برائے بوا سیر و مرع گیس (گیسٹر، رابلی)	۱۱۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۶	پچھلا برائے دردِ عرق النساء	۲۷۴
۱۱۷	طریقہ فاتحہ و نذر انبیاء و ائمہ معصومین علیہ السلام	۲۷۵
۱۱۸	انسان کی زندگی کے لیے مفید و موثر باتیں	۲۷۶
۱۱۹	اسرارِ رموز "بسم اللہ الرحمن الرحیم"	۲۹۰
۱۲۰	حل برائے مشکلات	۲۹۱
۱۲۱	تبیحِ حینی برائے برآمدنِ مطلب	۲۹۲
	تسخیرِ خلاق و ترقی تجارت	
	دُعائے عریضہ حل مشکلات	
۱۲۲	طریقہ تبیحِ قبولیت و دعا و طریقہ دریافتِ علاماتِ جن معاملات میں	۲۹۳
	عقل کام نہ دیتی ہو۔	
۱۲۳	طریقہ نماز استغاثہ۔ طریقہ دریافتِ نسخہ از حضرت زہرا بنی قین	۲۹۴
۱۲۴	برائے شکستِ شکر و شمن۔	۲۹۵
۱۲۵	تعارفِ مولف (مختصر)	۲۹۶
۱۲۶	تعوذ برائے دردِ منہ (قلی کتابی) و درق کا دوا	۲۹۸
۱۲۷	زمانہ رشابہ کی چند نایاب و نادر قلمی کتب	۲۹۹
۱۲۸	ضروری اطلاع	۳۰۱
۱۲۹	تعوذِ انگشتی	۳۰۳

تَصْدِيقِ تَنْ آيَاتِ قُرْآنِیہ

”کوششہ قُدْرَت“

میں نے کوششہ قُدْرَتِ تَبِیْعَتِ سَمَاءِ
سَاتِ آيَاتِ قُرْآنِیہ کوششہ قُدْرَتِ سَمَاءِ
بَغْوَرِیہا۔ اے تَبِیْعَتِ تَبِیْعَتِ تَبِیْعَتِ
غُلَطِیہ تَبِیْعَتِ تَبِیْعَتِ تَبِیْعَتِ

حافظ محمد یسین سند یافتہ

(اہم نایاب جامع مسجد)

نوائیہ ”نمبر“ یاقوت آباد

سراچی

محمد شبیر قادری



عالیجناب حمایون مرزا الھمنوی
 (آپ کی انگلی میں ایک نادر و نایاب "عقیق مینی کی انگوٹھی نظر آرہی ہے)
 شمیم ستاری

پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤ گے — (القرآن)



م شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے
 اسی کی ذات حمد و ثنا کے قابل ہے جس نے ایک لفظ (مَنْ فیکون)، سے
 متعدد و عالم پیدا کر دیتے جن کی ہر چیز نمونہ قدرت الہی ہے دنیا کے ذرہ
 ذرہ کی صنعت جدا گانہ اور ان کے اثرات مختلف رکھے، آفتاب، مانتاب،
 ستارے، زمین، ابر، دریا، پہاڑ، پانی، ہوا، معدنیات وغیرہ وغیرہ ایک

بجز سختی اٹھائے نام ممکن ہے کہیں نکلے تراشا جائے جب بار پتھر تب گئیں نیکلے

دکشا تماشا ہیں۔ بجائے خود منظر صنعت خالق اکبر ہیں۔ انتظام عالم پر غور کیا جائے اور انقلابات عالم کو نظر بصیرت سے دیکھا جائے تو ان تمام چیزوں میں کم سے کم ایک قوت کا ادراک ہر فرد و بشر کو ہو گا اور یہ معلوم ہو گا کہ اسی قوت سے چیزوں کا وجود قائم ہے، سوچنے والے ذرا غور کریں تو معلوم ہو گا کہ یہ تمام چیزیں ایک ذات بے ہمتا سے وابستہ ہیں جو خالق عالمین ہیں۔ یہ ذات واحد خالق کوئین ہے اس کی وحدت کی طرف سب پہلے اسلام نے دعوت دی اور ایک مکمل نظریہ توحید پیش کیا جس کی روشنی میں خالق اور مخلوق کے درمیان ایک روشن خط امتیاز قائم ہوا اسی سے خدا اور کائنات کا رشتہ بنا۔

اسلام پہلے یہ سکھاتا ہے کہ مختلف قوتوں کو تم اللہ نہ کہو اور نہ مختلف اسباب کو تم خالق سمجھو۔ اسلام یہ نہیں تسلیم کر سکتا کہ خالق مطلق نے عالم اور مختلف چیزوں کو پیدا کر کے اپنے اختیار میں کچھ نہ رکھا کائنات کی ہر چیز پر علم تو صرف اسی ذات واحد کو ہے۔ بنی نوع انسان میں سے کسی کو اس تک رسائی نہیں۔

ہاں جن نفوسِ قدسیہ کو رب العالمین نے تعلیم فرمایا ان کو واقفیت ہوئی۔ بالآخر مشیتِ ایزدی نے حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بصورتِ رحمت للعالملین مبعوث بہ نبوت کیا اور بعد ازاں ان کی اولادِ اطہار ائمہ معصومین علیہم السلام مبعوث بہ امامت کو علوم و دنیا اور عجائبات عالم ارض و سما تعلیم دے کر معزز و ممتاز فرمایا یہ تادری

مینائے رقوبات ہنر چاہیے اس کو ————— سوداے جواہر کا نظر چاہیے اس کو

ان نفوس قدسیہ کی جس قدر تعریف و توصیف کی جائے کم ہے۔ اس واسطے کہ انھیں ذواتِ مقدسہ نے انسان کو خلاقِ عالم کی قدرتِ کاملہ سے آگاہ فرمایا ان کو اپنا ممنون احسان بنایا۔ یہ نفوس قدسیہ صفاتِ حمیدہ و کردارِ پسندیدہ اور بلند درجات کے حامل اور تمام تراحمکاتِ خداوندی کے پابند تھے جن کا احاطہ معرضِ تحریر سے باہر ہے۔ اس خلاقِ عالم نے منجملہ دیگر عجائبات کے نباتات، جمادات، معدنیات اور دوسرے مخلوقوں میں اپنی قدرتِ کاملہ سے وہ اثرات و دلیعت فرمائے جو لازمِ حیاتِ انسانی میں بہت کچھ ممد و معاون بلکہ بعض پر تو حیاتِ انسانی کا دار و مدار ہے۔ بنابر آں اس خادم المومنین نے ائمہ معصومین علیہم السلام اور حکمائے متقدمین کے جتنے بھی اقوال اور افعال و خواص و اثرات، جمادات، معدنیات، مثلاً عقیق، فیروزہ، گونج، یاقوت، دانہ فرنگ، ہیرا، پنا، پکھراج، نیلم، موتی، حتیٰ کہ سنگریزہ اور سونا، چاندی، جستہ، تانبا وغیرہ کے متعلق دستیاب ہو سکے، انہیں یک جا کر کے بصورتِ کتاب موسوم بہ ”سکر شمعِ قدرت“ تصنیف و تالیف کیا۔

امید ہے کہ جن مومنین و ناظرین کو اس سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا اس حقیقہ کو دیکھ کر خیر سے فراموش نہ کریں گے۔ آخر میں چند طریقے جن میں علاجِ شمس (سورج کی کرنوں سے علاج) فوائدِ چاندنی ماہتابِ انسانی زندگی سے متعلق مجرب آزمودہ چٹکے اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے اقوال، حل مشکلات اور اصولِ قبولیت و دعا تحریر کئے گئے ہیں یہ کار آمد اصول زمانہ قدیم کی نایاب و نادر قلمی کتب کے حامل ہوئے ہیں۔

مقصد حیات کا خیال رکھو

قوی اُمید ہے ان پر عمل کرنے سے وہ ضروریاتِ زندگی جو خلافتِ شریعت نہ ہوں ضرور پوری ہوں گی۔

خام المومنین

ہمایوں مرزا لکھنوی عفی عنہ



محمد شبیر قادری

سچے تاجسر پر جنت کے دروازے بند نہیں کئے جائیں گے (ارشاد رسول)

کتاب کا ساتواں ایڈیشن

یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۵۵ء میں میرے والد ماجد جناب ہمایوں مرزا صاحب مرحوم و مغفور نے اپنی آنکھ کو شیشوں اور سالہا سال کی تحقیق و تجربات سے عام فہم اردو زبان میں مرتب کر کے ۱۹۷۶ء پیر الہی بخش کالونی کراچی سے شائع فرمائی تھی۔ اس کتاب میں مرحوم نے مختلف جواہرات کے پراسرار افعال و خواص پر نہایت مفید انداز میں روشنی ڈالی اور اس نہاں خانہ قدرت کے بہت سے اسرار کھولنے کی سعی فرمائی حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں ہم جواہرات کے اثرات کی تحقیق کرتے رہے ہماری جستجو اور برہمائی گئی کہ ان میں قدرت نے کیا کیا خوبی اور اثرات عطا کئے ہیں۔

پتھروں سے متعلق معلوماتی شوق نے بعض مزید نادریا اب کتب تک رسائی ہوئی۔ پتہ چلا کہ ان میں بعض تو مخصوص اوصاف کے حامل ہوتے ہوئے پُرکشش و معاون ہیں۔ دُنیا میں ایک ذرہ بھی اپنے اوصاف میں صلیت سے کم و بیش نہیں۔ جواہرات کی پلیدش اس وضع پر ہے کہ بارش کا پانی پہاڑوں کے مسامات میں جا کر آفتاب کی شعاع و کرونوں کی حرارت سے لطیف بخارات میں تبدیل ہو کر جب دلمانوں میں ٹپکنا چاہتا ہے اور کوئی راہ نہیں پاتا تو کیف ہو کر ایک عرصہ میں خاص قسم سے آہستہ آہستہ سیلاب کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ کالوں کی

اسلام یہ ہے کہ لوگ تمہارے ہاتھ اور زبان سے صحیح و سالم رہیں۔ (ارشاد رسولؐ)

حوادث و گرمی ان کو پکاتی اور مزید کاڑھا کرتی ہے پھر اجزا کی آمیزش کے سبب صدیوں میں پتھر کے رنگ برنگ جواہر میں تبدیل ہوتا ہے۔ یہ جواہر اختلاف رنگ ہر علاقہ کی سرسبزی و شادابی، آب و ہوا اور زمین کے تاثر سے متاثر ہو کر بنتے ہیں دراصل جواہرات ذرات کی ترقی یافتہ حالت کا نام ہے یہ قدرت کی صنائی اثرات سے پیدا ہو کر دلفریبی اور خوبصورتی اختیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے با اثر ہو جاتا ہے۔ پتھر جن کا تعلق پہاڑوں سے ہے ان میں نشوونما کا سلسلہ جاری رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ جن پتھروں میں رگیں جیسی معلوم ہوتی ہیں وہ صدیوں میں بڑھتے ہی بڑھتے ہیں۔ فطرت کے راز و قوانین اور قدرت کے کرشمے پتھروں میں عجیب حیرت انگیز ہیں یہ جتنی معلومات بڑھاتا ہے اُسی قدر نادانی کے بھنور میں پھنسا جاتا ہے۔ علم کی وسعت بیشک ترقی کرتی ہے مگر ساتھ ساتھ لاعلمی کا دریا اور بھی طغیانی پر آ جاتا ہے۔

انسان نے ابتدائی دور میں حسن و جمال کی آرائش کے لئے خوشنما گھاس کے نازک پتوں، بیلوں اور پندوں کے خوبصورت پروں کا استعمال کیا مگر جوں جوں انسان تہذیب کے قریب آتا گیا پرانی طرز زندگی کو خیر باد کہتا رہا یہاں تک کہ مردوں نے عورتوں کو پُرکشش اور خوبصورت بنانے کے لیے زیورات سے آراستہ کیا۔ اب سے ڈھائی ہزار سال قبل مسیح عورتیں بناؤ سنگھار اور آرائش کے لیے زیورات استعمال کرتی تھیں۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ زیورات میں عقیق، سنگ سیلانی، سنگ یشب بھی استعمال میں آیا۔ ہند کی قدیم ترین کتب میں یورپ کا تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً قدیم رتن شاستر میں طلسماتی طرز میں پتھروں کے متعلق تحریر ہے کہ نود رتن انگوٹھی اس خیال سے استعمال کی جاتی تھی کہ وہ جماع سے بچاؤ

لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔۔۔۔۔ (ارشاد رسولؐ)

یہ ہے اس کا ثبوت عہد گیتا و شہر متھرا کے محبوں اور دیوی دیوتاؤں سے بھی ملتا ہے پتھروں کے افعال و خواص اور اثرات کی وجہ سے ان میں مذہبی حیثیت غالب رہی جس کی وجہ سے بعض جواہرات اور پتھر دیوتاؤں سے منسوب ہیں ترقی یافتہ سائنس کا دعویٰ ہے کہ دُنیا کی ہر چیز میں قوتِ جاذبہ پنہاں ہے اور عناصر ایک دوسرے سے پیوست ہونے پر ایک تیسری چیز کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی لئے اثرات میں مزید اضافہ اور استحکم تاثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض پتھروں کے اثرات آپس میں نہایت درجہ جاذبیت اور کشش رکھتے ہیں لیکن کچھ آپس میں مخالفت پتھر اور نگینوں میں شعاعی قوت موجود ہے۔ مثلاً جس طرح بلور سے سورج کی کرنوں کے ذریعہ زمانہ قدیم میں آگ پیدا کر لیتے تھے اب موجودہ زمانہ میں اسی شعاعی قوت سے مختلف امراض کا علاج ہو رہا ہے یہاں تک کہ جنگ کے موقع پر دشمن کی فوج اور ہتھیاروں کو شعاعی قوت سے تباہ کرنے کی صورتیں حاصل کی جا رہی ہیں۔

بہر حال دُنیا کے بیشتر ممالک میں قیمتی جواہرات کی مانگ زیادہ ہے اور استعمال میں سنگ و جواہر کو ترجیح دی جا رہی ہے اس میں سرمایہ کاری بھی محفوظ رہتی ہے۔ نیوز لیٹر نے لکھا ہے کہ کچھ عرصہ میں قیمتی جواہرات نہی بنی القومی کرنسی ہوں گے۔ چونکہ قیمتی جواہرات کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے ہماری حکومت کو چاہیے کہ ان قدرتی عطیات پر خصوصی توجہ دے، ملک میں ارضیات و معدنیات سے متعلق تعلیم و تربیت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ ان سے متعلق آلات اور مشینوں کو ملک میں ہی تیار کرنے کا منصوبہ بنائے تاکہ مادی خزانوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاسکے۔

اگر کاہل ہو گئے تو حق ادا نہ کر سکو گے۔ (ارشاد رسولؐ)

صورت تو یہ ہے کہ قیمتی پتھروں کے ذخائر بتانے والے اور مشورہ دینے والے اشخاص کے لیے وظیفہ مقرر کر دیئے جائیں اس طرح حکومت سے تعاون میں اس شخص کو اس کی محنت کا حق مل جائے گا اور معیشت میں بھی کافی مدد ملے گی، قدرتی خزانے جو پوشیدہ ہیں ظاہر ہو جائیں گے۔

بمجاہد مرحوم کی یہ علمی تحقیقی کاوش مقبول ہوئی اور عوام و خواص نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ جو رائیں اکابر قوم اور اہل علم نے ظاہر کیں وہ آغاز کتاب میں درج کر دی گئیں تاکہ ناظرین کو ”کشمکش قدرت“ کی قدر و منزلت کا اچھی طرح اندازہ ہو سکے۔ اس کے بعد مرحوم نے بہت کچھ اضافہ فرمایا لیکن دوسرا ایڈیشن قبلہ والد صاحب کی زندگی میں ممنون اشاعت نہ ہو سکا۔ اس لیے دوسری بار ۱۹۶۳ء میں ناچیز نے یہ کام سرانجام دیا۔ یہ دوسرا ایڈیشن پہلے سے بھی زیادہ مقبول و مفید ثابت ہوا۔ ملک کے کراچی سے لے کر پشاور تک سائنس، اخبارات و رسائل میں کتاب کی اہمیت، افادیت کے بارے میں اکابر ملت اور کرم فرماؤں، قدر دانوں کے خطوط اور تبصرے اس کثرت سے آئے کہ مزید ایڈیشن کی ہمت ہوئی۔ میں نے مرحوم و مغفور کے علمی سرمائے سے استفادہ کر کے مزید جواہرات و معدنیات کے افعال و خواص کا اضافہ کیا۔ اور ان کے علمی ذخیرے سے بہت سی باتیں ان سے متعلق تلاش کر کے موقع اور محل کے لحاظ سے کتاب میں شامل کیں۔ اب یہ ”لچسپا“ مفید و معلوماتی اور معیاری قیاد و مطلق کی بے انتہا صفتوں کا ایک مختصر ساروش آئینہ بن کر ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے۔ قبلہ جناب والد مرحوم کی زندگی میں اور ان کے بعد بھی کئی جگہ محکمہ تعلیم و جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی (آرمی) کے حکام اور اساتذہ نے اس کتاب کو مفید پاکر اور اس کی قدر و منزلت پہچان کر مندرجہ ذیل سرکلر کے ذریعے اسکولز لائبریری و قسائم انعامات میں منظور فرمایا۔ جس کے نتیجے میں اس کی مقبولیت روز افزوں ہے۔

مظلوم کی مدد کے لئے درکار ہونے والی ہر شے کی طرح آسان پہنچاتی ہے۔ (ارشاد رسولؐ)

۱۔ بموجب سرکل نمبر 4-EDN/74/458/04 تاریخ ۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء

جنرل ہیڈ کوارٹر جی۔ بیس برانچ (A-EDTE) راولپنڈی (آرمی)

(برائے یونٹ لائبریری)

۲۔ بموجب سرکل 7500/459 تاریخ ۴ اپریل ۱۹۵۵ء

جناب ڈائریکٹر صاحب محکمہ تعلیم بھاولپور۔

۳۔ بموجب حقیقی E/1613 تاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۵۵ء

(جناب ڈائریکٹر صاحب محکمہ تعلیم غیر لوہ میرس)

۴۔ بموجب سرکل نمبر 3076 (P.T.B) تاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۵۶ء

(جناب ڈائریکٹر صاحب محکمہ تعلیم حیدرآباد سندھ)

۵۔ بموجب سرکل 55/42257-306/156/E-D تاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء

(جناب ناظم صاحب تعلیمات کراچی)

ارشاد الحق صاحب دینی

مبداءِ علم و منبعِ حکمت

منفعت بخش و باعثِ عظمت

ہیں مکرم ہمایوں مرزا

کارنامہ کرشمہ قدرت

خدا نے سنگ ریزہ میں بھی تاثیرِ قضا دی ہے

زمرّد، لعل، الماس و کواکب میں صیاد دی ہے

مَوَلِّف کی مُختَصِر سَوَاحِ حَیَاث

قدیم لکھنؤ جہاں ادر علوم و فنون کا مرکز رہا ہے وہاں قیمتی سنگ و جواہر کا استعمال بھی عروج پر تھا۔ شاہانِ مغلیہ، رئیس، نوابین، شرفاء اور متوسط حال بھی پتھروں کے شوقین تھے ہر شخص کے پاس اپنی حیثیت کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ جواہرات و نگینے محفوظ ہوتے تھے۔ کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو قیمتی نگینوں کی تمنا نہ ہو۔ نیز یہ شہر فنِ طب میں بھی اپنا ایک مقام رکھتا تھا۔ صاحبِ کمال حکماء سے سر زمین لکھنؤ خالی نہیں رہی۔ چنانچہ ہائے اوصیاء میں مشہور حکماء گزرے ہیں، میرے جَدِّ محترم جناب حکیم مرزا عابد حسین مشہور معروف ہستیوں میں تھے۔ قومی کاموں میں بھی بہت پیش پیش رہتے، اور خدایہ خلق کو اپنا مقصد حیات سمجھتے تھے۔

والد ماجد جناب ہایوں مرزا صاحب کو معدنیات و قیمتی جواہرات اور نگینیوں کا بڑا شوق تھا اور وہ ان کی ریسرچ میں بہت مہمک رہتے تھے۔ موصوف ماہر اراضیات بھی تھے۔ انھیں مختلف جگہوں کی مٹی اور زمین کی پہچان میں بھی ایک امتیاز حاصل تھا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ لکھنؤ میں اپنی زیرِ کاشت اراضیات پر

مرد کا بہترین خزانہ پاک دامن بیوی ہے۔ (ارشاد رسول ص)

ایک کنواں کھدوانے کی ضرورت پیش آئی۔ مرحوم نے جگہ مقرر کرنے کے لئے زمین پر پیل کے درخت کا پتہ رات بھر اُس (شبنم) میں رکھا۔ مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ اس جگہ کنوئیں کا پانی میٹھا ہوگا یا کھاری؟ آپ نے یہ عمل کئی جگہ دہرایا اور پھر ایک مقام پر اپنی پھڑٹی سے زمین پر کنواں کھودنے کا نشان بنا دیا! اب جو کنواں کھد کر تیار ہوا اور پانی چکھا گیا تو نہایت شیریں نیکلا۔ لوگ قبلہ مرحوم کی فنی مہارت دیکھ کر حیران رہ گئے، اور ان کے کمال فن کی دل سے داد دی۔

ہیر اور دریافت کرنے کا طریقہ یہ بتاتے تھے کہ زمین میں سوراخ کر کے پانی بھر دیا جائے اگر طلوع آفتاب کے وقت زمین کے اس حصے میں آفتاب کی شعاعوں سے چمک پیدا ہو تو اس جگہ ہیرانکھنے کا امکان رہتا ہے۔

مرحوم و منقر کو قانون دیوانی میں بھی بڑی مہارت تھی بیچیدہ مقدمات کے تقاضے کی اصلاح کر دیا کرتے تھے۔ آپ کے بایں ضرورت مند حضرات آتے تو آپ کی مفید رائے سے فیض یاب ہوتے تھے۔ مقدمات کے سلسلے میں کاغذات دیکھ کر جو پیشین گوئی کر دیتے وہ صحیح ثابت ہوتی تھی یا اس سلسلے میں سب سے پہلے آپ نے لکھنؤ ۱۹۴۲ء میں ایک قانونی ڈائری مرتب فرمائی جس کو محلہ رکاب گنج (گنگاپرشارود) کے ایک مبلغ نے شائع کیا۔ اس ڈائری میں قانونی نکات تھے۔ ڈائری کے آخر میں معدنیات اور جواہرات کے افعال و خواص پر مفید روشنی ڈالی تھی۔ یہ ڈائری عوام میں بہت مقبول ہوئی ڈائری کا چھتہ گویا معدنیات کے موضوع پر مرحوم کی پہلی کاوش تھی۔

کچھ عرصہ تک یہ ڈائری برابر چھپتی رہی۔ اس کے بعد آپ نے ایک تقویم مرتب فرمائی۔ آپ کے فنی مضامین لکھنؤ کے اخبارات میں بھی اکثر شائع ہوتے رہتے تھے۔ آپ بھی قبلہ جد امجد کی طرح قومی خدمت بڑی تندہی سے انجام دیتے رہے تھے۔ اکثر لکھنؤ کے رفقاء عام طلبہ میں ملکی اور قومی جلسوں

موت سے قبیل اس کی خواہش کرنا گناہ ہے۔ (ارشاد رسولؐ)
 اور تحریکوں میں آپؐ کو خصوصیات کے ساتھ شریک کیا جاتا تھا۔ موصوف نے
 بنی نوع انسان کی تکالیف کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت سی ضخیم کتابوں کا مطالعہ
 کیا اور پتھروں میں پوشیدہ قدرت کے خزانوں کے راز افشاں کئے۔
 والد مرحوم کی علمی و عملی خدمات اور تحقیقات سے اس کتاب کے ذریعے
 ناظرین کو جس قدر فائدہ پہنچا ہے خداوند عالم اس کا اجر خیر مرحوم کو عالم باقی
 میں بیش از بیش عطا فرمائے، افسوس ہے کہ زندگی نے وفانہ کی۔

تاریخ وفات

والد ماجد نے مورخہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۶۰ء بروز بدھ
 بوقت ۶ بجے شام بمقام ۷۷/۷۹ پیر الہی بخش کالونی کراچی ۱۱ اس دارفانی سے
 ۷۷ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ مرثیہ میوہ دیں کس کا پس چلا ہے۔ خدا مرحوم کو
 جنت میں اعلیٰ درجے مرحمت فرمائے۔ آمین۔

قطعاً تاریخ وفات جناب ہمایوں مرزا صاحب لکھنوی

(جناب سید شہنشاہ حسین صاحب آرم لکھنوی)

دید ساقی کے لئے تشنہ جو تھکے شدت
 جوش پر آئی مئے حبیب کی جو طلب
 آپ میں یوں نہ لیہے آج ہمایوں مرزا
 حوص کوثر کو گئے آج ہمایوں مرزا

۱۹۶۰ء

(یہ تاریخ وفات سنگ مرار شعیب ری پانچ" میوہ شاہ میں کندہ ہے)

مصائب و آلام اور راحت میں اللہ کو یاد رکھو — (ارشاد رسولؐ)

از جناب محمد زکریا صاحب مائل (انجمن ترقی اردو بورڈ - کراچی)

هُوَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ

وہ ہمایوں مرزا دینیکے سیرت خوش خصال

جن کو قدرت نے عطا کی تھیں بہت اعلیٰ صفات

چھوڑ کر دنیا ہوئے وہ غلام ملک بقا

بسکہ فانی ہے جہاں اور اس کی ساری کائنات

دائمی فرقت سے ان کی دل کو صدمہ ہے بہت

اب میسٹر ہو گا کیوں کر ان کا الیا التفات

معتی دے گا مغفرت منظور جو ان کے لئے

ہے ”ہمایوں داخلِ خلد“ ان کی تاریخ وفات

۱۳۷۹ھ

ویکٹر

(از جناب محمد زکریا صاحب مائل)

باقی ہیں کہاں اب دنیا میں ایسے خوش اوقات بزرگ

کم ہے ان کے گزرنے کا دل پر جتنا صدمہ ہے

مرحوم کی فکر وفات میں معتی جو طبع حزیں کو حیرانی

ہاتف نے کہا سالِ رحلت ”دایعِ ہمایوں مرزا ہے“

۱۳۷۹ھ

شاید یہ لکھنا مناسب نہ ہو گا کہ والدہ شفیقہ کا سایہ اٹھ جانے سے

زندگی میں جو غلا پیدا ہو گیا تھا اس کی وجہ سے ایک مدت تک اس سلسلے

لوگوں کو ذلیل و رسوا کرنے والا بدترین انسان ہے۔ (ارشاد رسولؐ)
میں کسی جدوجہد کا حوصلہ نہ ہوا اور یہی امر تیسرے ایڈیشن کی تکمیل میں تاخیر کا
باعث ہوا۔

مرحومہ انتہائی عبادت گزار و وضع دار، پُر خلوص اور دُور اندیش پُرانی طرز
زندگی کا نمونہ تھیں۔ پروردگارِ عالم مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

تاریخ وفات

والدہ صاحبہ معظمہ نے تاریخِ سو ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۶۷ء
بروز دو شنبہ پانچ بجے سپردِ مقام ۷۹/۱، پیر الہی بخش کالونی رحلت فرمائی۔

قطعہ تاریخِ وقت والد صاحبہ معظمہ

(از جناب شائق صاحب)

زوجہ مرزا ہمایوں بنتِ نادر مرزا آن
ہیں جلیسِ دخترِ فخرِ رسولانِ خلدیں

تیسری ذی قعدہ نو اپریل دو شنبہ کے دن

پہنچیں وہ عفت تاب و پاک دامانِ خلدیں

سالِ رحلت کئے اے شائقِ خستہ جگہ

کہہ کنیزِ فاطمہ ہیں آج شاداںِ خلدیں

۱۳۸۱ھ

(یہ تاریخِ وفات سنگ مرزا "حیدری باغ میوہ شاہ" میں کند ہے)

محمد شبیر قادری

ایک آدمی اپنے خلاق سے ہی درجہ اعلیٰ کر سکتا ہے جو ایک عابد پوری راہ عمل و کسب (ارشاد رسولؐ)

کرشمہ قدرت

(جناب راغب مراد آبادی)

مرحبا، اے ہمایوں مرزا
پتھروں میں بھی ہیں خواص عجب
ہو عقیقہ یمن کہ دُتر بجھ
سنگِ اسود پہ غور فرمائیں
خواہ نیلم ہو، خواہ میرا ہو
چشمِ اخلاق سے کوئی دیکھے
دیدنی ہے "کرشمہ قدرت"
کیوں نہ اہل نظر کو ہو حیرت
ہیں باوصاف، باعثِ برکت
بن گیا ہے حرم کی جو زینت
دونوں اپنی جگہ ہیں، اک دولت
ان کے اوصاف، ان کی کیفیت

الغرض یہ کتاب ہے راغب
اہل دانش کے واسطے نعمت

سنگ و جواہر کی اہمیت

تخلیق کائنات میں انسان کو انسانیّت کی برتری حاصل ہے، اور دوسری مادی اشیاء اس کے ماتحت ضروریات کے لئے پیدا کی گئیں ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے پندرہ جواہر و معدنی اشیاء پر گفتگو کی ہے (ہنج البلاغ)۔ ان ہی مادی اشیاء میں پتھر انسان کی ضروریات زندگی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ قدرت کی دلچسپ اور اہم حقیقتیں سنگ و جواہر میں پوشیدہ ہیں ہر نگینہ و قیمتی جواہر میں کچھ نہ کچھ علیحدہ خصوصیت نظر آتی ہے جو راز کا ایک اہم باب ہے جس طرح لاکھوں انسانوں میں ہر ایک جدا نظر آتا ہے اور فطرت بھی الگ ہوتی ہے۔ یہی طریقہ جواہرات میں ہے انسان اور

تھیکڑا اور کج بحث شخص اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ (ارشاد رسول)

پتھر ساتھ ساتھ ہیں۔

زمانہ قدیم کا انسان سنگ و جواہر سے متعلق بڑی معلومات و کھجپی رکھتا تھا اور ان ہی کے تعاون سے مشکل امور میں کامیابی حاصل کر لیا کرتا تھا۔ ان کے اثرات و افعال و خواص آج بھی وہی ہیں۔ جو ہزار ہا سال قبل تھے۔ جو حضرات جانتے ہیں وہ آج بھی ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔ جبکہ زمین کا آغاز ہوا ہے اس وقت سے لے کر اب تک یہی پتھر نہ جلنے کتنے ہی مدارج میں تبدیل ہو چکا ہے۔ یہ اگر زمین کے اندر دھکتا ہوا شعلہ ہے تو اس کی سطح پر برف کی مانند ٹھنڈا ہے۔ زمین کے اندر خزاؤں کا مدفن ہے تو اس کے اوپر محافظ، اسی طرح سمندر کے اندر سمندری مخلوق کی رہائش گاہ ہے تو سطح زمین پر جانوروں اور چرند و پرند کی پناہ گاہ، جس کو کوہ پدار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ غاروں اور پہاڑوں کا روحانیت سے بڑی حد تک متعلق رہا ہے۔ بڑے بڑے عابدوں اور زاہدوں نے ہمیشہ عبادت گزاری کے لئے پہاڑ اور غاروں کا انتخاب کیا۔ جہاں کون میسر ہوتا عبادت کرتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کوہ طور پر شرف کلام و دیدار بخشی سے نوازا گیا اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں کوہ زیتون کے ایک غار میں قیام پذیر رہے وہیں تبلیغ دین بھی فرماتے تھے۔

تاریخی حیثیت سے ہزاروں سال قبل بنی نوع انسان جب کچھ نہ جانتا تھا تو اسی کی مدد سے آگ حاصل کرتا، جانوروں کا شکار کرتا تھا۔ جس کو پتھر کا عہد (زمانہ) کہا گیا۔ رہائش کے لئے مکان اور جسم کی خوبصورتی کے لئے زیور و نمبرہ کارواج ان ہی پتھروں سے اپنایا گیا۔ یہ کہنا ہے جانہ ہو گا کہ اس کے

کبھوسی سے بڑا مرعہ کوئی نہیں — (ارشاد رسول)

بغیر انسان کی زندگی محال تو کیا ناممکن ہو جاتی۔ تمام ضروریات زندگی اسی پتھر سے پوری ہوتی تھیں۔

اس کی معلومات سے انسان قدیم زمانے سے روشناس ہوا۔ جس کی واضح مثال مومنجو دارو اور ہڑپہ کے آثارِ قدیمہ ہیں۔ قومی عجائب گھر پاکستان (کراچی) میں پتھر کے مختلف طرز کے اوزار محفوظ ہیں جو مومنجو دارو سے دستیاب ہوئے۔ یہ تقریباً پانچ ہزار سال قدیم ہیں۔ ان جواہرات کا تعلق معاشق ہی نہیں بلکہ مذہبی اعتبار سے بھی انسان کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ محمد بن قاسم نے منجیق (پرانے زمانے میں پتھر کے گولے پھینکانا) کے ذریعہ قلعہ راجہ داہر کو فتح کیا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ فیل میں پتھر کے متعلق ذکر کیا ہے کہ ابراہیم کی فوج کو کنکریوں کے ذریعہ چڑیوں نے نیست و نابود کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی پتھر کی سطح پر کھڑے ہو کر خدا کا جلوہ دیکھا اور وہ پہاڑ خدا کے نور کی تاب نہ لاکر سرسبز شکل میں تبدیل ہو گیا۔ پھر پروردگار عالم نے اس کو معراجی حیثیت بھی بخشی جس کا واحد ثبوت حجر الاسود ہے اور جسے کروڑوں انسان فریضہ حج کی نیت سے بوسہ دیتے ہیں۔

منیٰ میں تین نشانات بنے ہوئے ہیں یہ نشان پتھر کے سنگ میل کے مشابہ ہیں ان کا آپس میں ایک دوسرے سے فاصلہ تیس گز سے زیادہ نہیں۔ ان پر کنکریاں ری حال ہیں۔ مقام ابراہیم بھی پتھر ہی ہے جس پر خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیمؑ کھڑے ہوئے تھے اس کے آس پاس کی جگہ بھی مقام ابراہیمؑ کہلاتی ہے اس پتھر پر حضرت ابراہیمؑ کے پائے مبارک کے نشان موجود ہیں۔

پتھر ہی انسان کی آخری آرام گاہ کا ساتھی ہے جو انسان کے مرنے کے

حسن اخلاق اللہ کی رحمت کی باگ ڈور ہے۔ (ارشاد رسولؐ)

بعد بھی اس کی نشان دہی کرتا ہے۔ لوگ اس کو ترشوا کر حروف کندہ کرتے اور قبر کے سر ہانے بطور یادگار لگا دیتے ہیں۔ الغرض قدرت نے انسان کی ترقی و زوال کے بڑے حصّہ کو اسی پتھر کی ذات سے وابستہ کیا ہے۔ پتھر مختلف زاویے اور رنگ کے ہوتے ہیں۔ قدیم زمانے کے ماہرین اور علماء نے اس کی بڑی اہمیت بتائی ہے۔ اس کے خواص و اثرات لامتناہی ہیں، ہر پتھر اپنی خاصیت کے اعتبار سے مختلف مزاج اور کیفیت رکھتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ قدرت نے ہمارے ملک کی سر زمین میں ایسے بیش بہا خزانے چھپا رکھے ہیں جن خزانوں سے ہم خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں بشرطیکہ محنت اور دیانت داری کریں، ہمارا ملک پوری دنیا میں ایسا مقام حاصل کر سکتا ہے جو اپنی خصوصیت میں منفرد ہے۔ پاکستان کے شمالی علاقوں میں قیمتی پتھروں کی کانیں ہیں ان میں جہنم کی بجلی، گندھاب، باجوڑ، بابور خیل، ہونگ، پٹرانگ، غار، نولے، دند، پچھ، شیر، اور پارا چنار وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ سوات میں زرد کی بیش بہا کان ہے۔ یہ جواہر دنیا کے دوسرے پتھروں سے رنگ، ڈھنگ میں زیادہ معیاری و شفاف اور پختہ و بہتر ہے۔ اسی خطے میں اور بھی اعلیٰ قسم کے پتھر دریافت کئے جاسکتے ہیں۔ جن سے کروڑوں روپیہ زر مبادلہ میں کمایا جاسکتا ہے۔ جبکہ جواہرات کی تراش، خراش، کٹاؤ اور بناوٹ میں بھی یہاں کے خاندانی کاریگر فن کارانہ صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ یہ قدیم اور جدید سنگ تراشی سے خوب واقف ہیں۔ مزید اس فن کو سائنسی طریقہ سے ترقی دی جاسکتی ہے۔ بعض حضرات نقلی اور امیٹیشن نگینہ جن میں مصنوعی چمک دمک اور نمائشی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ استعمال کر کے دل خوش کر لیتے ہیں یہ بے سود ہتے ہیں۔ اصلی اور صحیح سنگ و جواہر کے اثرات سے انسان تندرستی ہو کون قلب اور ترقی و روزگار حاصل کر سکتا ہے۔ معاون و مبارک نگینہ ہمیشہ مددگار

دُنیا کی محبت تمام غرایبوں کی جیٹ ہے۔ (ارشاد رسول)

رہتا ہے۔ میرے حقیقی برادر محترم اہم۔ ظہور حسن صاحب جو ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ میں بحیثیت اسٹور انچارج تھے ریٹائرڈ ہونے پر لغرمن ملازمت۔ اچھڑی ۱۹۷۷ء کو کراچی سے دوبئی روانہ ہوئے وہاں ملازمت کے دوران صرف بیس یوم قیام میں بروز بدھ بتایم یکم فروری ۱۹۷۷ء لچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کیا۔ مرحوم کی میت تیسرے روز جمعہ کو کراچی آسکی۔ حیدری باغ میوہ شاہ میں والد بزرگوار کی قبر سے متصل سپرد خاک کئے گئے۔ اس حادثہ سے زندگی میں جو خلا پیدا ہوا ایک عرصہ تک کتاب کی تکمیل میں کسی قسم کی جدوجہد کا حوصلہ نہ رہا۔ یہی اہم امر کہ شہرہ قدرت کے پانچویں ایڈیشن میں تاخیر کا باعث ہوا مرحوم انتہائی خوش مزاج، طے سال، ذمہ دارانہ زندگی اور عباد گزار تھے۔ موصوف نے پانچ بچے چھوڑے ہیں تین لڑکیاں اور دو لڑکے ایک عمدہ قسم کے فیروزہ کی انگوٹھی اُن کے ہاتھ میں تھی لیکن نامعلوم دوبئی جا کر یہ انگوٹھی کیوں اُنکلی سے اُتار دی۔

بہر حال کتاب کے چھٹے ایڈیشن تک کافی حضرات اس سے متعلق معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ اس کی شہرت و افادیت کے پیش نظر ہمارے کرم فرماؤں و ناظرین نے اس کتاب کی تعریف کے سلسلے میں سینکڑوں خطوط ارسال فرمائے اور نبات خود بھی تشریف لاکر مزید بہت افزائی فرمائی میں اپنے پروردگار عالم کا شکر گزار ہوں کہ میں نے جن حضرات کے لئے معاون و مبارک نیکیئے انتخاب کئے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ پہنچایا اور میرے معبود نے مجھے یہ شرف بخشا اور اس ایڈیشن کی توفیق بھی عطا کی۔ جو حضرات حزمہ اضلہ کی صورت میں پڑھنے کے مشتاق ہیں وہ اب ساتویں ایڈیشن کا بغور مطالعہ کر کے قیمت پتھروں سے اپنی زندگی میں مزید تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہیں کہ شہرہ قدرت کے سابق تمام ایڈیشن کی مقبولیت اور ناظرین کی پتھروں سے دلچسپی کے باعث میں نے اپنی جستجو کاوش اور تحقیق کو

خدا تعالیٰ کی شکل صورت اور امان دولت کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے لوگوں کو دیکھتا ہے۔ (ارشاد رسولؐ)

جاری رکھتے ہوئے اس ایڈیشن کو مزید معلوماتی بنانے کے لئے انتھک کوشش جاری رکھی تاکہ ہمارے کرم فرماؤں و ناظرین کے لئے یہ بے بہا حقائق کا پیش خمیہ بن سکے اور وہ اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

موجودہ حالات کے پیش نظر کاغذ کی گرانی و نیز چند ناگزیر حالات کی وجہ سے ہم معتز ناظرین سے معذرت خواہ ہیں۔ اُمید ہے کہ ناچیز کی اس کوتاہی کو نظر انداز کرتے ہوئے ہماری مجبوریوں پر محمول کر کے معاف فرمائیں گے۔ اور کتاب اگر شمعِ قدرت کے آنکھوں ایڈیشن کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے آپ کے تجربات، تاثرات، مشورے اور تجاویز قیمتی سرمایہ ہوں گے۔ آپ کی وسعتِ روانی اور ہمت افزائی کے متمنی۔

ایم اخلاق حسن ابن جناب ہالون مرزا مرحوم و مغفور



محمد شبیر قادری

کرشمہ قدرت

کے متعلق

اہل علم کی رائیں

عُمدة العلماء عالیجناب سید کلب حسین صاحب بل مجتہد العصر لکھنؤ

یہ اسم با سنی کتاب ہے جس میں فطرت کے ان اثرات کی موشگافی کی گئی ہے جن کو صنایع قدرت نے عالم کے قدرہ قدرہ میں ودیعت کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خالق عالم نے جو چیز بھی پیدا کی ہے وہ کسی غرض اور مصلحت سے پیدا کی ہے اور ہر شے میں کچھ نہ کچھ اثرات پیدا کر دیتے ہیں، جادات ہوں یا نباتات حیوانات ہوں یا انسان، ان کے ہر چھوٹے سے چھوٹے اور مختصر سے مختصر اجوار کسی نہ کسی اثر کے حامل ہیں۔ یہاں تک کہ کاغذ کے صفحہ پر ہر تیز سی سیدھی لکیر بھی کوئی نہ کوئی اثر ضرور رکھتی ہے جسے معلوم کر لینے کے بعد تعویذات اور تسلیحات کی بنیاد پڑی۔ اور علم کیمیا و سیما وغیرہ دنیا میں پھیلایا۔ انہیں اثرات سے غافل انسان عالم کی بے شمار چیزوں کو بیکار محض سمجھ کر قدرت کی کرشمہ سازیوں پر عبث کا الزام لگانے کی جرأت کرتا ہے۔

مگر تحقیقات اور دلیرانہ جہالت کے پردے ہٹا دیے ہیں۔ موجودہ سائنس کے دہن کی وسعت تمام عالم کو محور حیرت کر دیتی ہے۔ تنگ نگاہ اس جدید سائنس کا سہرا مغرب کے مرخصوں کو دینے پر نظر آتے ہیں اور حال کو ماضی پر ترجیح دینے

جس صورت کا خرقہ کم ہو وہ سب سے زیادہ مہارک ہے۔ (ارشاد رسولؐ)
 کا ذریعہ بنالیتے ہیں اس میں شک نہیں کہ دورِ حاضرہ میں سائنس کی بلندیوں
 و ہم دگمان سے بھی آگے نکل چکی ہیں لیکن یہ کہنا بھی غلط ہے کہ سائقین اس سے
 بالکل بے بہرہ تھے۔

کتاب کرشمۂ قدرت اس بات کا جواب ہے کہ ریسرچ کی راہوں میں
 سلف صالحین بھی بہت سی منزلیں طے کر چکے تھے اور اس میں تعلیم معصومین بھی
 بڑی حد تک معاون تھی۔

یقیناً میرے محبِ قدیم و صادق جناب ہمایوں مرزا صاحب اس تحقیق کے
 موجب نہیں مگر یہ کہنا ناگزیر ہے کہ ماضی کے فنِ مشہور جنہ انوں کو منظرِ عام پر لانے
 میں قابلِ تشکر ضرور ہیں۔

یہ کتاب مختصر ضرور ہے مگر اپنے دامن میں جادات کی قوتوں کے پوشیدہ
 خزانے اور وہ بیش بہا جواہراتِ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے کہ جو ہر شخص کے
 واسطے مفید اور مشکل ضروریات میں عقدہ کشا ہے۔

حقیقتاً اعمال و ادعیہ معصومین کا وہ حصہ جو مشکل کشائی میں تیر بہدف
 اور لایخیل دقتوں میں بہترین ذریعہِ فلاح و کامیابی ہے۔ خداوندِ عالم جناب
 ہمایوں مرزا صاحب کو اس کا اجرِ جمیل اور تمام مسلمانوں کو اس خزانہِ معنی سے
 فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سید کلب سین بقلم خود

۶ اپریل ۱۹۵۵ء (بھارت)

محمد شبیر قادری

جب ہمیں غمت آئے تو چپ ہو جاؤ (ارشاد رسول)

عالمین عاب والمِلّت السیّد سبط محمد ہادی صاحب قلمی انتخاب العلماء

ہائی پریسٹ محکمہ شریعت نظامت آف مرشد آباد (بنگال) بھارت

قلعہ نظامت

ہائی پریسٹ آف نظامت مرشد آباد

۱۸ مارچ ۱۹۵۵ء

فضائل مآب فاضل کتاب خلق مجتہد جناب ہمایوں مرزا صاحب لکھنؤی،
میرے بچپن کے مخلص و دوست ہیں۔ عنفوان شباب ہی سے ان میں خدمتِ
خلق کا ایک خاموش جذبہ تھا، یہ ایک خداداد ذہانت اور ایک مستقل صاحبِ رائے
تھے، ان کے مزاج کی ساخت میں جمہوریت پسندی غمغمی تھی، جو بولی ہوئی چنگاری
کی طرح وقتاً فوقتاً اپنی چمک دیتی رہتی تھی اور اس کے آثار ظاہر ہوتے رہتے تھے۔
تقسیم ہند و پاکستان کے بعد اسلامی آب و ہوا میں رہنے کے شوق نے انہیں
کراچی پہنچا دیا مجھے خبر نہ تھی کہ موصوف وہاں کس شغل میں ہیں کہ دفعتاً ایک
کتاب جو نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کی گئی ہوگی "کرشمہ قدرت"
میرے سامنے آئی میں نے دیکھا کہ وہ اپنے خاندانی کمالات، طبی اور فطری
دولہ خدمتِ عوام سے اب تک بھی غافل نہیں ہیں قلم ہی سے ہی، لیکن
پبلک کو غائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ — ذالک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء۔ کرشمہ قدرت کتاب کیلئے مختلف پھولوں کا سما ہوا گلہ است،
جس سے بقدر ضرورت یا بقدر ظرف و تقبل ہر شخص مستفید ہو سکتا ہے۔

بہترین کمائی وہ ہے جو اپنے ہاتھ سے ہو۔ (ارشاد رسول ﷺ)
 علم طلب میں عربی اور فارسی میں سینکڑوں کتابیں ہیں۔ مگر اس تحقیق و قصار
 کے ساتھ اتنی مفید کوئی کتاب میری نظر حقیر سے نہیں گزری جو سہل اردو میں
 لکھی گئی ہو۔

اس کے ساتھ میں نے اس کتاب میں وہ بعض چیزیں دیکھیں کہ جو میں نے اب تک
 نہ دیکھی تھیں۔ جناب قدس اس کے مولف کو جزائے خیر فرمے اور لوگوں کو توفیق دے
 کہ وہ اس بروقت متحدہ اور ضرورت زمانہ کے موافق اس جدید تحقیق سے فائدہ اٹھائیں۔
 مجھے کلکتہ میں بھوپال کے ایک مشہور حکیم صاحب نے عربی میں ایک سال دکھایا جس
 میں جواہرات اور پتھروں سے علاج کی سعی کی جانے کی تحریک تھی۔

خدا کا شکر ہے کہ جناب مولف نے پاکستان میں بھی ایک تشدد عنوان سے
 ایک طریق علاج کی پہل کر دی۔ یہ کتاب ایک طبی کتاب ہی نہیں ہے بلکہ اعمالِ اُلوہ
 اور بعض نقوش اور سنون چیزوں کا ایک باب ذخیرہ بھی ہے جس میں اقوالِ امراء
 معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین نقل کر کے اسلامی تعلیم کا اہل بنا دیا ہے۔

آخر میں ایک مختصر تعارف بھی تحریر کر دیا ہے کہ جس سے معلوم ہو سکے کہ ان کا
 سلسلہ نسب کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی وہ اس سے یہ بتانے کی کوشش نہیں
 کرتے کہ وہ ایک نسلی عملی انسان ہیں۔ بلکہ اربابِ ہنم و دانش خود سمجھ لیں کہ وہ کیا ہیں

قدردار ہر شاہ داند یا بداند جو ہری

میں نے تبیہ کیا ہے کہ اس کتاب کو بنگلہ زبان میں حضور انوار بھادر
 آف مرشد آباد سے کہہ کر شائع کراؤں گا۔ انشاء اللہ۔

مجھے اُمید ہے کہ برادرانِ وطن و برادرانِ اسلام اس کتاب کی قدر کریں گے
 خود اور اپنے ضرورت مند صحاب و احباب میں اس کی تبلیغ کریں گے۔

انتخاب العلماء ہائی پریسیڈنٹ آف لطافت انسٹیٹیوٹ مرشد آباد

سچائی نجات بخشی ہے — (ارشاد رسول)

عالیجناب مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ لکھنوی
مبلغ اسلام

یوسفی منزل، میانوالی

بارِ سہ سبجائے

کتاب کرشمہ قدرت مصنف عالیجناب فضائل مآب بہاؤں مرزا صاحب لکھنوی
حال مقیم کراچی میری نظر سے گزری، ماشاء اللہ تحقیقات کے دریا بہاؤ سے، جادات
کے اثرات و خواص اور شہادت کے متعلق بہت کچھ تحریر کر دیا ہے جس قدر مختصر ہے۔
اسی قدر مفید و کارآمد ہے۔

یہ کتاب ہر گھر میں ہونا چاہیے۔ میری دعا ہے کہ خداوند عالم آپ کو جزائے
خیر و حریت فرمائے، اور آپ کو ایسی ہی اور خدمات انجام دینے کی توفیق اور مہلت
مرمت فرمائے۔ فقط

احقر
مرزا محمد یوسف حسین عفی عنہ
مبلغ اسلام، میانوالی

عالیجناب علامہ محمد عبد الصمد صاحب درعی بدایونی
صدر مرکزی جمعیتہ علمائے اسلام پاکستان

دفتر انجمن تبلیغ الاسلام

پیر الہی بخش کالونی سکرچی ۵

جناب بہاؤں مرزا صاحب ہندوستان کے اُن علمی اور قابلِ قدر افراد میں
ہیں جن کی حیات کا ہر ایک گوشہ ملت کی تعمیر اور اہم تحقیقاتی مسائل کے سامنے


علم حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہیں انہیں دوبارہ حاصل کرو خواہ کافروں سے بھی حاصل کرنا پڑیں (حضرت علیؓ)
اور عقیدہ ناس میں گز اڑنا ہے۔ آپ نے متعدد وکٹا میں تحویر فرمائیں، جو اپنی انشاء اور
علومات کے لحاظ سے قابل قدر تھیں۔

حال ہی میں آپ کی ایک تالیف ”کرشمہ قدرت“ میری نگاہ سے گزری
ممدوح محترم نے اس تالیف میں حجریات پر ایک بسیط بحث فرمائی اور امر واقعہ
یہ ہے کہ اس عنوان پر پتھر دلوں کے مختلف تاثرات و فوائد کو اس طرح کیجا کر دیا
ہے کہ بیک نظر پڑھنے والوں کے سامنے ایک بیش بہا خزانہ آ جاتا ہے فنی اعتبار
سے یہ تالیف اس قابل ہے کہ جہاں ملک کے احباب فن اس سے بہت کچھ استفادہ
فرما سکتے ہیں اور ان اہل فن حضرات کے لئے یہ کتاب ہر طرح لائق تحسین ہوگی۔
محمد عبدالحمید القادریہ

عالم جناب مولانا مسید شجاع علی صاحب درمی (ایم۔ اے)

(معنی اہل سنت) پروفیسر لیاقت کالج کراچی

(انگوٹھی کے بارے میں چند شرعی مسائل)

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو
کسی نے عرض کی کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے، تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ
امام بخاری نے فرمایا۔ پہلی سطر میں مُحَمَّدٌ دوسری سطر میں رسول تیسری
میں اللہ تھا۔ یعنی اس طرح  (بخاری و مسلم)

۲۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی

دولت کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے (حضرت علیؓ)
 پہنی اور اس کا گیند حبشی ساخت کا تھا، انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے اور اس
 کا گیند بھٹی کی جانب رکھتے (مسلم کی روایت میں ہے کہ بائیں ہاتھ میں پہنی
 (بخاری ۱)۔

۳۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے پیچ والی انگلی اور کلمہ
 کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۴۔ حضرت بریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص پتیل کی انگوٹھی پہننے ہوئے تھے،
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بڑائی ہے۔
 انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، فرمایا
 کیا بات ہے کہ تم جہنیوں کا زیور پہننے ہوئے ہو۔ اسے بھی اُن صاحبے
 پھینک دیا اور عرس کی یارِ دل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی
 بناؤں، فرمایا چاندی کی بناؤ اور سارے چار ماٹھے سے کم ہو۔

(ترمذی۔ ابوداؤد و نسائی)

اسلام کی رو سے مسلمان کو سولے چاندی کے اور کسی دھات کی انگوٹھی
 پہننا جائز نہیں ہے۔ البتہ عورت چاندی کے علاوہ سونے کی بھی پہن
 سکتی ہے۔

۵۔ انگوٹھی کا گیند ہر قسم کے پتھر کا جائز ہے۔ (در مختار)

۶۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ تھا۔

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“

۷۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ تھا۔

”کَفَى بِالْمُؤْمِنِ دَاعِظًا يٰۤاَعْمُرُ“

احسان کا بدلہ ادا نہ کر سکو تو زبان سے شکریہ ضرور ادا کرو۔ (حضرت علی)

حجۃ الاسلام قبلہ و کعبہ مولانا جناب طاب لب جوہری صاحب ظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انسانوں میں پتھروں کے استعمال کا شوق غالباً آنا ہی قدیم ہے جتنا قدیم اُن کا ذوق آتش ہے۔ عہدِ حجر کے حضرات سے جو زیورِ برآمد ہوتے ہیں ان میں استعمال ہونے والے پتھر کم و بیش اس عہد کے قیمتی پتھروں سے ملتے جلتے اور قریب ہیں۔ اس بُنیاد پر تہذیبِ انسانی کی تاریخ میں پتھروں کے استعمال یا کثرتِ استعمال کے آغاز کا عہد تو تعین کیا جاسکتا ہے لیکن اس بات کا تعین ممکن نہیں ہے کہ وہ پہلا انسان کون تھا جس نے پتھروں کے خواص کو دریافت کیا۔ پتھروں کے خواص کسی ایک انسان کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہیں یا صدیوں پر محیط انسانی تہذیب کے تجربات کی میراث ہیں؟ یہ سوال صاحبانِ تحقیق کے لئے ابھی تک سوال ہی ہے۔ البتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے حوالے سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ پتھروں کے خواص کا علم کوئی جدید علم نہیں ہے۔ بلکہ اس کی جڑیں بھی انسانیت کے تاریک ماضی میں کسی مقام پر دفن ہیں۔ زیرِ نظر کتاب کرشمہ قدرت جو مرزا اخلاق حسن صاحب بکھنوی کے والد مرحوم محقق خبیر جناب ہالوں مرزا بکھنوی کی تالیف ہے۔ ایک ایسی ہی کتاب ہے جس میں پتھروں کے باہمی امتیازی اوصاف اور ان کے خواص پر بڑی ذمہ دارانہ تحقیق سسپو قلم کی گئی ہے۔

پتھروں میں اور ان کے خواص میں منطق اور ریاضی کی رُو سے کوئی رشتہ ہوا نہ ہو لیکن تجربات کی رُو سے ان کا درست ہونا ثابت ہے جبکہ آمرِ معصومین علیہم السلام کے اقوال بھی اس سلسلے میں بکثرت موجود ہیں۔ خود میرے ذاتی تجربے

بوڑھے کی رائے جوان کی قوت اور زور سے اچھٹی۔ ہے۔ (حضرت علیؑ)
 میں بعض پتھروں کے خواص آتے ہیں۔ آج سے دو سال قبل ایام محرم میں ایک مشہور
 معروف شخصیت نے مجھے سنگ سیلانی کی ایک انگوٹھی دی۔ پتھر پر بنجین کے سائے گراہی
 کندہ تھے محرم کی تو تاریخ کو نشتہ پاک کی مجلس کے بعد وہ گلیہ نہ چٹخ گیا جبکہ اس کے
 چٹخنے کے ظاہری اسباب و علل اب تک پردہ خفا میں ہیں۔

یہ اور اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو انسان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ
 پتھروں کی خاصیتوں کو بے یقینی کی نگاہ سے نہ دیکھے۔

”کثرۃ قدرت“ صاحبان ذوق اور صاحبان تحقیق دونوں کے لئے ایک
 دلچسپ اور مفید علمی کاوش ہے جس کا مطالعہ صرف یہ کہ معلومات میں اضافہ کا
 سبب بنے گا بلکہ علمی زندگی میں بھی بعض مقامات پر بہت مفید و معاون
 ثابت ہوگا۔

خداوند عالم ہایوں مرزا صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا
 فرمائے اور مرزا اخلاق حسن صاحب بھنوی کو اپنے حلقہ امان میں صحیح و سالم رکھے
 کہ وہ اس علم کی شمع کو جلائے ہوئے اہل علم و طلب کی پیاس کو بجھائے ہیں۔
 مخلص

طالب جوہری

ایف ۵۳/۱ بلاک ایف
 شالی ناظم آباد، کراچی۔

محمد شبیر قادری

مُصِیْبَت میں گھبرانا بے حد مُصِیْبَت ہے۔۔۔ (حضرت علیؓ)

جناب حکیم مرزا محمد باقر

ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ عالم۔ فاضل ادب (لکھنؤ)

(پروفیسر مسٹر دروطلبیہ کالج کوٹلی)

مؤلف کتاب "اگر شمعِ قدرت" جناب ہمایوں مرزا صاحب مرحوم میرے جدِ امجد تاجِ الحکماء حکیم مئے آغا صاحب فاضل لکھنؤی مرحوم کے قریبی احباب میں نمایاں شخصیت تھے۔ شاید دونوں کی قدر مشترک جذبہ تحقیق و مطالعہ و علم دوستی ہی تھی۔ مرحوم کے فرزند ارجمند مرزا اخلاق حسن صاحب کے کتاب مذکور کی اشاعت ثالثہ پر تحریر تقریظ کی خدمت میرے سپرد فرمائی جو میرے لئے اعزاز و امتیازِ مستر ہے۔

میں نے اول سے آخر تک کتاب کو بغور پڑھا ہے۔ جدِ مرحوم کی حیات میں مؤلف مرحوم کو ان سے اکثر اوقات معذنیات و حجرات کے طبعی فوائد پر تبادلہ خیال کرتے بھی سنا تھا۔ بہاری طب میں نباتاتی ادویہ کے بعد حجرات اور معدنی ادویہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ان کے استعمال داخلی و خارجی دونوں عظیم نتائج و فوائد کے حامل ہیں ان میں بالکیف تاثیر کے علاوہ بالخاصہ بھی قوتِ بوثرہ موجود ہے۔ اس خصوصیت میں نباتاتی ادویہ باوجود کثیر الاستعمال ہونے کے جہادی معدنی ادویہ سے کمتر ہو جاتی ہیں۔

تالیف مذکور میں مختلف حجرات کے مقام پریش، مزاج، طریقہ دستیابی افعال و خواص کی حد تک کچھ قلم بند کیا گیا ہے، وہ طبعی کتب مفردات کے عین مطابق اور مبالغہ آرائی سے پاک ہے۔ نجوم و شریعت سے مطابقت کے بارے میں

اگر تم بادشاہ ہو تب بھی اپنے والد اور اپنے استاد کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ (حضرت علی)
میرے معروضات سند نہیں ہو سکتے۔ لیکن مولانا طہ بن صاحب مرحوم مولانا
عبدالحمید بدایونی صاحب مرحوم اور مولانا مرزا یوسف حسین صاحب مدظلہ کے
تائیدات نہ صرف میرے بلکہ ہر مسلم و مومن کے لئے مقام یقین ہیں اشاعت اول
کے نسبت اشاعت دوم بہت وسیع اور مفید اضافات کے ساتھ شائع ہوئی اس
کے لئے برادر عزیز مرزا اخلاق حسن صاحب تحق تسلیش ہیں۔

مختصراً پیش نظر کتاب کے باب میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ یہ عوام اور علمی شخصیات
کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے مجھے اُمید قوی ہے کہ اس کی قبولیت پذیرائی
میں انشاء اللہ اضافہ ہی ہوتا ہے گا۔ آمین۔

محمد تابہ

(سابق ٹیکچر اور ایڈیٹ ایڈیوٹائی کالج یکھنوا)

جناب نسیں مروہوی

۱۲۹-۱، مانک جی اسٹریٹ

کارڈن ایسٹ، کراچی ۲

کسی استاد کا شعر ہے

سالاہا باید کہ بریک سنگ تا بد آفتاب

لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

ہزاروں سال تک آفتاب کسی پتھر پر چمکتا ہے۔ تب کہیں بدخشاں میں لعل اور

یمن میں عقیق پیدا ہوتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پتھروں کی یہ تبدیلی نوعیت بلکہ

قلب ماہیت قدرت کا ایک ایسا کرشمہ ہے جس کے اثر اور رموز انسانی فہم سے

شریف عالم متواضع ہوتا ہے اور کھینچنا صاحبِ علم کی بکیر کرنے لگتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
 بالاتر و بلند ترین ہیں۔ یہ بات تجرباتی اور سائنسی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ ہزاروں لاکھوں
 سال میں تو زمین فطرت کے تحت کوئلے، ہیرے اور سنگ ریزے جو ہر پائے
 بن جاتے ہیں۔ ان جو اہر پاروں میں یقیناً حیرت انگیز تاثیرات ہیں۔ آج سے
 نہیں صدیوں سے انسان جوہرات کی پڑا سرائے تاثیرات پر یقین رکھتا ہے اور متواتر
 ذاتی تجربات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ پتھر، رمل، یاقوت، الماس،
 زمرد، فیروزہ اور دوسرے جوہرات کسی نامعلوم قانون فطرت کے تحت انسانوں
 کے مزاج اور کردار پر منفی اور مثبت اثرات ڈالتے ہیں۔ یہ علم (جوہرات کی تاثیرات)
 حیرت انگیز ہے اور اس کا تعلق انسان کی روحانی صلاحیتوں سے بہت کم افراد
 جوہر کے مزاج شناس ہوتے ہیں۔ ہمارے عہد میں جناب ہمایوں مرزا مرحوم و
 معذور، جوہر شناسی کے فن کے استاد کیٹا تھے۔ انھوں نے جوہر شناسی پر جو
 کتاب "کرشمہ قدرت" کے نام سے لکھی ہے وہ اس فن پر مستند مہبوط اور مکمل کتاب
 کی حیثیت رکھتی ہے کم سے کم میری معلومات کے مطابق اردو زبان میں جوہرات
 کی تاثیر کے بارے میں اس پائے کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ ہمایوں مرزا صاحب مرحوم
 کو قدرت نے نادر صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ تبصرانہ نظر۔ حکیمانہ مزاج اور جوہر پاروں
 کی نسبت ان کے ذاتی تجربات اور شخصی مشاہدات، ان سب خصوصیات نے انہیں
 یکتا شخصیت بنا دیا تھا۔ ان کے صاحبزائے اخلاقی حسین لکھنوی اپنے پدربزرگوار
 کے سچے جانشین ہیں۔ وہی جوہر شناسی کا ذوق۔ وہی علمی مذاق اور وہی ادبی شغف
 اور علمی رجحان! اب "کرشمہ قدرت" کا پانچواں ایڈیشن اشاعت پذیر ہونے والا ہے اس
 سے معلوم ہوتا ہے کہ "کرشمہ قدرت" نے علوم و خواص میں کسی بمثال مقبولیت حاصل کی ہے۔
 مجھے امید ہے کہ یہ ایڈیشن بھی اہل علم کے حلقوں میں وہی قبول عام حاصل کریگا جو سابقہ

پس اسی دوا ہے جو چکھنے میں کڑوی لیکن تاشیر میں میٹھی ہے۔ (حضرت علیؓ،
ایڈیشنوں کو حاصل ہو چکی ہے۔

زمین امروہی

۱۰ مئی ۱۹۸۰

جناب ڈاکٹر ایم۔ خلیق حسن، ہومیو پتھریسٹ (پاکستان)،

بی ایم بی و ایچ ایم بی لکھنؤ۔ بی اے (آنرز) ایل ایل بی (ایڈوکیٹ)۔ ایم۔ اے اردو۔
ایم اے تاریخ اسلام۔ ایم اے اسلامیات۔ ایم اے سیاسیات۔ ایم اے فارسی

اس کتاب میں میرے والد بزرگوار جناب ہمایوں مرزا صاحب لکھنؤی مرحوم
مغفور نے قریب قریب تمام سچے حواہر (نگینے) اور جمادات و معدنیات کے
افعال و خواص اور ان کی تاثیرات سے متعلق بتایا ہے جو بعض قیمتی پتھروں و معدنیات
کے اثرات عام نظریہ سے تعجب خیز معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ قدرت نے
اشرف المخلوقات کا شرف عطا کر کے تمام دنیا کی خلق شدہ اشیاء میں جدا جدا
تاثرات انسان کے لئے پہنچا کر دیئے ہیں۔ مثلاً دہانہ فرنگ کا ذکر کرتے وقت
میں بڑے واضح طور پر کیا ہے کہ اس پتھر کے پہننے سے درد گردہ اور حوالی گردہ کے
مریض کو آرام آجاتا ہے۔ ایک عام آدمی جو اس کے تاثرات سے ناواقف ہی نہیں بلکہ یقین
بھی نہیں رکھتا ہو لیکن اس تکلیف دہ درد سے بے چین اور بے قرار ہو کر استعمال
کرنے پر اس کے اثرات سے جو قدرت نے اس میں پوشیدہ رکھے ہیں مستفید ہو کر
جسے کہ خدا واکر تا ہے تب مزید ایمان کی بخشگی آتی ہے۔

میں نے اکثر احباب کو جو درد گردہ میں مبتلا آئے ہوئی آرام کے لئے دہانہ فرنگ

سب سے زیادہ قریب اور بڑا دشمن اپنا نفس ہے۔ (حضرت علیؓ)
کا مشورہ دیا اور علاج بھی جاری رکھا۔

یہ حقیقت ہے کہ والد بزرگوار نے کوشش قدرت میں دی ہوئی تمام اشیاء کے تاثرات کی تحقیق اور ریسرچ جس عرق ریزی اور محنت کی پروردگار عالم ان کو جو ارحمت میں جگہ عطا کرے۔ یہ سب کچھ جذبہ خدمت خلق کے تحت کیا تاکہ دیکھی انسان کو تکلیف سے نجات اور آرام و سکون حاصل ہو جائے۔

موصوف نے ناظرین کو اس کتاب میں یہ بتایا کہ قدرت نے اپنی مخلوق کے لئے کن کن قیمتی پتھروں میں کیا کیا اسرار پوشیدہ رکھے ہیں۔ ہم جتنا بھی اس کا شکر ادا کریں کم ہے بس فرق اتنا ہے کہ کافر جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ رکھتا ہو خلق کی ہوئی دنیا کی چیز سے فائدہ حاصل کرتا ہے تو اس شے کی طرف جھک کر اسی کو خدا تصور کرتا ہے۔

لیکن صاحبان ایمان اسی چیز سے مستفیض ہو کر اپنے ایمان کی مزید پختگی کے تحت پروردگار عالم کا شکر ادا کرتے ہیں کہ قدرت نے اس نگینہ یا جواہر میں ہمارے لئے یہ اسرار پوشیدہ رکھا ہے۔

ہومیوپیتھک طریقہ علاج کی کافی کتب زیر نظر ہیں۔ یہ علاج آسان اور سستا ہے لیکن تجربہ مشروط ہے جیسا کہ اس کتاب کوشش قدرت میں والد بزرگوار نے چاندی کے افعال و خواص پر روشنی ڈالی ہے اکثر ہومیوپیتھک کی پُرانی کتب میں چاندی کے تاثرات کی تائید ہے اور حکمت میں تو بڑے واضح اثرات اکثر کتب میں رکھے ہیں۔

موجودہ زمانے میں یورپ خاص طور پر لندن میں دل کے مریض اب سنگ بٹپ کی تختی استعمال کرنے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہندوستان سے وہاں اس پتھر کی اچھی خاصی مانگ ہے۔ تاریخی لحاظ سے اکثر جواہرات سے زمانہ قدیم کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔ شاہی زمانے میں قیمتی سنگ و جواہر کو بڑی اہمیت و توقیر،

خالص دوستی ایک اچھا رشتہ ہے (حضرت علیؓ)

حاصل تھی بلکہ جواہری سے راجہ مہاراجہ کا بھرم اور وقار مانا جاتا تھا۔ شاہی خزانوں میں سلطنت اور ملک کی اہمیت جواہرات سے ہوتی تھی۔ اکثر شاہ اپنے تخت تاج میں قیمتی جواہر جوڑواتے اور استعمال میں لاتے تھے جن کا ذکر تاریخی کتب میں ایک باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ خداوند عالم نے کوئی چیز عبث پیدا نہیں کی۔ ہر چیز کچھ نہ کچھ اثر رکھتی ہے تحقیق شرط ہے۔ موت تو برحق ہے لیکن ان قدر قیامت سے تکالیف ضرور دور ہو سکتی ہیں۔ اسلامیات کے لحاظ سے سورہ حزن میں موتی و مرجان کا ذکر یہود و کفار عالم نے کیا ہے اسلامی کتب سنگ و جواہر سے متعلق بزرگانِ نبی کے اقوال سے پُر ہیں۔ یہاں تک کہ انگوٹھی کا استعمال سنتِ رسولؐ ہے۔

کرشمہ قدرت کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا۔ اب یہ پانچواں ایڈیشن زیرِ نظر ہے۔ میرے علم میں ہے کہ اُس وقت سے اب تک سینکڑوں حضرات مختلف نگینوں سے مستفیض ہو چکے ہیں۔

بہتر ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد جو صاحبِ نگینہ استعمال کرنے پر فائدہ حاصل کریں۔ پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ بعد میں مُصَنَّف کرشمہ قدرت کی محنت کو متدبرِ نظر رکھتے ہوئے جزلے خیر کی دعا کریں تب حق ادا ہوگا۔

ایم۔ خلیق حسن
۱۰ مئی ۱۹۸۰ء

محمد شبیر قادری

ہنگینہ سے آپ کے تاثرات، تجربات، مشاہدات کوئی ذاتی واقعہ

جن حضرات کو انگشتی یا ہنگینوں سے دلچسپی یا لگاؤ ہے براہ کرم ناشر کتاب کے پتہ پر اپنے تاثرات، واقعات اور ایسی یادیں جو آپ کے ذہن میں محفوظ ہوں مفصل تحریر کریں۔ ہنگینہ سے متعلق ان کے ذاتی واقعات ان کے نام کے ساتھ بلا معاوضہ کتابی شکل میں شائع کئے جائیں گے۔ اس طرز پر کہ مثلاً آپ کی انگلی میں کس ہنگین کی انگوٹھی ہے؟ آپ نے اس ہنگین سے متعلق کیا تاثرات محسوس کئے ہیں؟ یہ ہنگین آپ نے خود خرید کیا ہے یا موروثی ہے۔ آپ کو اس ہنگین کے سائز، وزن، رنگ اور قیمت کا اندازہ ہے؟ اس سے متعلق کوئی اور تفصیل و خصوصیت اور معلومات کے ساتھ اگر نوٹ فراہم کر سکیں تو بہتر ہے۔ اس کے علاوہ کسی انگشتی سے متعلق آپ کا کیا آپ کے کسی قریبی رشتہ دار کا صبح اور سچا واقعہ جس کا آپ کو پورا علم ہو جس انگشتی کے لئے یہ تفصیل تحریر کی گئی ہو، ان صاحب انگشتی کا نام و پتہ بھی تحریر فرمائیں۔

آپ پورا نام سابق وطن اور موجودہ مکمل پتہ؟
یہ تمام واقعات کتاب کرشمہ قدرت، ”کٹھنوں ایڈیشن میں شائع کئے جاسکتے ہیں، انشاء اللہ۔

شیرازی

اوپل

اس کو، اوپلو، انگریزی میں اوپل (OPAL) اور عربی میں حجر الالبیس کہتے ہیں۔ یہ سفید رنگ کا دودھیا پتھر ہے۔ اس میں مختلف خوبصورت رنگ کے معمولی نشانات اور ستاروں کی طرح گہری چمک دکھائی دیتی ہے۔ مزاج خوش اور نشاط رکھنے میں چھاپتھر ہے اس کو پہننے سے طبیعت میں سادگی اور سنجیدگی پیدا ہوتی ہے۔ تجارت کی طرف رجحان پیدا کرتا ہے۔ محبت کرنے والوں کے لئے خوش قسمتی کا باعث ہے۔ ازدواجی زندگی میں یہ پتھر خاص طور پر معاون ہے۔ اس پتھر میں اچھی خواہشات کی علامت پائی جاتی ہے۔ انگلیڈ میں یہ پتھر زیادہ پہنا جاتا ہے لیکن فرانس میں اس کا استعمال کم ہے۔ زمانہ قدیم میں اس کو بطریق تعویذ استعمال کرتے تھے اور تیرھویں صدی عیسوی سے قبل اس پتھر کی بڑی قدر کی جاتی تھی۔ اس پتھر کے پہننے کا شوق سب سے پہلے روس سے شروع ہوا۔ یہ فنی اعتبار سے آتشی کہا جاتا ہے۔ اچھا اور عمدہ اوپل بلجیم، آسٹریلیا، زیمبواویہ، میکسیکو، لیبیا اور برازیل میں پایا جاتا ہے۔

الیکزینڈرائیٹ

انگریزی میں (ALEXANDRITE) کہتے ہیں۔ ایک قسم کا چمکدار گہرا سرخ و سبز رنگ کا پتھر ہے۔ اس کو سورج کی کرنوں میں دیکھیں تو تیز روشنی دیتا ہے۔ اس میں سیسہ اور تانبا کے اجزاء مرکب ہیں جس کی وجہ سے افعال و خواص اور اثرات انھیں دھاتوں سے کسی حد تک ملتے جلتے ہیں۔ سورج کی

عقلندی زینت اور حماقت عیب ہے۔ (حضرت علیؓ)

روشنی میں اس کا رنگ تیز معلوم ہوتا ہے۔ یہ پتھر روس میں زیادہ دستیاب ہے۔

آسمانی جونی

یہ نیلے رنگ کا از قسم پتھر ہے۔ نجینہ تراشتے وقت اس کا برادہ اکثر سیاہ سفید اور سبز رنگ کا نکلتا ہے۔ سیاہ برادے کا پتھر کامیابی میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ سفید رنگ کے برادے کا پتھر عقلمند و خوش مزاج رکھتا ہے اور سبز رنگ کے برادے کا پتھر کامیابی میں معاون ہے اس کو استعمال کرنے والا جس جگہ جو کچھ کاشت کرے وہاں نباتات تیزی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ارسطو نے لکھا ہے کہ زرد رنگ کے برادے کا پتھر اگر کسی کنوئیں میں ڈال دیا جائے تو اس کنوئیں کا پانی تم ہو جاتا ہے۔

اصل فرعون

عربی میں اصابع الفرعون کہتے ہیں۔ یہ ایک انگل کے برابر کھوکھلا پتھر ہے جو ڈاگرہ دار اور نرم ہوتا ہے۔ مزاج گرم خشک بلقی طریقہ میں اس کا سوفیہ خون کے جاری خون کو بند کرتا ہے۔ دم میں نافع اور زخموں کے بھرنے میں مفید ہے۔ یہ عربستان میں پایا جاتا ہے۔

بلور

عربی میں حجر البلور، انگریزی میں کریسٹل (CRYSTAL) کہتے ہیں یہ مشہور سفید براق اور روغنی چمک کا چمکدار شفاف پتھر ہے۔ مزہ پھیکا اور سرد و خشک۔

جس کا ممبر اپنی مغزورانہ باتوں پر ہوا اس کا اعتبار نہ کرو۔ (حضرت علیؓ)

تراشتے سے قبل اس کی صفائی اور چمک نمک کے مانند ہوتی ہے۔ بعض میں ہلکا گلابی، نیلا اور زرد رنگ معلوم ہوتا ہے۔ سانس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ تانبہ، لوہا، گندک اور کوئلہ کے ریزے کی گیس سے بنتا ہے۔ کیمیائی طور پر خالص سلیکا ہے طبی طریقہ میں اس کا نہایت باریک سفوف آنکھ کا جالا کاٹتا ہے۔ اس پتھر کو گھسنے سے طاقت اس کی بڑھ جاتی ہے۔ جو پتھر رت کو سوتے میں دانت بجاتے اور چونکتے ہیں ان کے گٹے میں پہنانے سے ڈرنا موتوف ہو جاتا ہے۔ بلور مرضِ رعشہ، بچہ کا لہنا اور ڈراؤنے خواب دفع کرتا ہے۔ پاس رکھنے سے دردِ دندان دفع کرتا ہے۔ یہ طرزِ لاکٹ عورت کے سینے پر لٹکانے سے دودھ بڑھاتا ہے۔ اس پتھر کے ساتھ پھسکری سر ہانے رکھ کر سونے سے پریشان کن خواب آنا بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ اس کی انگوٹھی مرضِ عمر البول میں مفید ہے۔ بکری کے دودھ میں بھگونے سے شفاف اور چمک دار ہو جاتا ہے۔ اس کی مختلف شعاعوں میں مختلف اثرات ہوتے ہیں بعض مذاہب نے اس پتھر کو بڑی اہمیت دی یورپ کے اوتو میکریٹس مشہور نامی پادری نے ۱۸۵۷ء میں اعلان کیا کہ جو شخص شفاف پوشاک کے ساتھ بلور کو لمبہ میں لے کر عبادت گاہ جائے گا اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ زمانہ قدیم میں بلور کے پیلے جھاڑ فانوس، دُور بین اور عینک کے تال بنائے جاتے تھے۔ تھوڑی روئی رکھ کر آفتاب کے رخ اس کو رکھنے سے روئی میں رکھ کر آگ لگ جاتی ہے۔ یہ پتھر آگ پیدا کرنے کے لئے بھی استعمال میں آتا تھا۔

بلور کے ظرف جو میاں اور ہر طرح سے صحیح ہو، ہیرے کے قلم سے دستخط کئے جاسکتے ہیں۔ اچھا بلور شفاف اور بے داغ ایک رنگ میں سفید ہوتا

خوف الہی گناہوں سے دور رکھنے کا اچھا ذریعہ ہے۔ (حضرت علیؓ)

ہے۔ بے عیب چمکدار بلور مختلف ڈیزائنوں کے لئے بہت مناسب اور موزوں ہے۔ اس پر کوئی بھی سین یا منظر کشی پیش کی جاسکتی ہے۔ شاہی زمانے میں بادشاہوں کے دسترخوان پر اس کے خوبصورت اور نقش و نگار سے مزین برتن ہوا کرتے تھے۔ اسکاٹ لینڈ کے باشندے اس پتھر کو زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں امریکی صدر روز ویلٹ کی طرف سے شہنشاہ ایران کو ایک بلور کا "افسانوی پیالہ" بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ اس پیالہ کا ڈیزائن ایک ممتاز امریکی مجسمہ ساز "سڈنی واہ" نے تیار کیا تھا۔ اس پر مقبول ترین امریکی عوامی گیتوں سے مستلک نقوش کندہ تھے۔ ایک اور بلوری پیالہ امریکی صدر آئزن ہاور نے ملکہ ایلزبتھ ثانی اور ڈیوک آف ایڈنبرا کو ان کے دورہ امریکہ پر بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ اس پیالہ پر انگریزی نوآبادی جو ۱۹۰۷ء میں جمہوریت (درجہ) میں قائم ہوئی تھی۔ اس کی منظر کشی کی گئی تھی جو قابل دید تھی۔ نجف اشرف میں حضرت علی علیہ السلام کے خزانہ حیدریہ میں بلوری صناعت کے نادر و نایاب جھاڑ و فانوس محفوظ ہیں۔ ایک تراشیدہ بلوری ہار اور انگشتری، اور اسی پتھر کے بندے فیفی آرٹ گیلری (کراچی) اور قومی عجائب گھر پاکستان (کراچی) میں ایک بڑا طرز کا سفید بلور محفوظ ہے یہ تقریباً نو سو سال قدیم ہے۔ اچھا بلور عموماً آزاد حالت میں قلمی اور غیر قلمی دونوں طریقوں سے پتھر کی شکل میں کشمیر، ہندھیا چل اور پاکستان کے پہاڑی علاقوں کی چٹانوں میں دستیاب ہے۔

بیجاوہ

یہ پتھر کان سے نکلنے پر سرخ ہوتا ہے۔ ہولنگے ہی آہستہ آہستہ سیاہی

خدا کا خوف عقل کی بنیاد ہے۔ (حضرت علیؑ)

آجاتی ہے۔ ایک قسم اس کی زرد ہوتی ہے۔ یہ پتھر تنکے کو اٹھالیتا ہے جھکے
سابقین کا کہنا ہے کہ یہ پتھر پریشان کن خواب سے محفوظ رکھتا ہے۔ سورج کی کرن
پڑنے سے یہ سخت چمک دیتا ہے، یہ چمک آنکھ کو نقصان دیتی ہے۔

سیرنج

از قسم پتھر ہے۔ اس کو انگریزی میں اکو مرین (AQUAMARINE) کہتے
ہیں، رنگ ہلکا پیلا، سبز، سمندری نیلا، آسمانی نیلا اور سفید ہوتا ہے۔ زیادہ
قیمتی نہیں ہوتا۔ بلوری و خوشنما اور چمکدار ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ زیورات
میں جڑواتے ہیں۔ خواص کسی حد تک بلور سے ملتے جلتے ہیں، لیکن مختلف رنگوں
کی وجہ سے اثرات میں اہمیت ہے۔ زمانہ قدیم میں چاقو، خنجر اور تلوار کے دستوں
میں آویزاں کیا جاتا تھا۔ یورپ کے ممالک میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔ اعلیٰ
قسم کا سیلون، ملایا، روس، جنوبی افریقہ، برازیل، بھارت اور پاکستان میں دستیاب
ہے۔

یابہیت

یہ سفید پتھر چمکدار ہوتا ہے اس میں یہ خاص صفت قدرت نے عطا
کی ہے کہ آدمی کی نظر جب اس پر پڑتی ہے تو بے اختیار ہنس پڑتا ہے۔
انسان کے لئے مفا طبعی تاثیر رکھتا ہے۔ افریقہ میں ایک عمارت کے ستون
میں پتھر نصب تھا جو شخص اُدھر جاتا اس کی نگاہ اس پر پڑنے سے ہنسی اس پر
غالب آجاتی۔

علم کو جڑ اور فائدے کو پھل تصور کرو۔ (حضرت علیؓ)

بل پیم

یہ ایک نرم اور شفاف پتھر ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ مزہ پھیکا مزاج سرد و خشک ہے طبی اصول ہیں یہ پتھر قابض ہے اور جاری خون بند کرتا ہے۔ مرض سیلان الرحم کو نافع ہے اس کا سفوف مسوڑے و دانوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے بہت باریک سفید چہرے پر ملنے سے رنگ صاف کرتا ہے اس کے استعمال میں وزن کی ہدایت زیادہ سے زیادہ صرف تین ماشہ ہے دافع جریان بھی ہے (بغیر شور و تزکیہ کے استعمال کرنا مناسب نہیں)۔

پیکھراج

اس کو انگریزی میں ٹوپاز (TOPAZ) اور مختلف زبانوں میں منجوسے، ہندی میں پوشپ راک کہتے ہیں۔ از قسم جواہر ہے۔ سفید، زرد، ہلکا نارنجی، ہلکا گلابی، پیازی اور ہلکا نیلا رنگ کا چمک دار پتھر ہے۔ پیکھراج قدیم نام ہے۔ مزہ ترش اور مزاج سرد ہے۔ یہ پتھر بہت حد تک سخت اور اس کی چمک شفاف بلور جیسی ہوتی ہے۔ تراش کا طرز ہمرا جیسا ہو تو زیادہ چمک دیتا ہے۔ سفید و زرد رنگ کا پیکھراج خوشنما اور قیمتی ہوتا ہے۔ جواہرات میں شامل ہے جسم کی حرارت کو بڑھاتا، مرض جذام خرابی خون اور زہر کے اثرات کو دفع کرتا اور مرض بواسیر میں مفید ہے۔ یہ ذرنی اور مضبوط پتھر ہے۔

جسم کی قوت و طاقت اور عقل و عمر اس پتھر کو پہننے سے بڑھتی ہے۔ قوت ارادی بلند کرتا ہے۔ کاروباری الجھنوں کو صاف کرتا ہے۔ مزاج میں انصاف

خدا نے عزت و اقتدار کے سائے حساب کتاب اصول میں سکھے ہیں۔ (حضرت علیؓ)
 حق و درحکم کی توجہ دلاتا ہے۔ صاحب انگشتری دوسروں سے تعاون و مدد کرنے میں
 خوشی محسوس کرتا ہے۔ مزاج میں بھی خوشی و خود داری پیدا کرتا ہے۔ جائز حق کے
 حصول میں معاون ہے۔ تقویت قلب حافظہ بڑھاتا ہے۔ اس میں یہ خاص خوبی
 ہے کہ اس کے پہننے سے انسان بہت خوشگوار عادات کا عادی ہو جاتا ہے
 اور سچی محبت کا حامی ہو جاتا ہے۔ غم اور غصہ دور کرتا ہے۔ سحر کا اثر نہیں مٹنے
 دیتا۔ خلوص و محبت پیدا کرتا ہے۔ تندرستی کے لئے اس کے اثرات اچھے ہوتے ہیں۔
 زندگی میں حسب منشاء موانع فراہم کرنے میں بڑا معاون ہے اس پتھر کی نگہ مٹھی
 باتیں ہاتھ کی انگلی میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

پانی میں کام کرنے والے یا سمندری ملازمت پیشہ حضرات کے لئے اچھا
 پتھر ہے۔ اس پر موسمی اور فضائی آلودگی کا اثر نہیں ہوتا۔

عمدہ قسم کا پتھر سیلون، برازیل، روس، چین، جاپان، آسٹریلیا، سائبیریا، شمالی
 نائیجیریا، جنوبی افریقہ، امریکہ اور ایران میں پایا جاتا ہے۔ ہلکے رنگ میں پاکستان
 میں دستیاب ہے۔ مزید امید تحقیقات کی محتاج ہے۔

تدمیر

اس سفید رنگ کے پتھر میں قدرت کا عجیب کرشمہ ہے۔ اس کو اگر زور سے
 سونگھ لیا جائے تو جسم کا خون متاثر ہو کر خشک ہو جاتا ہے جو ہلاکت کا باعث ہو
 سکتا ہے۔ یہ پتھر بڑے دریاؤں کے کنارے صحرائیں دستیاب ہوتا ہے۔

شیر و تادری

ترمری

اس پتھر کا رنگ زرد، سفید، گلابی، سرخ، سبز، نیلورا، ہلکا سیاہ اور خاکستر ہوتا ہے۔ یہ بلوری چمک کا خوش نما پتھر ہے۔ مختلف زبانوں میں اس کو ترسین، نرمے لینا، کندرب کہتے ہیں۔ کیمیائی طرز میں المونیم کا بیچیدہ بوروسلیکیٹ ہے۔ یہ زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تبت، بھارت، پاکستان کے محدد علاقے کے علاوہ اس کی اعلیٰ قسم امریکہ، روس، برازیل، سری لنکا، مڈغاسکر میں دستیاب ہے۔

تامرا

انگریزی میں گارنٹ (GARNET) مختلف زبانوں میں یلک، کریسٹ، گرے ٹو کہتے ہیں۔ اس پتھر کا رنگ سیاہی مائل سرخ، زردی مائل سرخ، ارغوانی گہرا کھنٹی چمکدار بلوری شکل میں قدرے سخت ہوتا ہے۔ یہ پتھر زرد سے سرخ رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے اس کے نوکیلے اور تیز کنارے بلوری شفاف حالت میں ہوتے ہیں۔ قدرتی طور پر اس میں ابرق و سلیٹ اور لہوار پتھر کے اجزائے شامل ہیں۔ تورڈ سے اس کے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ آسانی سے تراشنے میں مدد دیتے ہیں۔ زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اثرات اور خواص بہت حد تک بلور سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن رنگ کی وجہ سے اہمیت کا حامل ہے۔ ماہرین برساتن کا خیال ہے کہ یہ پتھر دوسرے پتھروں کے گیس کا مجموعہ ہے۔ جادو کے اثرات کو دفع کرتا ہے گلے میں بطور لاکٹ استعمال کرنے سے پرانے سے پرانے زکام کو فائدہ کرتا ہے۔

جوشلے اسی میں سے دو۔ (حضرت علیؓ)

خاص طور پر امریکہ، بڑا گاسکر، ناروے اور ہندوستان میں دستیاب ہوتا ہے۔

حالب النوم

یہ پتھر بہت سُرخ رنگ میں صاف چمکدار ہوتا ہے، سورج کی روشنی میں دُور سے اس کو دیکھا جائے تو دھواں سا نکلتا معلوم ہوتا ہے لیکن رات میں یہ ایسی روشنی دیتا ہے کہ اس پتھر کے قریب کی اشیاء صاف نظر آتی ہیں قدرت نے اس پتھر میں ایک خاص صفت عطا کی ہے کہ اگر کسی سوتے ہوئے انسان کے سر پر رکھ دیا جائے تو جب تک اس کو سر ہلانے سے علیحدہ نہ کر لیں ہرگز بیدار نہ ہو سکے۔ یہ پتھر شب کے وقت صحرا میں پیدل سفر کرنے والے حضرات کے لئے پریشانی کا باعث رہتا ہے۔ اندھیرے میں اس کی روشنی دُور سے آبادی کا گمان ظاہر کرتی ہے (جس طرح ریگستان میں سُراب)۔

جرع یمانی

یہ پتھر سیاہ و سفید رنگ کا ہوتا ہے چینی باشندے اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ یہ لوگ اسے انگوٹھی یا بطور لاکٹ استعمال نہیں کرتے یہاں تک کہ پاس رکھتا بھی اچھا نہیں خیال کرتے۔ جرع یمانی شیاطین کے مکر کو دفع کرتا ہے۔ چھوٹے بچوں کے گلے میں بطور لاکٹ ڈالنے رال کثرت سے جاری کرتا ہے۔ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اس نیکیں کو دہانے ہاتھ کی انگلی میں چن کر نماز پڑھنا ستر نمازوں کے برابر ہے۔ یہ نیکی تیسرا وسیعہ استغفار کرتا رہتا ہے۔ اس کا ثواب انگوٹھی پہننے والے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ حاملہ عورت گلے میں استعمال کرے تو دُورِ ذرہ میں کمی محسوس کرے اور وضع حمل میں آسانی ہو۔ یہ یمن و چین میں اچھا دستیاب ہے۔

کمزوروں کا ہتھیار شکایت ہے۔ (حضرت علیؑ)

حدید

علیؑ میں حجرِ خبابان، فارسی میں سلطانِ مہرہ یا مندلِ حدیدی کہتے ہیں۔ یہ نر و مادہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ مزاج سرد و خشک، رنگ کھجور اور سیاہ ہوتا ہے۔ طبی اصول میں حکماء کے خیال کے بموجب کمزور عضو پر پریس کر لگانا عضو کو قوی کرتا ہے۔ اس پتھر کو گھس کر جانور کے پر سے ورم، سوزش اور ٹیس کے مقام پر لگایا جائے تو فائدہ رساں ہے۔ اس میں لوہے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے۔

خفقان دفع کرتا ہے، غارش اور پٹکوں کی سوزش میں بھی گھس کر لگانا بہت سودمند ہے۔ یہ سرخی مائل سخت اور تاریک رنگ کے علاوہ سیاہ بھی ہوتا ہے۔ اس پتھر کے متعلق روایت میں مشہور ہے کہ شکل امور اس کے پہننے سے آسان ہو جاتے ہیں۔ چشمِ بد کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ وضعِ حمل میں آسانی ہوتی ہے۔ جنگ و جدال اور امورِ خوف و ہمت میں مفید ہے۔

سید ابن طاووس سے روایت ہے کہ ایک شخص نجدتِ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ حاکمِ شہر جزیرہ سے مجھے خوفِ جان ہے۔ میرے دشمنوں نے اس کو میرے خلاف بہکا دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر شتری حدیدِ چینی کی بناؤ۔ اس طریقے سے کہ سطرِ اول میں اَعُوذُ بِجَلَالِ اللہِ، دوسری سطر میں (اَعُوذُ بِکَلَمَاتِ اللہِ) تیسری سطر میں (اَعُوذُ بِمَسْمُوعِ اللہِ) اور نیچے کی دوسری سطر میں نیچے (اُمْنَتُ بِاللہِ وَکَعْبَتُہ) اول سطر میں اور دوسری سطر میں (وَإِنِّي وَابِقٌ بِاللہِ وَرَسُولِہِ) اور نیچے کے چاروں کناروں پر (اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ مَخْلُصًا بِہِ) کندہ کرایا جائے۔ (حکیمہ الحقیقین، مطبع مقبولی پریس دہلی ۱۳۲۵ھ)

صبح اٹھو اور سعادت حاصل کرو ————— (حضرت علیؓ)

راوی کہتا ہے کہ میں نے تجربہ کیا۔ اثر حسب ارشاد آنحضرت ظاہر ہوئے۔ دشمنوں کی شر اور خوف سے محفوظ رہا اور بہت کچھ پریشانیوں دور ہوئیں۔ سنگ وجواہر میں فوائد بہ اسرار حق نعلائے ہے۔ اس نگینہ کی انگوٹھی سے کار و شوار اور رسانی میں کامیابی ہوتی ہے۔ درود کے وقت اس نگینہ کی انگوٹھی عورت کے باندھ دی جائے تو بفضل خدا جلد اور آسانی وضع حمل ہو۔ اس نگینہ کی انگوٹھی حالت نجاست میں اُتار دینا بہتر ہے۔ زیر نگینہ مشک رکھا جائے تو اچھا ہے۔ آداب انگوٹھی پہننے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ معصومین کے کافی اقوال ہیں ایک کتاب میں نظر سے گزرا کہ آپ کی انگوٹھی میں مندرجہ ذیل کلمات سات سطروں میں اس طرح کندہ تھے :

خَدَدَتْ لِكُلِّ عَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِكُلِّ كَذِبٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 وَلِكُلِّ مَصِيبَةٍ نَازِلَةٍ حَسْبِيَ اللَّهُ وَلِكُلِّ ذَنْبٍ كَبِيرَةٍ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ
 وَلِكُلِّ هِمٍّ قَادِحٍ مَا شَاءَ اللَّهُ وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ مَتَّحِدَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 بِالْبَعْلِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ نَعْنِ اللَّهُ، امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام وقت جنگ اس انگوٹھی کو پہنتے تھے۔ آقا جعفر مشہدی فرماتے ہیں کہ جو شخص اس طرز کی انگوٹھی بولے تو اس کو لازم ہے کہ اپنا نام مع اپنے والد کے نام کندہ کرے اور مذکورہ بالا کلمات کندہ کئے ہوئے نگینہ کا احترام ضروری ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ پانچ انگوٹھیوں کی تعریف میں سنگ حدیدی کی انگوٹھی بھی شامل ہے۔ یہ پتھر نواسیر، صنف معدہ اور سستی کو دور کرتا ہے۔

نئے شہر میں داخل ہوتے وقت اس کی انگوٹھی پہن کر اہل شہر کے ملنا

جواں مرد خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔ (حضرت علیؑ)
 کامیابی کی صورت ہے۔ مکر و سرکشان جن و انس اس پتھر کی تاثیر سے دفع ہوتا
 ہے۔ دُرِ نجف کے لئے بھی یہی فضیلت احادیث میں مذکور ہے۔ روایت ہے کہ
 معاذ ابن جنبل نے انگشتی سنگِ حدید کی جس پر ”مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ“ کندہ تھا
 بطور ہدیہ جنابِ سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔
 آنحضرتؐ نے یہ انگشتی دست مبارک میں پہن لی۔ حضرت امیر علیہ السلام کی
 انگوٹھی حدیدِ چینی کی تھی جس پر ”العزۃ للہ“ کندہ تھا۔

”مَا لَطَفَ عَلٰی غَفْنٰی“ نے کتاب تحفۃ الاخوان میں طبِ آمد سے نقل کیا ہے
 کہ ماہِ رمضان المبارک کے اوّل جمعہ کو حدیدِ چینی پر دو سطریں نیچے اور مندرجہ
 ذیل عبارت میں کندہ کرائے کہ لَعَلَّہُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَیَا اللّٰہُ“ یہ ہر شخص
 کے لئے مفید ہو گا۔ کتاب مذکور کے حاشیہ پر اس طرح تحریر ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
 کَیَا اللّٰہُ۔ مناسب کہ یہ دو عبارت کندہ کرائی جائے۔ کندہ کئے ہوئے اس پتھر
 میں خاص صفت یہ ہے کہ انگوٹھی پہننا یا پاس رکھنا دونوں صورتوں میں فائدہ ہے۔
 ہندوستان، سیلون، روس اور مصر میں دستیاب ہے۔ یہ پتھر چین میں زیادہ اور اچھا
 ملتا ہے جس کی وجہ سے اس کو حدیدِ چینی بھی کہتے ہیں۔

حجر عقابی

یہ پتھر عقاب پرندہ کے آشیانہ سے دستیاب ہوتا ہے۔ اس پتھر کو تھوک
 کرنے سے کھٹ کھا ہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے لیکن اس کو توڑنے پر اندر
 سے کچھ برآمد نہیں ہوتا۔ عقاب جب اٹھوں پر بیٹھا ہو تب سے کوئی شخص اگر اس
 کے آشیانہ کی طرف رخ کرتا ہے تو یہ پرندہ اُسی پتھر کے سنگریزوں کو اپنی چونچ

خور کرنے سے انسان کو کامیابی اور حق کی راہیں نظر آتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)

سے آدمی کی طرف پھینکتا ہے (گویا پتھر مارتا ہے)۔ اس کی شکل اور بناوٹ اہلی سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس پتھر کو زیر زبان رکھ کر خائف شخص سے گفتگو میں نفع حاصل ہوتی ہے۔ یہ آشیانہ گرگس میں بھی دستیاب ہوتا ہے۔ اس کے اثرات میں یہ خاص خوبی ہے کہ دردِ زہ میں عورت کی کمر میں باندھنے سے ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ بعد ولادت فوراً کمر سے علیحدہ کر دینا چاہیے۔ سنگِ عقابی حلِ مشکلات کے لئے بھی پہننا بہتر ہے۔ زمانہ قدیم میں اس کو سہل الولادة کہتے تھے۔

حجرِ لیم

اس کو سنگِ سیم بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ دھراسبز سی اور سفیدی مائل ہوتا ہے لیکن بعض کا رنگ گہرا رہتا ہے اس کی چمک بلوری سخت قسم کا پتھر ہے۔ سنگِ جیڈ کی ایک قسم ہے۔ اس پتھر کو قدرت نے یہ صفت عطا کی ہے کہ کسی شخص کے پاس اگر رہے ہو اور وہ شخص اس پتھر کے قریب ہو جائے تو یہ پتھر حرکت میں آجاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس کی بڑی قدر و قیمت تھی۔ بادشاہوں کے دسترخوان یا بازو بند میں رہتا تھا۔ اب یہ نایاب ہے۔ وزیرِ نظام الملک حسن بن علی نے میرِ الملوک میں تحریر کیا ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے ایک نوکرا کو میری سلطنت حضرت سلیمانؑ سے کم نہیں میرے پاس جس قدر مال اور ہتھیار ہیں وہ کسی بادشاہ کو نصیب نہیں ہوئے اس وقت حاضرین دربار میں سے ایک شخص نے بادشاہ سے عرض کیا کہ میرے پاس ایک ایسی نایاب اور نادر چیز مجھے ملے جو فرمانروا کے پاس نہیں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جو میرے پاس نہیں ملے گی؟

اس شخص نے حجرِ لیم کا ذکر کیا اور کہا کہ قدرت نے اس پتھر میں

معانی ایک اعلیٰ فضیلت ہے۔ (حضرت علیؓ)

یہ خاص صفت اور اثر عطا کیا ہے بادشاہ نے اس پتھر کا تجربہ کیا اور اپنے غور کے الفاظ پر نادوم ہو کر حجر الیم کو اس شخص سے خرید لیا۔ زمانہ قدیم میں اس کے برتن تیار کئے جاتے تھے۔ چین کے علاقہ میں دستیاب ہے۔

حجر آشن

اس کو انگریزی میں سن اسٹون (SUN STONE) اور مختلف نام اس کے مثلاً میلے کٹ، میلے اسٹون، پروفزی، آڈولیر یا ہیں۔ اس کا رنگ سفیدی مائل ذرا کھمبورا چمک میں بلور سے ملتا جلتا ہے۔ یہ پتھر چاندنی کو اپنے میں جذب کرتا ہے۔ اس کی انگوٹھی جنوں اور حقیقان میں مفید ہے۔ کہ میں باندھنے سے خوف دور دفع کرتا ہے جملہ سابعین نے لکھا ہے کہ اس پتھر کو درخت خرمایں باندھنے سے پھل زیادہ آتے ہیں۔

حجر القمر

اس کو انگریزی میں مون اسٹون (MOON STONE) براق القمر، زید البحر، چند رکات، اللہ نور، پیری، ڈیلون، پیڑ الوترز بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سفید ہلکا بلوری چمک کا شفاف پتھر ہے۔ اس کے گرد آفتاب کی طرح روشنی کا ایک حلقہ ہوتا ہے اور اندر بھی سفیدی پائی جاتی ہے۔ عروج ماہ میں زیادہ شفاف اور سفید رہتا ہے۔ زوال ماہ میں اس کی سفیدی قدرے کم معلوم ہوتی ہے اور عروج ماہ میں زیادہ۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اس پتھر کی عمر ڈھائی سے تین ارب سال تک ہے اس کو درخت پر باندھنے سے پھل زیادہ آتے ہیں۔ حجر القمر

نامیدی سے روح مر جاتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

میں ایک ایسے خاص قسم کا بڑا پتھر ہے جس میں سے چاند گرہن کے وقت پانی ٹپکتا ہے۔ عرب کے پہاڑی علاقوں اور بھارت میں دستیاب ہے۔

حجر الاسود

حجر الاسود نے تمام دوسرے پتھروں کی عزت و لاج رکھ لی اور عزت کی آخری منزل تک پہنچ کر یہ ظاہر کر دیا کہ اگر خالق کسی پتھر کو اپنی طرف منسوب کر لے تو اس کی عزت و منزلت کس درجہ بڑھ جاتی ہے یہ مبارک پتھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں کا نصب کردہ ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت اسمعیل علیہ السلام نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر شروع کی یہ تعمیر حجر الاسود تک پہنچی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رہنمائی فرمائی کہ سامنے ایک پہاڑی پر جنت کا یہ پتھر حجر الاسود ہے۔ طوفان نوح کے وقت سے یہ یہیں رکھا ہے۔ جبل ابوجیس نے کہا کہ مجاہد کہتے تھے کہ دنیا بھر کے پہاڑوں میں سے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اس کو خلق کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اٹھا کر اس مقام پر نصب کر دیا۔ جب بیت اللہ مکمل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمام لوگوں کا قبلہ اور جھکنے کی جگہ۔ قدرت نے تمام پتھروں کو نسبت کر کے حجر الاسود کو جس کی نسبت اپنی طرف کی تھی۔ دنیا کی توجہ اس مقدس پتھر کی طرف کرادی کہ اس کو بوسہ و شمس العلماء۔ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب سیرت النبیؐ ص ۱۳۲ کے زیر حاشیہ جو ایک حدیث کی طرف تلمیح ہے تحریر فرمایا ہے کہ میں "حجر الاسود" نبوت کی عادت کا آخری پتھر ہوں۔ اس پتھر کا رنگ خاک کی رنگت منسوب ہے

ایمان کا اچھا وزیر مسلم ہے۔ (حضرت علیؓ)

اور یہ خانہ کعبہ میں زمین سے کچھ زیادہ بلند دیواریں نصب ہیں اس کو ”رکنِ اسود“ بھی کہتے ہیں۔

طواف کرنے والے اس سے چمٹ کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اس کا مس کرنا باعثِ دُور ہونے گناہ کے ہے۔ طواف کی ابتدا حجرِ الاسود کو چوم کر کی جاتی ہے رسولِ خداؐ نے بھی اس پتھر کو بوسہ دیا۔ حضرت علیؓ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ روزِ قیامت یہ پتھر آئے گا اور اس شخص کی گواہی دے گا جس نے توحید کے ساتھ اسے بوسہ دیا اُس دن حجرِ الاسود کی گواہی بحکمِ خدا بہت تیز ہوگی۔

اگر اژدہام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ سے چھو کر مس کرے اور اپنے ہاتھ کو بوسہ دے لے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجرِ الاسود کے سامنے دونوں ہاتھ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ چوم لے۔ اس پتھر کو پروردگارِ عالم نے نبی آدمؑ کے عہدِ بیان و ولایت کئے ہیں۔ یہ پتھر روزِ محشر ان لوگوں کی گواہی دے گا جن حضرات نے اس کی زیارت کی اس پتھر کو غیر معصوم اُس کی جگہ نصب نہ کر سکے ایک کتاب میں حجرِ الاسود کے متعلق تحریر ہے کہ یہ پتھر شروع میں بہت روشن تھا اور اس پتھر کو حضرت جبریل علیہ السلام جنت سے لائے تھے۔ حجرِ الاسود کی عزت و احترام ہر ایک پر فرض ہے اس پتھر کے متعلق ارسطو نے لکھا ہے کہ اس کو پاس رکھنے سے عقل بڑھتی ہے اور تندرستی کے لیے بڑا معاون پتھر ہے۔ ایک تم اس کی زبردنگی کی بھی ہے۔ یہ زہر کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ ارسطو کا کہنا ہے کہ سنگِ اسود جس مکان میں ہو وہاں کے مکین صحت و تندرستی اور باعزت زندگی بسر کریں گے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ میں حجرِ الاسود کے پاس دُعا کرتا ہے۔ اس کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ ایک اور

سب اچھا وقت وہ ہے جو نماز میں گزرے ————— (حضرت علیؓ)
 کتاب میں نظر سے گزرا کہ حجر الاسود کو ہاتھ سے مس کرنا گویا معصافہ کرنا ہوا۔ اور بیعت
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی جو کوئی بیا شخص طلبِ شفا اور برکتی
 کے لئے حجر الاسود کو مس کرتا ہے شفا پاتا ہے۔

حجر لصف

ارسطو نے اس پتھر کی بہت تعریف لکھی ہے۔ اس کو باس رکھنے سے مطلوب
 تابع ہوتا ہے جب تک یہ پتھر باس ہے گا۔ مطلوب عبادت ہوگا یہ خلوص اور محبت
 بڑھاتا ہے۔

حجر الاحمر

یہ پتھر سرخ رنگ کا چمکدار ہوتا ہے لیکن اس کے تراشنے میں اس کا
 براہِ سفید رنگ کا ہوتا اس پتھر کی انگوٹھی استعمال کرنے والا ہر کام میں
 کامیاب ہوتا ہے، اگر سیاہ برادے والا نگینہ استعمال میں لایا جائے تو گم شدہ
 چیز جلد حاصل ہوتی ہے۔ زرد رنگ کے برادے والا نگینہ بازو پر باندھنے سے
 خلقِ خدا کی نگاہوں میں عزیز رہتا ہے اور عزت بڑھتی ہے۔ سبز رنگ کے برادے
 والا نگینہ کی انگوٹھی کا استعمال دشمن کے حملے کو دفع کرتا ہے۔

حجر مابانی

اس پتھر کو جلا کر بواشیر کے مسوں پر لگانے سے سے خشک ہو کر فوراً
 گر جاتے ہیں۔ حجر مابانی کی انگوٹھی پہننے سے خوف و ہراس دفع ہوتا ہے۔ یہ

اگر دشمن کے ساتھ بھی نیکی کر سکتے ہو تو اُسے ترک نہ کرو۔ (حضرت علیؓ)
پتھر خراسان (ایران) میں پایا جاتا ہے۔

حجر الباہ

یہ پتھر قوتِ باہ کے لئے مفید ہے اس کے متعلق بعض کتب میں تحریر ہے کہ اس پتھر کو کمر میں باندھنے سے طاقت میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ اور زبردبان رکھنے سے پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔ ارسطو نے اس پتھر کے خواص میں لکھا ہے کہ اس کو کسی حیوان کے جسم میں باندھنے سے فوری اس میں قوتِ باہ بشت ہو جاتی ہے۔ حجر الباہ سکندر اعظم کے پاس تھا۔ اس نے حکم دیا کہ کوئی شخص اس پتھر کو ماہی لشکر میں ہرگز نہ لے جائے۔ یہ پتھر مشکل سے ہی دستیاب ہے۔ یہ افریقہ اور مصر کے صحرائیں ہوتا ہے۔

حجر الحلق

اس پتھر سے قریب کی ہوا اور فضا اس کی شعاعوں کی وجہ سے زبردست متاثر ہوتی ہے، اس کو جس وقت انسان اپنے ہاتھ میں اٹھاتا ہے استفراق (قے) ہونے لگتی ہے۔ معدہ کی تمام غذا خارج کر دیتا ہے۔ یہ پتھر باعثِ ہلاکت ہے۔ سرزمینِ مصر میں پایا جاتا ہے۔

حجر الکرم

یہ پتھر سفید رنگ کا ہوتا ہے اس کا تراشہ (برادہ) دندانِ فیل کے مانند ہوتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کی خارش کو دفع کرتا ہے اور اس کی انگوٹھی چشمِ بد

شریف آدمی تنگدستی کی تکلیف بڑاشت کر سکتا ہے مگر ذات کے پس نہیں جاتا۔ (حضرت علیؑ)
 جادو اور بد ارواح سے حفاظت کرتی ہے یہ پتھر دریائے سندھ کے کنارے
 سے دستیاب ہوتا ہے۔

حجر الجمر

یہ پتھر رنگ میں سفید اور گول ہوتا ہے۔ بقول ارسطو، یہ پانی میں ڈوبتا
 نہیں۔ سورج کی کرنیں جس وقت اس پتھر پر پڑتی ہیں تو زیادہ حصہ پانی میں رہتا
 ہے اور قدامت نمایاں رہتا ہے۔ غروب آفتاب کے بعد یہ پتھر پانی کی سطح پر آجاتا
 ہے اس کے خواص و اثرات میں مشہور ہے کہ حجر الجمر آدمی کو ڈوبنے سے محفوظ
 رکھتا ہے۔ اس کو کسی برتن میں ڈال دیں تو آگ کی گرمی جلد اثر نہیں کرتی۔ قدرت
 نے اس پتھر میں ایک خاص صفت رکھی ہے کہ جو شخص گھوڑے کی سواری کے
 وقت اس کو پہن لے تو گھوڑا ہرگز آواز نہ لے گا۔ سکندر رومی جب کبھی عزم
 شب خون کرتا تھا اس پتھر کو اپنی فوج کے کل ہمارے بول کے بندھوا دیتا تھا۔
 اس پتھر کو پانی میں پس کر پینے سے بندش پیشاب کو رفع کرتا ہے۔ اگر اس
 کو شانہ پر رکھیں تو پتھری نکال دیتا ہے۔ سندر کے کناے پایا جاتا ہے۔

حجر المستق

اس پتھر میں زرد اور سفید رنگ کے باریک سوراخ ہوتے ہیں۔ قدرت
 نے اس پتھر میں یہ خوبی عطا کی ہے کہ جلد کے مریض کے شکم پر بانہ ہیں تو پیٹ
 کا زرد پانی یہ پتھر چوس لیتا ہے اور مریض کو شفا ہو جاتی ہے۔ پتھر کا وزن شکم
 کے پانی کے باعث بڑھ جاتا ہے ارسطو نے اس پتھر کی بڑی تعریف لکھی ہے۔

جس نے نیک لوگوں سے دوائے کی اصلاح پائی (حضرت عائشہ)
 طبی طریقہ میں جس مقام پر بال نہ ہوں اس پتھر کو گیسس کر لپپ کرنے سے بال نمودار
 ہونے لگتے ہیں۔ بھارت میں کوہ ہمالیہ کے صحرائی دامن میں دستیاب ہوتا ہے۔

حجر الشا طین

اس پتھر کا رنگ بالکل مثل یاقوت ہوتا ہے۔ مگر اس میں آب و چمک
 نہیں ہوتی۔ پانی میں ڈالنے سے یہ پتھر ہڑتال کی طرح زرد ہو جاتا ہے۔

حجر الیہود

فارسی میں سنگ یہوداں، ہندی میں استورن اور عربی میں حجر الفلانی
 کہتے ہیں مرنج سرد و خشک ہے بلوط اور زیتون یا چھوٹے اخروٹ کے مشابہ ہے
 اس پر بکیریں ہوتی ہیں بعض بیکر کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کو زیتون بنی اسرائیل
 اور حجر زیتون بھی کہتے ہیں۔ مراد و مادہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ نمبر ۱ اور مادہ چھوٹی ہوتی ہے۔
 مرد کو نر اور عورت کو مادہ قسم کا پتھر مفید رہتا ہے۔ اس پتھر کے چند عدد ٹکڑے کسی
 جگہ رکھ دیئے جائیں تو چالیس روز میں پہلے سے ان کی تعداد قد سے بڑھ جاتی ہے۔
 طبی افعال و خواص میں مشانہ و گردہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے۔ اور من
 سوزاک میں فائدہ رساں ہے۔ پیشاب کثرت سے لاتا ہے۔ اس کے استعمال سے
 قوت باہ کم ہو جاتی ہے۔ مثانہ کے منجہ خون کو بھی خارج کرتا ہے۔ لگی ہوئی چوٹ
 میں آدھا ماشہ کھل میں باریک پیس کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کھل میں
 آسانی سے پس جاتا ہے۔ چمکاوڑ کے خون کے ساتھ رگڑ کر لگانے سے پلکوں
 کے گرے ہوئے بالوں کو پیدا کرتا ہے۔ اس کا کثرت امراض پیشاب و زخم کے

بدخونی سے دوست احباب کم ہو جاتے ہیں — (حضرت علیؑ)

لئے مفید ہے۔ اس کے متعلق کتب میں تحریر ہے کہ زمانہ سابق میں حجر الیہود ایک قسم کے بیر کا درخت تھا۔ کوئی فقیر اس باغ سے گزرا چند بیر اٹھا کر اس نے کھانا چاہے نگراں باغ نے منع کیا، اس نے پروا نہ کی۔ دوسری بار منع کرنے پر بات بڑھی۔ نگراں نے کہا کہ پرایا مال اس طرح کھائے جاتے ہو کہ جیسے کوئی مفت کے کسکے پتھر اٹھا لے۔ راہ گیر ویش یہ کہہ کر چل دیا کہ اب پتھر ہی ہوں گے۔ دوسرے روز جب نگراں باغ نے بغرض فروخت بیر جمع کرنا چاہے تو سب بچکے اس قسم کے بیر کے پتھر تھے۔ جواب حجر الیہود کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ پتھر کوہ بیروت اور قدس میں پایا جاتا ہے۔

حجر الارمنی

فارسی میں سنگ ارمنی کہتے ہیں۔ اس پتھر میں کسی قدر لاجوردیت ظاہر ہوتی ہے۔ خاکی رنگ کا پتھر نیلا ہٹ لے ہوئے اور بھاری ہوتا ہے لیکن نرم مرزہ نمکین۔ مزاج سرد و خشک، طبی طریقہ کار سے بذریعہ دست مواد سودا و بلغم نکال دیتا ہے۔ مرمن یرقان اور سودا ویت کو دفع کرتا ہے۔ گردہ نشانہ کو صاف کرتا ہے۔ اس پتھر کو پانی میں گھول کر اس سے غسل کرنا قوت بڑھاتا ہے طبی طریقہ کار سے جذام میں مفید ہے۔ معصوری پیشہ حضرات کے لئے معاون و مددگار پتھر ہے۔

حجر الدجاج

یہ پتھر بعض مرنج کے پوٹے (سنگ دانہ) سے نکلتا ہے جو تباہی بلتی طریقہ سے

فصحت کی گھڑیاں ابر کی طرح گزر جاتی ہیں۔ (حضرت علیؑ)
 مرض یرقان میں اکسیر ہے۔ مرگی کے مریض کے گلے میں (مثل لاکٹ) باندھنے سے
 مرض دفع کرتا ہے۔ انگوٹھی میں استعمال سے ڈروخوف جاتا رہتا ہے۔ قوت باہ کے
 لئے مکر میں باندھنا بے نظیر ہے لیکن اس کو دم کرایا جائے (اس سلسلے میں ناشر
 کتاب ہذا سے رجوع کریں)۔

حجر الریحی

فارسی میں اس کو سنگ آسیا کہتے ہیں۔ اس پتھر کے نیچے کا ٹکڑا کسی حائلہ
 کے باندھ دیا جائے تو اسقاط حمل کا خوف نہیں رہتا۔ لیکن ہر وقت دردِ زہ اس
 کو حائلہ سے علیحدہ کرنا ضروری ہے تاکہ وضع حمل میں آسانی رہے۔

حجر الکلب

بورا (پاکل) کتے کو جو پتھر مارا جائے وہ پتھر کتا اگر منہ میں رکھ لے تو اس پتھر
 کو "حجر الکلب" کہتے ہیں۔ یہ پتھر شراب میں گھول کر جس شخص کو پلایا جائے، وہ شخص
 لڑائی کے لئے ہر وقت آمادہ رہتا ہے۔ اسی پتھر کو کبوتروں کی جگہ رکھ دیا جائے
 تو تمام کبوتر پریشان ہو کر اڑ جائیں جس مکان میں مذکورہ بالا سیاہ رنگ
 کے کتے کی آنکھ دفن کی جائے وہ جگہ کچھ عرصے میں ویران ہو۔

دُر بخف

ازل سے ہے نام علیؑ نقش دل پر وہ دُر بخف ہے نگینہ ہمارا
 یہ پتھر سفید رنگ کا بورسی چمکدار جواہر ہے۔ بخف اشرف میں پایا جاتا ہے جو تعالم
 عرف عام میں داخل بخف ہے۔ اسی زمین کو اس دُر بے بہا کے لئے انصافیت شرف

بمقامی کے موقعوں کو غنیمت جانتو ————— (حضرت علیؑ)

حاصل ہے۔ اس کی فضیلت کتب میں بہت مندرج ہے۔ اس کی انگوٹھی خدا تعالیٰ نے تحائف میں حضرت علیؑ علیہ السلام کو عطا فرمائی۔ اس کی عظمت میں سے اور کوئی پتھر اس کے ہم رتبہ نہیں۔ فاد مطلق نے اس کی پیداوار بہت رکھی ہے جس کی وجہ بہت ارزاں ہے تاکہ امیر و غریب ہر شخص اس سے مستفید ہو سکے۔ روایت صفوان جمال سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو اراضی مرقعہ منورہ کے قریب ہے اس حکم میں داخل ہے کہ اگر قرب روضہ مطہر سے نہ ملے تو شہر میں جس مقام پر ملے اٹھالے۔ بالاکہ زمین بھی دستیاب نہ ہو سکے تو زمین کھود کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ بلوری سخت ادراغی قسم ہے۔

زیر زمین یہ پتھر بہت دستیاب ہوتا ہے۔ نجف اشرف کے بازار میں نگینہ ساز دو قسم کے دُر نجف برقی و بحری فروخت کرتے ہیں، بحری دُر نجف نہایت سفید و براق ہوتا ہے اور برقی میں چمک کم ہوتی ہے۔ روایت ہے کہ ایک روز مفضل بن عمر جو دُر نجف کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے مفضل اس نگینہ کو دیکھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے اور دُر چشم میں ہر مومن اور مومن کے لئے مفید ہے۔ دُر نجف کی انگوٹھی پر نظر کرنا اور ہاتھ میں پہنتا، خدا تعالیٰ ثواب زیارت و حج و عمرہ وغیرہ صالحان کا اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے اور مزاج میں خوشی پیدا کرتا ہے۔ ابو ظاہر سے روایت ہے کہ میں نے اس حدیث کو امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ حدیث میرے جد بزرگوار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ نگینہ ہر شخص کے لئے فائدہ رسال ہے۔

کے مندرجہ ذیل افراد سنا اور مصیبت کو مصیبت نہات لانا پڑے۔ مگر انہوں کا خیال ہے (حضرت علیؑ)

دوائہ فرنگ

فارسی میں زرنکار فرنگی یا زرنکار معدنی، عربی میں حجرہ منج اور انگریزی میں کڈنی اسٹون (KIDNEY STONE) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ نیلا، سبز و سفید اور دودھیلا ہوتا ہے۔ اس پتھر سے اکثر رنگ بنتے ہیں۔ یہ پتھر سٹا چاندی تانبہ، اور لوہے کی کان سے نکلتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا کس بھی قسم کی کان سے نکالا ہوا ہو اسی دھات کا رنگ دیتا ہے۔ طلائی اور نقرئی کس کا پتھر عمدہ ہوتا ہے۔ اس کا مزہ پھیکا، مزاج سرد و خشک اور گرم و خشک ہے۔ اکثر زہروں کا تریاق ہے۔ یہ سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ تانبہ کے کس کا پیوں کے دس میں گھیس کر کھلانے سے فیون کھائے ہوئے شخص کا زہر دفع ہوتا ہے لیکن اس کو کسی اور زہر کے دفع کرنے میں ہرگز نہ کھانا چاہیے۔ درد اور تکلیف میں فوری سکون دیتا ہے۔

اس پتھر کو منہ میں رکھ کر لعاب اور تھوک بگلن بھی نقصان دہ ہے۔ چاقویا لوہے کی کسی چیز پر پیوں کا رس ڈال کر دوائہ فرنگ کو اس پر ملنے سے اس لوہے پر پتیل کا رنگ ظاہر ہوتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آنکھ کی پتیل میں سفیدی آجانے پر اس پتھر کو انتہائی باریک پتیل سمرہ استعمال کرنے سے مرمن جاتا رہتا ہے۔ دوائہ فرنگ نگینہ کی انگوٹھی جو سونا یا چاندی کے کس کا ہو دیر گزردہ حوائی گودہ اور دیر پتہ والے مرہین کے لئے مفید ہے۔ انگوٹھی اس طرز پر بنوائی جائے کہ نگینہ انکلی سے مٹس ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل آدمی اس نگینہ کی انگوٹھی پہن لے تو پیشاب میں اکثر جلن یا سوزش ہو جاتی ہے۔ انگوٹھی بنوانے میں نگینہ کے وزن کی کوئی کمی نہیں۔ بہتر ہے کہ استعمال

جب تک تہلے نمیب یا در میں تہلے نمیب ڈھکے ہوئے ہیں (حضرت علیؓ)
میں نیگینہ ۳ رتی وزن سے کم نہ ہو۔ امریکہ، مصر، چین، اٹلی اور بھارت میں پایا جاتا ہے۔

روپ مکھی

اس کو روپا مکھی بھی کہتے ہیں، سنسکرت میں تارا مکھی، چاندی کی کان سے یہ
پتھر نکلتا ہے۔ اس میں چمک نہیں ہوتی، رنگ سفید۔ مزہ پھیکا، مزاج گرم و
خشک ہے۔ یہ زہر ہے۔ اس کا کھانا سخت منع ہے۔ بچے کی گردن میں ٹکائی
سے خوف اور ڈر دور ہوتا ہے۔ طبی طریقہ کاریں اس کا مہرہ آنکھ کی پیپ کو دفع کرتا ہے۔
ہمراہ ہڑتال اس پتھر کو پیس کر لگانا غراب گوشت کو کاٹ کر عمدہ گوشت پیدا کرتا
کرتا ہے۔ برص اور منہ کی بھائی کے دانع دفع کرتا ہے۔

رخام

انگریزی میں برتھ کنسٹرول اسٹون کہتے ہیں۔ اس کو ٹرنے سے شل بور کے ٹوٹتا
ہے۔ اس مشہور پتھر کے لئے اسٹون نے لکھا ہے کہ عورت کو حمل سے بچانے کا ارادہ
ہو تو ایک درم اس پتھر کو گھسی کر پلاویں۔ ہرگز حمل قرار نہ پائے۔ ساسی طرح ایک
پتھر بہ کاد انگریز نے بھی اس کے افعال و خواص اور اثرات میں تحریر کیا ہے کہ اس
پتھر میں بہت چھوٹے چھوٹے جراثیم ہوتے ہیں، اس کے تین عدد چھوٹے ٹکڑے
عورت کے باند میں باندھنے سے بھی حمل قرار نہیں پاسکتا۔ طبی طریقہ کاریں یہ زخم
کو اچھا کرتا ہے۔ اس کا بہتر اور آسان طریقہ مجرب ہے۔ عورت کے ناف پر رکھنے
سے حمل قرار نہیں پاتا۔

محمد شیرتاری

عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں ————— (حضرت علیؑ)

روپاڑہ

اس کو کچا بلور بھی کہتے ہیں بغیر آب و چمک کا سفید نرم قد سے گرے رنگ میں ملتا ہے۔ اس پر مختلف مصنوعی رنگ مثلاً ہلکا کلابی، سفید اور یاقوتی وغیرہ یا انسانی چڑھائے جاسکتے ہیں۔ بھارت میں خوب دستیاب ہے۔

زبرجد

زبرجد لفظ عربی ہے، سنسکرت میں پامدی بھدرہ، انگریزی میں بیسل (BERYL) اور مختلف زبانوں میں پاری، امرینا کہتے ہیں۔ مزاج سرد و خشک، مزہ تلخ ہے۔ اس میں تانبہ کے اجزاء بھی شامل ہیں۔ اس کے تعلق سائنس دانوں نے بتایا ہے کہ جب ہوا کی حرارت اور زمین کے بخارات تانبہ کو اس کی کان میں پکاتے ہیں تو تانبہ سے بھی بخارات پیدا ہوتے ہیں یہ بخارات گندھک سے متاثر ہو کر اور موسم کی تبدیلی سے ایک جگہ جمع ہو کر زبرجد بنتے ہیں ہوا کی صفائی سے یہ پتھر مصطفیٰ ہو کر سبزی کی جھلک دکھاتا ہے۔ از قسم جواہر ہے یہ مثل زمرد کے سبزی مائل ہے ایک قسم زردی مائل بھی ہوتا ہے۔ یہ بلوری چمک کا ہوتا ہے اور زمرد کی کان کا ادنیٰ پتھر ہے۔ قیمت میں زمرد سے کم ہے۔ حضرت امام علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگوٹھی زبرجد کی فقیری اور درویشی کو تو نگری سے تبدیل کر دیتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس پتھر کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ حکمائے سابقین کے خیال کے بموجب مغرب ہے اور جلا کرتا ہے۔ واضح

مشورے سے زیادہ کوئی چیز معین و مددگار نہیں — (حضرت علیؓ)
عسر البول ہے اور مرض جذام کو دفع کرتا ہے۔

اس کی انگوٹھی آنکھ و نظر کے لئے مفید ہے طبی طریقہ میں مرض کھانسی میں
فائدہ رسال ہے۔ دمہ کو دفع کرتا ہے۔ پتھری توڑ کر نکالتا ہے۔ سرک میں گھس کر داد
کی جگہ لگانے سے شفا ہوتی ہے۔ گٹے میں مثل لاکٹ استعمال کرنے سے قوتِ باہ
بڑھ جاتی ہے، اور مرگی کے دورے نہیں پڑتے۔ مزاج میں سخاوت پیدا ہوتی
ہے اور اعضائے رئیہ کو تقویت دیتا ہے۔ زبرد پر اگر سانپ کی نظر پڑ جائے
تو اندھا ہو جاتا ہے۔

حاملہ عورت کے ہاتھ میں ہونے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔ یہ پتھر
برے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ مشکلات سے نجات اور ماعنی کھینس دفع کرتا ہے۔
اس کا منجن دانوں کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ زبرد نصیبیوں اور ناگہانی
آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے، اور امراضِ کہنہ سے نجات دلاتا ہے۔ اکثر تانبہ
کی کان سے بھی دستیاب ہوتا ہے۔
پاکستان، مصر، اسکاٹ لینڈ، امریکہ اور برازیل میں پایا جاتا ہے۔

زمرد

تمام سبز رنگ کے پتھروں میں فضل ہے مشہور چمکدار اور قیمتی ہے۔ ہندی
میں اس کو پست، سنسکرت میں مرکت، انگریزی میں امرلڈ (EMERALD)
مزید مختلف زبانوں میں ٹوک، سیاک، اور سمرلڈ کہتے ہیں۔ سبز رنگ، حضرت
امام حسن علیہ السلام سے منسوب ہے حکیم افلاطون نے لکھا ہے کہ سبز رنگ کا زمرد
استعمال کرنے والا دشمن پر فتح پاتا ہے اور روزِ جگر سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ پتھر جو اہل

خدا کا خوت محصل کی بنیاد ہے۔ (حضرت علیؓ)

میں شامل ہے۔ اس کا استعمال زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ مولوی فیض الدین احمد نے ۱۹۰۶ء میں اپنی کتاب میں اس کو مختلف اقسام میں اس کے رنگ اور ڈھنگ کے اصول سے تقسیم کیا۔ مثلاً ذہابی، سنہری مائل، سبز رنگ، دھانی، زردی مائل، سبز رنگ کا ہی، سیاہی مائل، صابونی، سفیدی مائل، زنجاری، مشل ہری مرق، ریکانی، محل ریکال کی طرح سبز رنگ، سعیدی، ہلکا رنگ اس میں چیر، غلط لکیریں، دھند بے رونق ہوتا ہے جالا، بزرنگ، پھیکا کاپن عیب اور معیار میں کم ہوتا ہے۔ اس کا دن رات یکساں رنگ ہوتا ہے۔

اس کی انگوٹھی غم و غصہ اور موتیابند و آنکھ کا جالادفع کرتی ہے۔ اس کا رنگ آنکھ کی بھارت بڑھاتا ہے۔ مزاج میں خوشی، محبت اور وفاداری پیدا ہوتی ہے سخاوت و ملنساری پیدا کرتا ہے دل کے امراض میں مفید ہے معدہ میں قوت ہاضمہ بڑھتی ہے جگر کے مرض کو دفع کرتا ہے۔ یہ پتھر آفت اور سخت مصیبت کے وقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اس کے نیکیہ کو اگر زبان کے نیچے رکھا جائے تو مزاج میں درویش جیسی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی انگوٹھی خونی اسہال اور مرضِ بسل کو دفع کرتی ہے۔ اور مشکل کام میں آسانی پیدا ہوتی ہے اس پتھر کو سر میں باندھنے سے درد بر جاتا رہتا ہے۔

احمد بن محمد ابن ابی نعیم حن کو خدمات مخصوص حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ابن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حاصل تھی۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ انگوٹھی زرد و مشکلی کو آسان کرتی ہے۔ ایسا ہی حضرت علی علیہ السلام نے بھی اس پتھر کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ تحفہ عالم شاہی میں تحریر ہے کہ "انگٹری زرد و متوحش خواب سے محفوظ رکھتی ہے اور دشمنوں کو زیر کرتی ہے"

زبان ایسا دندوسے جسے اگر کھلا چھوڑ دیا جائے تو سمیٹ ڈکھائے (حضرت علیؓ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکنے کے لئے انتظام کیا گیا تو پروردگار عالم نے حضرت جبریلؑ کے ذریعہ زمرہ کی انگشتی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بھیجی تھی جس پر یہ کندہ تھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَوَصَّتُ أُمِّيَ إِلَى اللَّهِ أَسْنَدْتُ ظَهْرِي إِلَى اللَّهِ حَسْبِيَ اللَّهُ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ انگشتی استعمال کی اور آگ جبکہ خدا سرور ہو کر گلزار میں تبدیل ہو گئی۔

اس پتھر کو قریب زمانہ وضع محل عورت کی دان میں باندھنے سے وضع حل میں آسانی ہوتی ہے مرض اخلاج میں مفید ہے۔ یہ نیکی نہ روح کو تقویت دیتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ شہرت دیتا اور نامور بناتا ہے۔ پریشانی دور کرتا ہے۔ معالجتہ غلغلہ دہی ہے۔ بقول حکماء سابقین زمرہ کا نیکی نہ مرض طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔ کتب قدیمہ میں نقش نیکی نہ زمرہ اس طور پر تحریر ہے۔

”مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَلَمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ۔

يَا أَلَمَلِكُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ“

جس زمرہ پر کلمات مندرجہ بالا کندہ ہوں، اس کی انگوٹھی با طہارت پہننے اور نجس مقام پر پہن کر نہ جائے۔ انگوٹھی پہننے والے کو سکون قلب ہو تا ہے۔ بصارت کے لئے فائدہ رساں ہے۔ سیر و تفریح کے طور پر مزاج میں خوشی، بشاشی پیدا کرتا ہے۔ جسم کے ریشہ میں بھی مفید ہے۔

یہ پتھر نبض کی حرکت تیز کرتا ہے۔ اس کا شتہ مقوی جگر ہے۔

زمرہ میں نیلم سے سورنخ کیا جا سکتا ہے، اس میں گرمی پہنچانے سے برقی طاقت بڑھتی ہے۔ چار رتی کا وزنی زرد اثر دیتا ہے۔

اعمال خیر سے بڑھ کر کوئی تجارت نہیں۔ (حضرت علیؑ)

زمانہ قدیم میں یہ پتھر بازو بند میں استعمال کیا جاتا تھا اور عبادت گاہوں کے محبوسوں و دیوتاؤں میں کافی جڑے ہوئے تھے۔

یہ پتھر گائے کے دودھ سے صاف ہو جاتا ہے۔ اس میں قدرتی طور پر چھاریاں ہوتی ہیں، جو سرے کی سطح سے متوازی ہوتی ہیں۔ یہ اکثر نگینہ کوڈو حصوں میں تقسیم کرتی ہیں بعض اوقات اس پتھر کے لئے کسوٹی کا کام دیتی ہیں۔

اچھا اور عمدہ زمرد رنگ میں مثل طوطے کے پر اور بالکل ہری گھاس کے مانند ہوتا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس پتھر کے متعلق عام خیال تھا کہ اگر کوئی شخص عہد شکنی کرے تو زمرد اس کے ہاتھ میں اپنا رنگ تبدیل کر لیا کرتا تھا۔ سکندر اعظم پہلے مصر کے علاقہ میں، سعیدی، رنگ کا زمرد دستیاب ہوا تھا۔ سیوطی کا پادری سنہ ۶۴۰ء میں لکھتا ہے کہ تمام سبز پتھروں میں زمرد افضل ہے۔ گیارہویں صدی ہجری میں مشر سلیس نے بھی زمرد کی بڑی تعریف کی ہے۔ اس پتھر میں شکاف، غلط لکیر، پرت، مکڑی کے جالے کی طرح سطح پر ہونا عجیب میں شامل ہے۔ پرانا زمرد نئے زمرد سے سخت ہوتا ہے، اس پتھر کا کشتہ مرض دیا بلیس کے لئے مفید ہے لیکن استعمال میں تجربہ کار طبیب مشورہ کی ضرورت ہے چونکہ اس کا کشتہ زہر کی تاثیر رکھتا ہے۔

لندن کے البرٹ عجائب خانہ کے شعبہ ہند میں ایک زمرد کا پیالہ ہے اس پر جو نقش و نگار ہیں وہ ہندوستان کے بہترین نقش و نگار تصور کئے جاتے ہیں۔ یہ پیالہ سات انچ چوڑا ہے۔ اس کا دستہ بہت نازک اور خوبصورت طرز میں ہے، اس پر بھی نقش و نگار ہیں۔ ان نقوش میں ایک تحریر ہے جو اس پیالہ کو شہنشاہ شاہجہاں کی ملکیت ظاہر کرتی ہے۔ یہ شاہ جہاں کے ۳۱ ویں

پڑوسیوں کے بچوں پر نوازشیں اور مہربانی کرو۔ (حضرت علیؓ)
 سال جلوس ۱۹۵۷ء میں ان کی ملکیت میں آیا تھا۔ اس پیالہ کو عجائب خانہ نے آٹھ
 ہزار چھ سو پچاس اسٹرلنگ میں لندن کی مشہور نیلام کرنے والی کمپنی سے خریدا تھا۔
 دنیا میں سب سے زیادہ کولمبیا میں دستیاب ہے۔ سوات (پاکستان) کے زمرہ کی خواہ
 خوبی یہ ہے کہ ان کے چھوٹے چھوٹے نگ بھی دلکش اور گہرے انتہائی سبز رنگ
 میں پوری آب و تاب و چمک قائم رکھتے ہیں۔

دنیا کا مشہور اور قیمتی زمرہ برطانیہ کے ڈیوک آف ڈیون شائر کے پاس ہے اس
 زمرہ کا وزن ۱۳۵ اکیڑا ہے۔ چار ج سوئم کی تاج پوشی کے وقت جب تاج سر پہ
 رکھا گیا تو تاج سے ایک بڑا قیمتی زمرہ گر گیا اس بد شگونی سے برطانیہ پر زوال آیا۔
 یہ جواہر روس، کولمبیا، آسٹریلیا اور پاکستان میں سوات، منگورہ، ہفتند
 ایکبسی، چترال اور قبائلی علاقہ میں عمدہ پایا جاتا ہے۔

سُنہلا

اس کو انگریزی میں (SUNELLA) کہتے ہیں۔ یہ چمکدار سنہری گولڈن
 اور پیلے رنگ کا خوبصورت پتھر ہے۔ یہ رنگین بلور کی اعلیٰ قسم ہے۔ افعال و خواص
 اور اثرات میں کھراج سے معمولی طرز میں مشابہ ہے۔ اس کی قیمت پکھراج سے کم ہوتی ہے۔
 سنہلا، کٹیل، وھنیلان کی ماہیت ایک ہے۔ صرف رنگ میں فرق رہتا ہے جسکی
 وجہ سے اثرات جداگانہ ہیں۔ خوشنما ہونے کی وجہ سے زیادہ تر زیورات میں استعمال
 کیا جاتا ہے۔ عمدہ سنہلا برازیل، سیلون میں دستیاب ہے۔

شگ سہیل ولادت

یہ پتھر (پندہ) گدھ کے آشیانے سے ملتا ہے۔ گدھ کی مادہ جب لٹا دینے

جو باتیں تم لوگوں کے سامنے نہیں کر سکتے لوگوں کے پیٹھ پیچھے بھی نہ کہو — (حضرت علیؓ)
 پر ہوتی ہے تو زگدھ ایک قسم کا پتھر آشیانہ میں لاتا ہے اس سے یہ اثر ہوتا ہے کہ ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ یہ پتھر اگر حاملہ عورت کی ران میں باندھ دیا جائے تو وضع حمل میں آسانی ہوگی۔ اس خاص صفت کی وجہ سے اس کا نام سنگ سبیل ولادت ہے۔

سنگ خطاطیف

عربی میں حجر الخطاطیف، خطاف عربی میں ابابیل کو کہتے ہیں۔ یہ پرندہ اپنے آشیانہ میں دو قسم کے پتھر رکھتا ہے۔ ان دونوں پتھروں کا رنگ سُرخ اور سفید ہوتا ہے۔ اس پتھر کو حجر الصوبہ بھی کہتے ہیں۔

سفید پتھر مری کے مریض کے گٹے میں مثل لاکٹ ڈالنے سے اس مرض کا دورہ نہیں پڑتا۔ قوتِ باہ میں معاون ہے اور دافعِ یرقان بھی ہے چشمہ کو دور کرتا ہے۔ سُرخ پتھر بچے کے نہ رکنے رکھنے سے بچہ ڈور اور خوف سے محفوظ رہتا ہے۔ سنگ خطاطیف کے لئے مشہور ہے کہ ابابیل کے گھونسلے سے یہ پتھر حاصل کرنے کے لئے اس پرندے کے بچوں کو زور و زنگ میں رنگ کر گھونسلے میں رکھ دیا جاتا ہے تو ابابیل اس پتھر کو تلاش کر کے اپنے گھونسلے میں لا کر رکھ دیتی ہے، تاکہ اس کے بچوں کا مرضِ یرقان (پیلیا) جاتا ہے۔

قدرت نے اس پتھر میں یہ خاص صفت رکھی ہے کہ مرضِ یرقان دفع کرتا ہے۔

سنگ مقصود

یہ نیم چمکدار پتھر ہے جس کے دانے بنا کر تسبیح تیار کی جاتی ہے۔ تندرہ (افغانستان) میں اچھا دستیاب ہے۔ سیرتاری

نیک کی کارادہ شدہ کی آگ کو بجھاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

سنگِ مریم

یہ غیر شفاف مٹیالے اور گلابی رنگ کا انتہائی نرم پتھر ہے اس میں سیاہ رنگ کی لکیریں مثل جھاڑی کے دکھائی دیتی ہیں۔ درودِ زہ، وضع حمل میں آسانی کے لئے عورت کے بازوؤں باندھنا فائدہ رساں ہے اس کی انگوٹھی بواکیر کو دفع کرتی ہے۔ سمندر کے کناروں سے دستیاب ہوتا ہے۔

سنگِ سرماہی

یہ پتھر ایک خاص قسم کی مچھلی کے سر سے جس کا نام "پتھر چٹا" ہے، حاصل ہوتا ہے۔ اسے عربی میں حجر الاسمک کہتے ہیں۔ بڑی مچھلی سے بڑا اور چھوٹی مچھلی سے چھوٹا پتھر حاصل ہوتا ہے۔ اس پتھر کا مزہ پھیکا، مران گرم و خشک ہے۔ یہ پتھر سنگِ شانہ اور سنگِ گردہ میں مفید ہے۔ سنگِ گردہ و شانہ کو توڑ کر خارج کر دیتا ہے۔ پیاس کم کرتا ہے۔ بچوں کے مرض پسلی چلنے (نمونیا) میں مفید ہے۔ یہ پتھر مچھلی کے سر میں سے چھوٹے چھوٹے سنگریزوں کی صورت میں بھی ملتا ہے۔

سنگِ قبطی

اس پتھر کا رنگ سبزی مائل اور نرم ٹھہر ٹھہرا ہوتا ہے طبی طریقہ کار میں یہ پتھر مواد پیدا ہونے نہیں دیتا۔ جاری خون بند کر کے زخم بھر دیتا ہے مرضِ بل میں بھی مفید ہے۔ امراضِ چشم کو دفع کرتا ہے۔

ادری

جب عقل اندھی ہوتی ہے تو ظاہری کچھ نظر نہیں آتا (حضرت مسلیٰ)
پانی میں پیس کر قدے کھانا پُرانی کھانسی اور مرضِ دماغ میں نافع ہے۔ درویشانہ
میں بھی سکون دیتا ہے۔ یہ پتھر مصر میں ہوتا ہے۔

سنگِ مشانہ

یہ پتھر آدمی کے شانہ میں ہوتا ہے۔ گردے میں بھی پایا جاتا ہے۔ عربی میں
حجر المشانہ کہتے ہیں۔ اس کا مزہ پھیکا، مزاج گرم و خشک ہے۔

طبی طریقہ کار میں باریک پیس کر آنکھ میں لگانے سے جالاکاٹ کراچھا کرتا
ہے۔ اس پتھر کو باریک پیس کر بنیا گردہ کے پتھر کو نکال دیتا ہے۔ سنگِ مشانہ
پراثر نہیں کرتا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پتھر تقریباً دس اقسام پر مبنی ہے۔ ماہرین کی رائے
کے مطابق اگر آدمی مقررہ مقدار میں پانی پئے جس سے پیشاب آئے تو پتھر
کے امکان سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ماہرِ معنیات کی سیاتی تجربہ گاہ میں اس پتھر
کے بنیادی اجزاء کا مطالعہ کر رہے ہیں کہ جسم میں اس کی بناوٹ کیونکر وجود میں آتی ہے
تاکہ ان چیزوں کا استعمال ترک کر دیا جائے۔

سنگِ حتماق

فارسی میں سنگِ آتش، عربی میں حجارِ ہندی میں پھیکہ، انگریزی میں
فلنٹ (FLINT) اور کیورسٹن بھی کہتے ہیں۔ سخت قسم کا پتھر ہے۔ یہ سنگریزوں
کی طرح دستیاب ہوتا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس پتھر پر لوہا مار کر آگ پیدا کرتے
تھے۔ اس کا رنگ بھورا، سیاہ، سرخ اور خاکی ہوتا ہے۔ وزن میں بھی بھاری
ہوتا ہے۔ مزہ اور ذائقہ پھیکا، طبیعت میں سرد اور خشک ہے۔ طبی طریقہ کار

گناہ کا سامنے آئے تو سوچو کہ اس کا گناہ بڑا ہے یا تمہارا کرم (حضرت علیؓ) میں اس کا سفوف کٹھنہ مال پر چھڑکنے سے زخم خشک کرتا ہے۔ اس کا ٹکڑا ایک کپڑے میں باندھ کر حاملہ عورت کی ران میں باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔ بعد ولادت فوراً اس پتھر کو ران سے کھول دینا چاہیئے۔ ورنہ خاص طوبت خارج ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ قدیم ترین پتھر ہے، اس کو لوگوں نے ۵ قبل مسیح دریافت کیا تھا۔ اس پتھر نے زمانہ قدیم کے لوگوں کی زندگی میں بہت ساتھ دیا ہے۔ برطانیہ کے ایک نئے عجائب گھر میں ڈھائی لاکھ سال قدیم چٹاق ہے جس سے زمانہ قدیم میں آگ حاصل کی جاتی تھی۔ قومی عجائب گھر پاکستان (کراچی) میں تقریباً پانچ ہزار سال قدیم چٹاق محفوظ ہے اس سے پتھر کے زمانہ میں آگ پیدا کی جاتی تھی چٹاق کھریا کی ٹہوں میں پایا جاتا ہے۔ عمدہ قسم کا چٹاق ڈنمارک میں دستیاب ہے۔

سونہ لکھی

فارسی میں تریشانی، حجرِ ثنائی، عربی میں حجر النور و سنسکرت میں سورن ماکشی کہتے ہیں۔ یہ معدنی پتھر ہے اور یہ دھات اور پتھر کا مجموعہ ہے۔ اس کا رنگ نیلا، بعض پر سنہری رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ طبی طریقہ کار میں درم پر لیپ کرنے سے اس کو تحلیل کرتا ہے۔ جسم میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ بچوں کے گلے میں لٹکانے سے خواب میں ڈرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھ کی نظر کو تیز کرتا ہے۔ طبی طریقے کار سے پھوٹے کا مواد صاف کر کے زخم بھرتا ہے۔ ہڑتال کے ساتھ اس کا مرہم بد گوشت میں مفید ہے۔

سرکہ کے ساتھ اس کا لیپ مرضِ برص میں اکسیر ہے غشی میں نافع ہے۔

جو خاموش رہا وہ سلامت رہا۔ (حدیث)

بالوں کو سرخ، باریک اور گھونگروالے بنا دیتا ہے۔ اس پتھر سے لعل اور یاقوت کے نگینوں پر جلادی جلائے تو چمک اور آب تیز ہو جاتی ہے۔ یہ پتھر چین میں پایا جاتا ہے۔

سنگ لکھا غیبطوس

یہ پتھر سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ اس میں کھرے کی خوشبو آتی ہے خشک قسم کا پتھر ہے۔ مگر کمر لین کو گلے میں مثل لاکٹ پہنانے سے مرض دفع کرتا ہے، اور دورے نہیں پڑتے جہاں یہ پتھر ہوتا ہے وہاں خطرناک چھوٹے کیڑے مکوڑے نہیں آتے۔ طبی طریقہ کار میں زخموں کو اچھا کرتا ہے۔

سنگ مارہر یا مہرہ مار

اس کو حجر الحیاء اور فادیم بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سبز و سیاہی مائل اور بعض سانپ کے سر کے پچھلے حصہ کی طرف سے دستا پ ہوتا ہے۔ یہ نرم رہتا ہے لیکن ہولنگے ہی خشک اور سخت ہو جاتا ہے اس پتھر کی ایک اور قسم ہے۔ یہ زبرد کی کان سے نکلتا ہے۔ یہ پتھر شل ریڑھ کی ہڈی کے ہوتا ہے اس میں قدرت نے یہ خاص صفت دی ہے کہ سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر اس پتھر کو پانی یا دودھ میں گھس کر لگانے سے یہ چمک جاتا ہے، اور سائے زہر کو چوس لیتا ہے۔ لیکن جالینوس نے اس پتھر کے لئے لکھا ہے کہ اس میں ایک طرح کا زہر جوتا ہے۔ گلے میں بطریق لاکٹ ڈالنے سے دافع لسیان ہے۔

محمد شہزاد دہلوی

خوف الہی بقدر علم ہوتا ہے اور بے خوفی بقدر جہالت — (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

سنگِ عنبری

اس پتھر پر سیاہ، سفید اور زرد نقطے سے معلوم ہوتے ہیں مثل عنبر کے خوشبو آتی ہے۔ زمانہ قدیم میں اس پتھر کو تراش کر خوبصورت برتن بنائے جاتے تھے۔ یہ انتہائی خوشبودار ہوتے تھے۔ اس کے برتن میں کھانے سے سوداوی مرنے نہیں ہوتا۔ زمانہ شاہی کے بادشاہ اس پتھر پر خاص توجہ اور نظر رکھتے تھے۔ سفید سنگِ عنبری کے برتن شاہی دسترخوان کی زینت ہے ہیں۔ پستی رنگ کا یہ پتھر خوبصورت ہوتا ہے۔

سنگِ بھری

فارسی میں سنگِ بھرم، عربی میں حجر اللعل، توتیائی کمرانی اور سنسکرت میں کھریم کہتے ہیں، ذائقہ سرد و خشک، طبی طریقہ کار میں یہ زیادہ مقدار میں زہر کا اثر کرتا ہے۔ کم مقدار میں مفوی اعصاب، قابض، وافع تشنگی اور معدہ سے استفراغ کے ذریعے زہر نکالتا ہے، آنکھ کو درست رکھتا ہے۔ ناک، پیڑ و اور بوا سیر کے زخم بھرتا ہے۔ تپ لرزہ دفع کرتا ہے اس پتھر کو رُوح توتیا بھی کہتے ہیں۔ ایران میں سیسہ کی کان سے اور بصرہ میں زیادہ دستیاب ہوتا ہے۔

سنگِ راسخ

یہ پتھر نانہ کی کان سے نکلتا ہے۔ زہر ہے طبی طریقہ کار میں خضاب کا جزو ہے نسخہ خضاب :- ماز و چار حصہ۔ سنگِ راسخ دو حصے، پھٹکری نصف حصہ،

حلال اور حرام ایک جگہ جمع ہو جائیں تو حرام غالب آجاتا ہے (حضرت عمر فاروقؓ)
نوٹ اور ایک حصہ۔

طریقہ ۱۔ اس پتھر کی ریت آگ میں گرم کر کے اس میں مازد بھونیں مگر سیاہ نہ
ہونے پائے۔ بقیہ جملہ ادویات کو پیس کر باریک کر لیں، پھر لوہے کے برتن میں ڈال
کر لوہے کے دستے سے رگڑیں تاکہ سب باریک اور یک جا ہو جائیں۔
بالوں کو پہلے آملہ کے جوشاندہ سے دھوئیں۔ پھر خضاب لگائیں۔ دو گھڑی
بعد خضاب دھو کر روغن چنبیلی لگائیں۔ بال بالکل سیاہ ہوں گے۔ نہایت عمدہ
خضاب نسخہ ہے۔ زمانہ قدیم کی فلمی کتاب سے نقل کیا گیا ہے۔

سنگ ارمیون

یہ عجیب لچسپ پانچ گوشہ پتھر ہے۔ اس کا رنگ سفید اور کبودی مائل آسانی
ہوتا ہے اگر اس کے سینکڑوں ٹکڑے بھی کر دیے جائیں تو اس کا ہر ٹکڑا محسن ہوتا ہے۔
یہ پتھر خود بھی محسن ہوتا ہے اس پتھر کی انگوٹھی استعمال کرنے سے عزت و وقار بلند
ہوتا ہے اور حکام کی نگاہوں میں عزیز رہتا ہے۔ ایک دوسری قسم اس پتھر کی سبز
نقطہ دار ہوتی ہے اس کو کسی عورت کے نام پر گھس کر شل سرمہ آنکھ میں لگا کر اس
کے سامنے جانے سے محبت بڑھتی ہے، اور اس کا سرمہ آنکھ کی روشنی تیز کرتا
ہے۔ یہ روم کے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔

سنگ طائر التوم

نہایت سخت قسم کا پتھر ہے اس کا رنگ سفید کچھ سیاہی مائل اور
مثل طحال کے رنگ کا چمکدار ہوتا ہے۔ بھارتی سے بھارتی ضرب اور چوٹ

دو چیزوں کو انتہائی نہیں پہنچایا جاسکتا، ایک علم دوسرے عقل — (حضرت علیؓ)

سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ سورج کی روشنی میں دیکھا جائے تو دھواں سا نکلنا معلوم ہوتا ہے، اور شب میں دیکھنے سے روشنی کی کرنیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس پتھر کی انگوٹھی استعمال کرنے یا یہ پتھر پاس رکھنے سے نرسند کا علبہ نہیں ہوتا۔ اس پتھر کو انکلی یا جسم سے علیحدہ کرنے پر بھی چند روز تک اس کا اثر رہتا ہے۔ طبی طریقہ کار سے اس پتھر کو نگھس کر جذامی کی ناک میں آمٹھ جو کے برابر اس کے قطرات ٹپکانے سے مرض دفع ہوتا ہے زمانہ قدیم میں صوفی اور درویشوں کے زیب تن رہا ہے۔

سنگ سلیس

یہ پتھر بہت ہلکا ہوتا ہے۔ اس میں پھلنی کی طرح بہت باریک سوراخ ہوتے ہیں اس پتھر کو پاس رکھنے یا اس کی انگوٹھی استعمال کرنے سے دشمن اور مخالف زیرِ ہمتے ہیں۔

سنگ مراد

یونانی زبان میں اس پتھر کو سرو طالیس کہتے ہیں۔ یہ سُرنگ رنگ کا ہوتا ہے۔ حکماءِ سابقین کی تحقیق کے مطابق جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو یہ پتھر فضا میں زمین سے کچھ اوپر اچھلتا ہے زمانہ قدیم میں لوگ اس کو اڑنے والا پتھر کہا کرتے تھے ارسطو کا اس پتھر سے متعلق کہنا ہے کہ اس سے شیاطین کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے روش اور جادوگر اس کو خاص طور پر اپنے پاس رکھتے تھے لیکن کیا اب بے ہندوستان کے دکنی پہاڑی حصے دستیاب ہے۔

شیرتادری

جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا خدا پرستی حاصل نہ ہوگی۔ (حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح)

سنگِ سلیمانی

اس کو سنگِ سلیمان بھی کہتے ہیں۔ سنسکرت میں پالنگا انگریزی میں (AGATE) عربی میں حجرِ سلیمانی کہتے ہیں۔ یہ بہت قدیم پتھر ہے عقیق کی کان سے دستیاب ہوتا ہے اور از قسم دو رنگا عقیق ہے۔ سفید، سیاہ، سُرخ، پیلا، مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ اکثر اس میں دودھیا، بھوری، سیاہ، سفید اور مختلف رنگ کی ٹھاریاں بھی ہوتی ہیں یعنی عقیقِ سلیمانی مثل آنکھ اور چاند کی طرح ہوتے ہیں اس میں فوس قزاح کے رنگ بھی ملتے ہیں۔ قدیم کتب میں اس کو شوہام لکھا گیا ہے۔ سنگِ سلیمان پر رنگ چھاپا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں رطوبت جسدِ جذب کر لینے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ مزاج اور طبیعت اس کی گرم و خشک ہے۔ طبی طریقہ میں خشکی بہت کرتا ہے جسم میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ دافعِ لقوہ و یرقان اور امِ اصبغیان۔ چھوٹے کٹے میں ٹالنے سے خواب رطوبت جاری کرتا ہے۔

پاس لکھنے سے ہر غصہ پیدا کرتا ہے۔ اس سے اکثر خوفناک اور ڈراؤنے خواب بھی دکھائی دیتے ہیں طبی طریقہ کار میں آنکھیں لگانے سے موتیا بند جالے کو کاٹتا ہے۔ زخم پر چھڑکنے سے خراب گوشت کاٹتا ہے اور زخم بھرتا ہے۔ بالوں میں باندھنے سے دردِ زہ میں کمی ہو کر وضعِ حمل میں آسانی ہوتی ہے۔

اس کی انگوٹھی جس کا نیگینہ سیاہ و سفید ہو یا اس پتھر کو پاس لکھنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ محفل میں بزرگی اور حاکم وقت مہربان ہوتا ہے اس کا پہننا دافعِ یرقان ہے۔ اور حاکم وقت کو مسخر کرتا ہے۔

خود پرستی اور نفس پرستی، بت پرستی ہے (حضرت خواجہ مین الدین چشتیؒ)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے بوساطت اپنے آباؤ کے کرام ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت امیر علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ ایک روز رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ جزع یمانی کی انگوٹھی پہنے دولت سر سے باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے انگوٹھی مرحت فرما کر ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس انگوٹھی کو پہن کر نماز پڑھے اس کی نماز ستر نمازوں سے افضل ہے۔

یہ نگینہ تسبیح پڑھتا اور استغفار کرتا ہے۔ جس کا ثواب انگوٹھی پہننے والے کے حق میں دیا جاتا ہے۔ اس پتھر کی نسبت حضرت سلیمان علیہ السلام سے دیکھائی ہے۔ اس کا مالاً صوفی و درویش استعمال میں رکھتے ہیں۔

بعض کتب میں سیاہی و سفیدی مائل پتھر کی بہت تعریف لکھی ہے عرف عام میں لوگ کئی رنگ کا سلیمانہ بہتر سمجھتے ہیں۔ اس نگینے کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں ڈھائی سفید مکیریں اندرون نگینہ ظاہر ہوں وہ زود اثر ہوتا ہے لیکن کوئی حدیث یا تجزیہ اس قسم کا دستیاب نہیں ہوا۔

زمانہ شاہی میں سنگ سلیمانی کے پیرائے، تسبیح کے دانے اور چاقو کے دسے بھی بنتے تھے۔ اس پتھر کو گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ میرزا افضل حسین قزو باش خلف میرزا کا حین مرحوم العروف ثاقب لکھنوی (ربڑ کا داماد) کو شادی کے موقع پر سنگ سلیمانی کا ایک نادر و نایاب قلم (ہولڈر) دیا تھا۔ اس کی رب سونے کی پتھر سفید، گلابی اور زرد خوبصورت لہوار تختہ بوصوف کا انتقال مورخہ ۱۲۷۷ جولائی ۱۹۵۷ء بمقام دستگیر سوسائٹی ہوا۔ جنت البقیع کراچی میں سپرد خاک کئے گئے۔

اسی قسم کا عقیق سلیمانی کا دوسرا ہولڈر راقم الحروف کے پاس محفوظ

گناہ بہت بڑا تھا نقصان نہیں پہنچاتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل اور بے عزت کرنا (حضرت خواجہ امین الدین چشتیؒ)
 تھا۔ یہ نادر قلم لکھتوں سے براستہ بمبئی کراچی آتے ہوئے سفر میں کہیں ضائع ہو گیا
 قومی عجائب گھر پاکستان (کراچی) میں سلیمانی عقیق کا ایک بار محفوظ ہے۔ یہ
 ٹیکسلا سے دستیاب ہوا ہے۔ دو ہزار سال قدیم ہے۔ دوسرا بار جس میں نسبتاً
 لمبے دلنے ہیں۔ موجودہ سندھ سے ملا۔ عقیق سلیمانی کا ہمارے تقریباً پانچ ہزار
 سال پرانا ہے۔ بھارت، مصر، عرب اور روس میں پایا جاتا ہے۔ اکثر دریاؤں
 کی تہوں سے بھی دستیاب ہے۔

سنگ سریوں

اس کا رنگ زرد، سرخ، سبز اور سیاہ ہوتا ہے جس پتھر میں یہ چاروں
 رنگ اکٹھا ہوں وہ عمدہ مانا گیا ہے۔ سونا، چاندی اور تانے کے کانوں سے دستیاب
 ہوتا ہے۔ معدنیات کے بنیادوں سے یہ پتھر وجود میں آتا ہے۔ طبعی طریقہ کار سے اس پتھر
 سات جگہ کے برابر وزن میں گھسی کر دو رنگ والا سرخ کے پتھر کے پانی میں گھول کر
 کچ شدہ ہڈی کی جگہ مالش کرنے سے ہڈی صبح ہو جاتی ہے۔ اسی پتھر کو سات جگہ
 کے برابر پیس کر پادہ کے کشتہ میں ملا کر تانبہ پر ڈالنے سے تانبہ سفید مثل چاندی کے
 ہو جاتا ہے۔

سنگ ستارہ

اس کو سنسکرت میں سورنا مکھی انگریزی میں چیری سوپراس
 (CHRYSOPRASE) اور مختلف زبانوں میں سورنا مکھی، کرسیوپر، ہرن شین
 کہتے ہیں۔

تسلیم اور دعویٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ (حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)
 یہ بھولے اور براؤن رنگ کا خوشنما اور ریتی چمکدار پتھر ہے۔ اس میں بہت
 چھوٹے چھوٹے ذرات ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ اس کا سنہرا رنگ معرفت
 الہی پیدا کرتا ہے۔ اس کے افعال و خواص لہسنیہ سے ملتے جلتے ہیں۔ سنگ ستارہ
 کو گھسنے سے اس میں برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ زمانہ قدیم میں چاندی اور سونے
 کی ڈبیوں کے خوبصورت ڈھکنے تیار ہونے لگے۔ یہ پتھر جاپان میں عمدہ
 پایا جاتا ہے۔

سنگِ سیاہ

عربی میں حجر الحبش کہتے ہیں یہ سیاہ، بھورا اور قدرے زردی آبل بھی ہوتا
 ہے۔ بچوں کے گلے میں بطور لاکٹ استعمال کرانے سے بچہ نظر بد سے محفوظ رہتا
 ہے۔ طبی طریقہ کار میں آنکھ کے ورم اور دھوچشم میں نافع ہے۔

سنگِ کُرند

فلسی میں سنبادہ، مختلف زبانوں میں کارنڈم، کورنڈ اور عربی میں
 نیاوج، سنکرت میں کروی کہتے ہیں۔ سیاہ و سفید رنگ کا نرم پتھر ہے۔
 سرخ رنگ کا بہت کم ملتا ہے۔ مزہ پھیکا، سرد و خشک، طبی طریقہ کار میں اس
 کا لیپ ورم دور کرتا ہے۔ اس کا مہجن دانت صاف کرتا ہے۔ مسوڑھے مضبوط
 کرتا ہے۔ ہمراہ سفیدی بیضہ مرغ جلے ہوئے پر لگانے سے اچھا کرتا ہے۔ ہرملہ
 موم دافع بواسیر ہے۔ اس کی راکھ خون بند کرتی ہے۔ لیکن اس کو کھانا سخت
 نقصان دہ ہے نہ رہے، اعصاب کے لئے نقصان دہ ہے۔

لے عزیز و ادنیٰ سے اتنا مشغول مت ہو کہ حق سے بیگانہ ہو جاؤ (حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

سنگ مرمر

عربی میں حجر الابيض اور انگریزی میں ماربل (MARBLE) اور کیمیائی نام کیلشیم کاربونیٹ ہے۔ غالباً اسی کو حجر النبی کہتے ہیں مزہ چھیکا، مزاج گرم و خشک ہے طبی طریقہ کار میں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اور پیشاب کھل کر لاتا ہے۔ دافع بیضہ ہے۔ یہ پتھر رستم کے عم کو ذبح کرتا ہے۔ مارگزیدہ کے مقام پر رکھنے سے زہر چوکس بنتا ہے اس کا مخن دانہ تول کے جلا امراض میں مفید ہے۔ زعفران اور کشنیز سبز (دھینے کے سبز پتے) کے پانی کے ساتھ ملا کر گرم لیپ کرنے سے ورم تحلیل کرتا ہے۔ ہمراہ گلاب و دافع طاعون ہے سنگ مرمر کا ایک ٹکڑا جس پر کسی کے انتقال کی تاریخ تحریر ہو عشق و محبت ختم کرنے کی نیت سے اس پتھر کو دھو کر اس کا پانی بہ نیت جدائی عاشق کو پلائیں نہایت جلد اثر ہوتا ہے یہ عمل چاند کی مخصوص تارخیوں میں زود اثر ہوتا ہے۔ یہ پتھر پانی میں مکھل حل نہیں ہوتا بلکہ مرطکیں، بوجنا، شیشہ اور سوڈا وغیرہ بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ آفتاب کی تیز کرنوں سے بھی گرم نہیں ہوتا۔ پہلے رنگین پتھر کیا ہوا تھا۔

اس کا استعمال زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے اس پتھر میں آرٹ کا کام خاص طور پر مصر کی قدیم مساجد میں نظر آئے گا۔ مصریوں نے سنگ مرمر پر رنگین پتھروں سے جو نقش و نگار کئے ہیں وہ نایاب زمانہ ہیں۔ مشرق دیوتا کا ایک عمدہ مجسمہ سنگ مرمر، سونا اور لمبھی دانت سے ۳۴ قبل مسیح اولمپیا کے میدان میں تعمیر کیا گیا۔ خانہ کعبہ کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔ ایک منبر مقام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قریب کھا ہے۔ یہ سنگ مرمر کے فنی آرٹ کا بہترین

ظالم سے بغاوت کرنا خدا کی اطاعت کے برابر ہے۔

نمونہ ہے۔ اس پتھر پر پانی اور کسی قسم کی ہوا کا اثر نہیں ہوتا۔ کراچی میں قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی قبر کے نقوید کے اطراف میں سنگ مرمر کی خوبصورت چالیاں نصب کی گئی ہیں۔

جناب صاحبین العرف علامہ شید تریابی کی قبر واقع امام بارگاہ سجادہیہ مارتنز ناظم آباد کراچی پر سفید سنگ مرمر کا ترشہ ہوا پھولدار بہ طرز رومال بنایا گیا ہے۔ یہ آرٹ کا بہترین نمونہ ہے۔ سنگ مرمر پر رنگ رنگا کراچی سے ڈھوڑا لیں تو بالکل شفاف و آبدار ہو جاتا ہے۔ یہ پتھر ضلع مردان، کوٹلہ اور راجستھان (بھارت) میں عمدہ دستیاب ہے۔

سنگِ موسیٰ

ایک قسم کا سیاہ پتھر ہے۔ سورج کی کرنوں کو جذب کر لیتا ہے۔ یہ زمانہ قدیم کی مشہور عمارتوں میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اثرات اور افعال و خواص کسی حد تک سنگ مرمر سے ملتے ہیں۔

بعض مقامات پر یہ پتھر فرش میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ یہ پتھر بھارت میں دستیاب ہے۔

سنگِ شجر

اس کو شجرِ عقیق بھی کہتے ہیں یہ بلوری چمک کا آبدار پتھر ہے اس پتھر پر درخت جھاڑیاں غروب آفتاب ماہتاب کے نطاسے، مختلف جنگلی جانوروں کی تصویریں، سین اور شکلیں فلکی ستاروں کی گردش ظاہر کرتی ہیں۔ یہ قدرتی عکس ہوتے ہیں دراصل

اپنے وجود کو اتنا غلیظ نہ کرو کہ تمہیں اپنے آپ سے کراہیت محسوس ہو۔
 یہ عقیق ہی ہے۔ آفتاب اور اس پتھر کے درمیان ایک وقت اور ساعت ایسی
 آتی ہے کہ آفتاب کی کرن کے ذریعہ میں چیز کا عکس اس پتھر پر پڑ رہا ہو اس
 کا فوٹو اس پتھر کے جگر تک میں اتر جاتا ہے۔ یہ پتھر بڑا خوبصورت اور دلچسپ ہوتا ہے۔
 اس کے افعال و خواص اور اثرات مثل عقیق یمنی کے ہیں۔ لیکن اختلاف
 رنگ کی وجہ سے اثرات جدا گانہ ہیں۔ اس پتھر میں قدرت نے یہ خاص صفت رکھی
 ہے کہ کسان کاشت کا کام کرتے وقت اپنے بازو پر باندھے تو پیداوار میں اضافہ
 ہوتا ہے۔

ایک نادر و نایاب شجری عقیق جناب جہانگیر مرزا صاحب مرحوم خلف جناب
 نادر مرزا صاحب (بشک نہ بخم بھیاں لکھنؤ) کے پاس تھا۔ موصوف کا انتقال مورخہ
 ۲۱ اگست ۱۹۵۲ء کو کراچی میں ہوا۔ (برادرِ بستی لا ولد تھے)۔ اس پتھر میں خوب
 آفتاب کا منظر اور پہاڑ کے دہن میں شیرنی اور اس کے بچوں کا پانی کے ساتھ
 عکس تھا۔ اس شجری عقیق میں چھ رنگ تھے۔ یہ قابل دید شجری بازو بند میں
 استعمال کیا جاتا تھا۔ اس پتھر کو خوشنائین، تمباکو، الپچی رکھنے کی خوبصورت چاندی
 کی ڈبیوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ ضلع باندہ بھارت کے دریاؤں میں دستیاب ہے۔

عقیق

فارسی میں عقیق، سنسکرت میں ہلیک، اور انگریزی میں کارنیل لے لین
 (CORNELIAN) اس کے اور مختلف نام اگیٹ، کورز، واگش ہیں۔ مسخ
 سفید، زرد، دودھیا، کبھی رنگ، مہو، رنگ کا چمکدار پتھر ہے۔ بہ نسبت عقیق
 یمنی کم ہوتی عقیق بہتوں شمار نہیں ہوتا۔ یہ گھبائی عقیق یمنی سے قریب گھبست

وہ قوم بیدار ہے جو اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرے

(بجارت) سے مختلف رنگوں اور سائز میں دستیاب ہے یہ بھی اچھے اثرات کا حامل ہے بشرطیکہ صاف اور بہتر ہو لیکن مزاج میں غصہ اور امور میں الجھنیں پیدا کرتا ہے عقیق مینی میں چار رنگ شامل کیجی (قبوی، جگوی) زرد، سفید اور مثل پختہ اینٹ کا افضلیت میں شمار کئے گئے ہیں۔ مزہ پھیکا، مزاج سرد و خشک ہے۔ اس پتھر میں سلیکا، لوہا اور کوارٹز کی آمیزش ہے۔ مفرح قلب و مقوی نظر ہے۔ گلے میں پہننے سے غم اور غصہ دور کرتا ہے۔ منہ سے خون آنا اور چوٹ سے خون جاری ہونے کو بند کرتا ہے۔ اس کا شمار مندہی پتھروں میں کیا جاتا ہے اس کو بزرگان دین نے زیادہ اپنایا۔ صوفیا کرام، درویش اور جوگی اپنے استعمال میں زیادہ رکھتے ہیں۔ یہ انتہائی قدیم پتھر ہے بارہ سو قبل مسیح سے استعمال میں آ رہا ہے سب سے اعلیٰ اور بہتر عقیق مینی ہے۔ یہ پتھر شعاعیں اخذ کر کے صاحب انگشتری کے جسم میں منتقل کرنا ہے اس کی ریز (عکس) جسم میں بہت جلد مرابت کرتی ہیں صحت و تندرستی کے لئے اچھے اثرات رکھتا ہے۔

اس کی انگوٹھی عصمت و شہادت کی طرف طبیعت کو راغب کرتی ہے یہ بھی وجہ ہے کہ زمانہ قدیم میں یہاں طرز کے حضرات اس پتھر کا مال استعمال کیا کرتے تھے۔ اس کے نگینے کی انگوٹھی مزاج میں چرہ چڑے پن کو دفع کرتی ہے دنیاوی امور کے لئے بڑا معاون نگینہ ہے کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ اپنے پر عدم اعتماد و غیر مستقل مزاجی اور حوصلہ شکنی جاتی رہتی ہے عقیق کو گلے میں بطریق لاکٹ استعمال کرنے سے انتلاح قلب اور دھڑکن دور ہوتی ہے۔

دافع خفقان ہے۔ کبھی کے رنگ والے عقیق کی انگوٹھی عورتوں کے زیادتی خون کو روکتی ہے عقیق پر کندہ الفاظ ہمیشہ اپنی اصل حالت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

عورت کا بہترین زیور اس کا شوہر پرست ہونا ہے۔

عقیق میں جہاں اور بہت سے اثرات ہیں۔ یہ خاص صفت ہے کہ دل سے کینہ و نفاق دور کرتا ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ سب سے اعلیٰ اور بہتر عقیق مبین ہے۔ اس کے پہننے سے مزاج میں سنجیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ پتھر شیاطین کے مکوفریب کو دور کرتا ہے۔ دشمنوں کو زیر کرتا ہے۔ عقیق بزدل کو دُور کر کے دُشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ سیاہ عقیق بچے کے گلے میں بطور لاکٹ ڈالنے سے بچہ نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔ یہی عقیق دردِ سر کے لئے مفید ہے۔ بعض عقیق میں ابرک کی طرح پڑھتے ہیں اور بڑے پتھر میں رگیں نمایاں نظر آتی ہیں۔

طبی طریقہ کار سے اس کا سترہ آنکھ کی بھارت کے لئے مفید ہے اور اس کا منجن پائیریا میں اکیس ہے۔ لیکن اس کو کھلنے سے معدہ میں مختلف قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو شخص کافور و مشک کے ساتھ قدے چنبیلی کے تیل میں عقیق کو گھسیں کر مٹھے پر لگا کر حاکم کے سامنے جائے۔ حاکم مہربان ہو۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن کو پانچ چیزیں پاس رکھنا چاہئیں (۱) انگشتی (۲) مسواک (۳) تسبیح (۴) سجادہ (۵) کسنگھی۔ عقیق کی تسبیح پھرانے اور ذکرِ خدا کرانے سے بعوض ہر دالنے کے جالیں حسنہ اس کے نامہ اعمال میں از جانب پروردگار عالم لکھے جاتے ہیں۔ ارشاد رسول ہے کہ "العقیق یعنی الفقر" یعنی عقیق پہننا فقری کو دور کرتا ہے برکت اور خوشی میں زندگی بسر ہوتی ہے۔ عقیق کے منکوں کا مالانہا کر پہننے کا رواج بہت قدیم ہے۔ اس سے غم اور غمہ دفع ہوتا ہے اور پروردگار عالم کی طرف عبادت کا رجحان برقرار رہتا ہے۔ یہ پتھر عبادت گزاروں میں ہمیشہ سے بہت مقبول رہا ہے۔ عقیق کی انگوٹھی حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے عہدِ حضرت خاتم الانبیاء

اجتی سیرت عشر بھر ساتھ دیتی ہے۔

مٹی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جاری رہی۔ اس کا پہننا باعثِ ثواب ہے۔ ارشاد رسولؐ ہے کہ (نوائد القرآن سن طبع ۱۹۰۳ء) کوئی قیمتی چیز چوری ہو جائے اور کسی شخص پر شک ہو تو انگوٹھی عقیق پر سورۃ زالزال پڑھے۔ ساتھ ہی اس شخص کا نام لے جس پر شبہ ہو۔ اگر اُس شخص نے چوری کی ہوگی تو انگوٹھی حرکت میں آجائے گی۔ (خلوص نیت شرط ہے)۔

انتہائی سرخ عقیق حضرت امام حسین علیہ السلام سے منسوب ہے یہی سرخ رنگ کا عقیق قبولیت دعا کا ہمارا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ بمقابلہ جو اس بات کے عقیق کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا چاہیے درجہ زیادہ شرف رکھتی ہے۔ یہ نیگینہ نفاق کو ختم کرتا ہے۔ حدیث میں عقیق زرد اور سفید کے افعال و خواص کی بہت تعریف ہے (حلیۃ المتقین در طبع ۱۳۲۸ھ)۔

عقیق کی پیدائش کے متعلق حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مہرِ عباوت مناجات کر رہے تھے۔ دفعتاً آپ کی نظر زمین پر پڑی۔ قادرِ مطلق نے حضرت کے روئے مبارک کے نور سے عقیق پیدا کیا اور اپنی ذات کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ جس ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہوگی۔ بشرطیکہ وہ دوستانہ ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہو، اس ہاتھ کو عذابِ آتش جہنم سے محفوظ رکھوں گا۔ یہ نیگینہ ہر بلا سے محفوظ رکھتا ہے۔

نوش اعمق حضرت میت کے دفن ہونے وقت مرنے کے منہ میں عقیق رکھ دیتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے عقیق کی انگوٹھی حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھ میں تھی۔ یہ عقیق سرخ رنگ کا تھا۔

کسی پر احسان کر کے جتنا اس کو مشر مندہ اور اپنے ظرف کو ظاہر کرنا ہے۔

ارشاد حضرت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ وآلہ وسلم ہے کہ میرے لئے بہشت سے حضرت جبریل علیہ السلام عقیق سُرخ لائے تھے۔ مجھے اس کو پہننے کے لئے کہا تھا اور میری اُمت کو بھی اس کے پہننے کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے چروں کی شکایت کی کہ مجھے راستہ میں ٹوٹ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنتا شر سے محفوظ رہے گا، اور فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی اندر وہ غم سے محفوظ رکھتی ہے۔ آمہ معصومین کا ارشاد گرامی ہے کہ عقیق سفر میں جین بلاؤں سے نگہبانی کرتا ہے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے خادم موسوم بہ صافی سے حالات سفر میں عقیق زد کی انگوٹھی پہننے کا حکم فرمایا تھا۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہن کر عبادت کرنا ثواب عظیم ہے۔

منقول ہے کہ سلیمان اعمش ایک روز منصور عباسی کے گھر بغرض خدمت حاضر تھے انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص کو تازیانہ مار کر مارا ہوا لایا گیا۔ انہوں نے پوچھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے دریافت کیا کہ اس کے ہاتھ میں انگوٹھی کس نگینہ کی تھی سلیمان اعمش نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ عقیق نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے سلیمان اعمش اگر عقیق کی انگوٹھی اس کے ہاتھ میں ہوتی تو یہ شخص ہرگز تازیانے نہ کھاتا۔

سلیمان کہتا ہے کہ میں نے حضرت سے عقیق کے مزید فوائد دریافت کئے تو اس حضرت نے فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی ہاتھ کٹنے سے بچاتی ہے اور قتل ہونے سے امان دیتی ہے۔ قبولیت دعا کے لئے بہترین نگینہ ہے۔ روزی اور زریں بھی یہ پتھر معاون ہے۔

خود غصی مت کرو جلد بنام ہو جساؤ گے۔

یہ نیکی نہ فقیر و درویشی سے بے خوف رکھتا ہے اس نیکی نہ کے متعلق ہی اقوال حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے ہیں۔

ارشاد حضرت علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام ہے کہ انگشتی عقیق غم و رنج کو دور کرتی ہے۔

عبدالرحمن بن قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص کو بسبب محبت اہل بیت علیہ السلام حاکم وقت نے کسی جرم میں طلب کیا، اتفاقاً اس کاگز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مکان کی طرف ہوا۔ حضرت نے کسی شخص کو حکم دیا کہ انگوٹھی عقیق کی اس کے پاس پہنچا دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اس کی تاثیر سے اُس شخص کو تکلیف و ضرر نہیں پہنچ سکا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد و گرامی ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہننے والا زندگی خوش بسر کرتا ہے اور پروردگار عالم اس شخص کو ثبات سے محفوظ رکھے گا۔ عقیق حفاظت و نگہبانی کرتا ہے۔

مولانا شیخ بہاؤ الدین محمد علی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ نیکی عقیق محراب اور جادو کو باطل کرتا ہے۔

حضرت جبریلؑ بجا حکم رب العالمین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے یہ عرض کیا کہ خداوند عالم بعد تحفہ درود و سلام فرماتا ہے کہ اے رسولؐ تم انگشتی عقیق دست راست میں پہنو اور اپنے پسیرم سے بھی یہی کہہ دو۔

حضرت علی علیہ السلام سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

خود کو کسی اچھے شغل میں مصروف رکھو

ایک پہاڑ ملک یمن میں ہے اس نے اقرار وحدانیت رب العزت میری حالت تمہاری اولاد کی امامت کا اعتراف کیا ہے۔ تمہارے دوستوں کو بہشت میں اور تمہارے دشمنوں کو جہنم میں داخل ہونے کا مقر ہوا ہے جس کی وجہ سے قدرت نے اس کے استعمال میں بہت سے فوائد رکھے ہیں۔

عقیق کے نگینے کی احادیث میں بکثرت فضیلتیں ہیں۔ یہ تمام نگینوں سے افضلیت رکھتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بشیر نے آپ سے استفسار کیا کہ کس نگینے کی انگوٹھی پہنوں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کس واسطے تم عقیق سُرُخ و سفید زرد سے غافل ہو۔

ایک روایت کے مطابق بہشت میں تین پہاڑ ہیں عقیق سُرُخ خانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہے عقیق زرد خانہ حضرت فاطمہ زہرا علیہ السلام سے اور عقیق سفید خانہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مشرف ہے۔ ایک مقام پر پھر ارشاد فرمایا کہ جو شخص دوست داران آل محمد انگوٹھی عقیق کی کسی بھی رنگ کی پہنے۔ سولہ ہفت روزہ شخص برائی نہ دیکھے گا۔ و اعزت روزی عافیت بلا ہوگی۔ ظالم بادشاہ اور مخالف حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا۔

جن چیزوں سے انسان ڈرتا اور خوف زدہ ہوتا ہے ان سے امان پائے گا ایک کتاب میں حضرت سلمان فارسیؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ انگوٹھی دست راست میں پہنے والا مقربان خدا میں داخل ہوتا ہے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا کہ مقربان کون ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جبریلؑ و میکائیلؑ آپ نے مجھے سُرُخ

کچھ لو اور کچھ دوسے کام چلتے ہیں خود غرض آدمی کی زندگی دباں جان ہوتی ہے (مولف کتاب)
پہننے کی زیادہ تعریف فرمائی ہے۔

آغا جعفر مشہدی نے رسالہ ”النصوص“ میں تحریر فرمایا کہ سرخ رنگ
کا عقیق اور رنگوں سے بہتر ہے۔ اس کے بعد زرد رنگ کا عقیق نقش کے لئے
مناسب ہے۔

ابوطاہر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
سے عرض کیا کہ مولا آپ سوائے عقیق کے اور نگینوں کو کیوں نہیں اختیار فرماتے۔
حضرت نے ارشاد فرمایا کہ عقیق کی فضیلت زیادہ ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے
فرمایا کہ سب پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے عرش پر بیٹھ فوراً لکھا دیکھا (انا للہ
لا الہ الا انا وحدی محمد صلی علیہ وسلم) ایدت باخی علی ولعترۃ مہ
تا آخر اس لئے بیچتے ہیں۔

جس زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام سے ترک ادنیٰ ہوا اور آپ وارد
زمین ہوئے۔ آپ نے بوسیلہ بیچتے پاک دعا کی۔ یہ برکت اس لئے متبرکہ فوراً قبول
ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے تبرکاً بعد اس اسم احدیث اس لئے مبارک موصوفہ
عقیق پر کندہ کرا کے انگوٹھی دہنے لگے۔ اس میں پانی اسی وقت سے یہ سنت حضرت
کے فرزندان صالحین میں جاری ہوئی ہے۔

ایک اور واقعہ کتاب میں نظر سے گزرا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
بہ ہمارے چند اشخاص تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک غیر آباد مقام پر کسی شخص کی لاش
ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے پڑی تھی۔ حضرت نے وہاں قیام فرمایا اور ایک شخص کو
یہ دیکھنے کے لئے حکم دیا کہ اس میت کے ہاتھ میں انگوٹھی ہے یا نہیں؟ معلوم ہوا
کہ عقیق کی انگوٹھی دہنے لگے۔ ہاتھ میں ہے۔ یہاں سے اس نگینہ سے دریافت فرمایا

رحم کر دے گئے تم بھی ظالم کے ظلم سے محفوظ رہو گے (تولع کتاب)

کہ تو نے اس شخص کی حفاظت کیوں نہ کی؟

نگینہ نے تعمیل حکم امام وقت سے عرض کیا کہ مولا یہ شخص جس تھلہ قوتوں نے اس کو ہلاک کیا۔ لیکن میں نے اس کا دست راست اور بالائی حصہ جسم ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے سے محفوظ رکھا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو وہ صبح جاگتے ہی کسی چیز پر نظر کرنے سے پہلے انگوٹھی کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف پھیر کر اس کو دیکھے اور سورۃ اِنْفَالُ نَزَّاتُہ پڑھے تو بدور و کار عالم اس شخص کو تمام دن آفات اور بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔ اس نگینہ کی انگوٹھی برکت و خوش مزاجی برٹھاتی ہے، خلوص پیدا کرتی ہے۔ اور عام طور پر یہ پتھر ہر انسان کے لئے اچھا سمجھا جاتا ہے۔ فلاطون نے لکھا ہے کہ سفید عقیق حافظہ برٹھاتا ہے زرد عقیق حاجت روا، اور سرخ نگینہ سے دُشمنوں کی نگاہ میں عزیز رہتا ہے۔

عقیق کو رنگ دینے میں اصلی شہد کو خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بے رنگ عقیق کو پہلے روغن میں جوش دے کر پھر گندھا کے تیزاب میں جوش دیتے ہیں اور اندرونی و بیرونی حصوں کو رنگ دیتے ہیں۔ روغن اس پتھر کے سوراخوں میں جمع ہو کر جذب ہو جاتا ہے، اور گہرا سرخ رنگ اس پتھر کا نیکل آتا ہے۔ (یہ طریقہ قلمی نادر کتاب سے نقل کیا ہے۔ رنگ دینے کے لئے فن سے واقف ہونا ضروری ہے)۔ یورپ کے ڈاکٹر اسمتھ جن کی زندگی قیمتی پتھروں کے ریسرچ میں صرف ہوئی۔

عقیق کے متعلق اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ جس پہاڑ پر کئی سو سال متواتر سورج اور چاند کی کرن پڑتی ہے اُس چٹان کے اندر ایک قسم کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے

ترقی رزق اور دفع بلا کے لئے خیرات سب سے بہتر عمل ہے (مولف کتاب)
یہ مختلف سیاروں سے تاثر حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہی مادہ عقیق کی شکل اختیار
کر لیتا ہے اس پتھر کی شعاعیں جسم انسانی میں انجکشن کا کام دیتی ہیں جس سے
قلب انسانی کے مسامات کھلتے ہیں جس کی وجہ سے آکسیجن گیس جو حیات
انسانی کے لئے بہت ضروری ہے قلب انسان کو فرحت اور طاقت دیتی ہے
جس کی وجہ سے چہرہ پر سرخوئیاں ہو جاتی ہے اس خوش مزاجی اور خوش حالی
سے محنت و کام میں رغبت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان ترقی کرتا ہے۔
عقیق پر لکھنے کا طریقہ سہی اور برگ عرعر دونوں کو باریک کھل کر کے
سرکہ میں ملا دیں۔ اس سے عقیق پر جو چاہیں لکھ خشک کر لیں بعد میں آگ پر تھوڑا
گرم کریں۔ پھر عقیق کو سرد کر کے دوا اس پر سے صاف کر دیں جو بھی تحریر ہو گا مٹا
ظاہر ہو گا۔ مصنوعی عقیق جرم سے آلودہ شیشہ کا عقیق بھی تیار کر لیا گیا ہے۔
(کراچی) فیفی آرٹ گیلری میں عقیق سڑک کا ایک چھوٹا اور نایاب کبوتر محفوظ ہے۔
قومی عجائب گھر پاکستان (کراچی) میں عقیق کا ایک ہار محفوظ ہے۔ یہ ہڑپا کی
قدیم یادگار ہے تقریباً پانچ ہزار سال قدیم ہے۔
اچھا عقیق ین، افغانستان، عرب، برازیل اور دریائے روم کے کنارے سے دستیاب
ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ کھمباتی عقیق بھارت میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی ملنے
کا امکان ہے۔

قاط

فارسی لفظ ہے۔ اس پتھر کا رنگ زرد، سفید اور سبزی مائل ہوتا ہے۔
مزه پھیکا، مزاج گرم و خشک ہے۔ طبی طریقہ کار سے ہر قسم کا زہر دفع کرتا ہے۔
سرد پانی میں گھس کر پلانے سے زہر حشرات الارض دفع کرتا ہے۔
ہر قسم کے درد میں بھی مفید ہے۔ یہ پتھر قانس اور ترکستان میں پایا جاتا ہے۔

جس مقام پر زنا جوا (حرام کاری) ہوتی ہے وہاں کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ (مؤلف کتاب)

فیروزہ

سنگت میں پیرج، فارسی میں فیروزہ اور انگریزی میں ٹرکوسس (TURQUOISE) اور ترکینا، کبھی کہتے ہیں روغنی چمک کا مشہور پتھر ہے۔ اس کا رنگ سبز اور سبزی مائل ہلکا و گہرا سفیدی مائل، آسانی رنگ کا ہوتا ہے بعض فیروزے نیلے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ قسم فیروزی رنگ کا ہے۔ اس کا مزہ بھکیا اور مزاج سرد و خشک ہے۔ یہ تین دھاتی اجزاء کا مرکب بتایا جاتا ہے جس میں المونیم، فولاد، تانبہ اور فاسفورس شامل ہے۔ یہ بڑا قدیمی پتھر ہے اور پہاڑ کی پرانی چٹانوں سے دستیاب ہوتا ہے۔ جواہرات میں دوسرے درجہ پر مانا گیا ہے۔ پختہ اور اچھے فیروزے کا رنگ مستقل قائم رہتا ہے۔ ایسے نیکنے کی چمک اور آب زیادہ ہوتی ہے بعض کارنگ خراب ہو جاتا ہے۔ اس کو کچا فیروزہ کہتے ہیں۔ یہ آگ میں نہیں بگھلتا، بلکہ مہجور ہو جاتا ہے۔ اچھے فیروزے پر تیزاب کا اثر نہیں ہوتا۔ لیکن رنگ متاثر ہو جاتا ہے۔ یہ پتھر بہت کم نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ فیروزہ مفرح، مقوی نظر و معدہ ہے۔ و مانع کو تقویت دیتا ہے امراض دل، مثلاً حقائق، اختلاج وغیرہ میں فائدہ مند ہے۔

طبی طریقہ میں دافع اسہال و سنگ گردہ، امراض چشم و امراض رحم میں مفید ہے۔ اس کا سرمہ مقوی بصر ہے۔ دل پر شل لاکٹ لٹکانے سے تقویت ہوتی ہے۔ بازو پر باندھنے سے ڈر اور خوف دور ہوتا ہے۔ دشمن کے مقابلے میں کامیاب کرتا ہے۔ شاہی زمانہ میں رومیا، شوقین فن سپاگری میں ماہر اور پہلوان بڑے فیروزہ کا بازو بند و جوشن استعمال کرتے تھے۔ گھوڑوں کے

پیدا کردار انسان بے غیرت ہو جاتا ہے — (نامشہ کتاب)

شوق رکھنے والے حضرات کے لئے اچھا پتھر ہے۔

پختہ اور اچھے فیروزہ میں یہ خاص صفت ہے کہ صاف اور اچھی ہو اور فضا میں اس کا رنگ اور صاف ہو جاتا ہے۔ مکدر و خراب ہوا میں رنگ کم رہتا ہے۔ مزاج میں محبت و ملتاری پیدا کرتا ہے۔ بقول ارسطو اس پتھر کے پہننے سے دل میں رحم اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ اچھے رنگ کا فیروزی فیروزہ عمدہ قسم کا کہلاتا ہے۔ ہر بیماری خاص طور پر مرن ذیابیطس (پیشاب میں شکر) کے لئے مفید ہے۔ یہ مقوی معدہ ہے۔

شیخ ابراہیم کفعمی علیہ الرحمۃ اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے کتب مصباح اور تذکرہ میں تحریر فرمایا ہے کہ فیروزہ کی انگوٹھی جس کے ہاتھ میں ہوگی۔ سانپ اور بچھو کے گزند سے محفوظ رہے گا۔

ارسطو کا قول ہے کہ فیروزہ ہمیشہ لوک غم پہنتے تھے اور اس کو زیب گلو کرتے تھے۔ اس کے استعمال سے انسان رحم دل اور خدا ترنس رہتا ہے۔ تحفہ عالم شاہی میں تحریر ہے کہ فیروزہ ہمراہ رکھنا قتل اور غرقابی دریا و بجل کے صدمے سے محفوظ رکھتا ہے۔ فیروزہ ساقیوں اور احباب میں عزیز رکھتا ہے۔ یہ پتھر چشم زخم (نظر بد) سے حفاظت کرتا ہے۔ اس نیگینہ کو صبح و شام دیکھنے والا خوشی میں زندگی بسر کرتا ہے۔ حضرت رسول خدا کا ارشاد ہے کہ پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جس ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہو وہ میرے آگے دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے تو میں اُسے ناکامیاب واپس نہیں کرتا۔

مولانا حسن طبری علیہ الرحمۃ نے کتاب ”مکارم الاخلاق“ میں روایت کی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دست مبارک میں فیروزہ کی انگوٹھی

آپ کے منیر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں (قائد اعظم محمد علی جناح)
 مٹی اس پر (اللہ اُمّ لک) کندہ تھا۔

اس انگوٹھی کے لئے حضرت امام محمد موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ نگینہ حضرت جبریل ختمی مرتبت کے لئے بہشت بریں سے لائے تھے اور یہی فیروزہ آل حضرت نے حضرت امیر المؤمنینؑ کو عطا فرمایا تھا، کتاب فرحت الغری میں تحریر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فیروزہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ مکروہات مومن و مومنہ کو دفع کرتا ہے اور میں اس مومن کو دوست رکھتا ہوں جو یا پرخ انگوٹھیاں ہاتھ میں پہنے۔ ارشاد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کہ:

جس بکے ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہوگی اس کی حاجت پوری ہوگی، اور عا مستجاب ہوگی۔ قلب عبادت کی طرف رجوع ہوگا، اور طبیعت میں نرمی و خلوص پیدا ہوگا۔ ماہِ شوال میں چاند دیکھ کر فیروزہ پر نظر کرنے سے مہینہ خیر و خوبی سے گزرتا ہے۔

کنز الحقائق میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فیروزہ مفلسی اور عتاجی دفع کرتا ہے۔

علی بن محمد ضمیری سے منقول ہے کہ میں نے جعفر بن محمود کی دختر سے عقد کیا اس کو میں بہت دوست رکھتا تھا۔ لیکن اس سے کوئی اولاد نہیں ہوتی تھی۔ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مطلب عرض کیا۔ آپ نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ انگوٹھی فیروزہ کی لے اُس پر یہ آیت (رَبِّ لَا تَذْنِبْنِي فَوْذًا وَآمنتَ خَيْرًا انوارِ مشین) کندہ کر لے اور پہن لے۔ ادوی کہتا ہے کہ میں نے حسب حکم امام عالی مقام عمل کیا اُسی سال پروردگار عالم نے فرزند عطا کیا۔ (مذکورہ آیت اس کے قول کے بغیر کندہ نہ کرائیں)۔

دُعائیں لو اور دعائیں دو وقت پر کام آئیں گی۔ (ناشر کتاب)

حضرت علی علیہ السلام منجملہ اور انگوٹھیوں کے فیروزہ کی انگوٹھی جس پر (اللہ الملیک الحق) کندہ تھا پہنتے اور بہت عزیز رکھتے تھے۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فیروزہ کی انگوٹھی جس پر (اللہ الملیک الحق) کندہ ہو اس کا پہننا اور اس پر نظر کرنا بہت ثواب اور حسنہ ہے۔

قاسم ابن علی روایت کرتے ہیں جس کو سید ابن طاووس نے نقل کیا ہے کہ صافی خادم حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں حضرت سے رخصت ہو کر بغرض زیارت امام رضاؑ چلا، آپ نے مجھ کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس سفر میں تمہارے پاس انگوٹھی فیروزہ ہونا ضروری ہے، ایک شیر تمہارے راستے کا صدرا ہو گا۔ اس شیر کو انگوٹھی فیروزہ دکھا دینا اور کہنا کہ میرے مولانے ارشاد فرمایا ہے کہ تو راستے سے دور ہو جا، شیر چلا جائے گا۔

فیروزہ جو تمہارے ہاتھ میں ہو اس پر ایک طرف (اللہ الملیک) اور دوسری طرف (الملک اللہ الواحد القہار) نقش کندہ کرالو۔ ایسا نیکیہ حیوانات درندہ سے بچاتا ہے۔ بوقت جنگ دشمن پر فتح بھی حاصل ہوتی ہے۔

صافی کہتا ہے بخدا سفر میں ایسا ہی واقعہ پیش آیا، جو آنحضرتؐ نے فرمایا تھا۔ جب زیارت سے فارغ ہو کر واپس آیا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سب واقعہ عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ ایک بات رہ گئی جو تم کو سفر میں پیش آئی اور جس کا تمہیں علم نہیں۔ تم شہر طوس (خراسان) میں ایک شب قریب دھو میرے جد بزرگوار سو رہے تھے۔ اسی وقت ایک گرہ جن زیارت مرقد منور کے لئے جا رہا تھا۔ تمہارے ہاتھ میں جو انگوٹھی تھی اُس پر ان کی نظر پڑی، انھوں نے نقش پڑھا اور اس انگوٹھی کو اتار کر لے گئے۔ اپنی قوم کے ایک بیار کو اس انگوٹھی کو دھو کر

کردار بنانے میں سب سے بڑا حسل ساج کا ہے (مولف کتاب)

پلایا، پھر انگوٹھی لاکر پہنا گئے۔ لیکن یہ انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنائی تھی، جب تم بیدار ہوئے تب تم کو بہت تعجب ہوا کہ یہ انگوٹھی دلہنے ہاتھ میں تھی، بائیں ہاتھ میں کیوں کر آگئی اور اپنے سر پر لے کر ایک یا قوت پایا اس کو تم اپنے ہمراہ لائے ہو۔ بازار میں لے جاؤ۔ یہ یا قوت باعوضن اسی اشرفی فروخت ہو جائے گا۔ یہ جڑوں کا دیر ہے، جو تمہارے لئے لائے تھے۔ صافی کہتا ہے کہ میں نے وہ یا قوت بازار میں دکھایا تو اسی اشرفی کو فروخت ہو گیا۔

فیروزہ دفع بلا اور حفاظت کے لئے اچھا پتھر ہے۔ یہ کسی آفت یا حادثہ سے قبل فوراً جمع جاتا ہے اپنے اوپر اثر لے کر انگوٹھی پہننے والے کو محفوظ رکھتا ہے۔ چٹھا ہوا نیکی نہ انگلی سے فوراً نکال دینا بہتر ہے۔ ورنہ نقصان اور نحوست پیدا کرتا ہے۔ وہ انگوٹھی جس کا نیکی نہ گر گیا ہو قطعی نہ پہننا چاہیے کیونکہ یہ مصیبت اور پریشانی کا سبب بنتی ہے۔ حضرت عبید اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فیروزہ سینہ کا شادہ اور دل کو قوی کرتا ہے۔

اس پتھر کو گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے! افغانستان میں اس کی بڑی قدر ہوتی ہے۔ مشہد میں اس کے تراشنے کے کارخانے ہیں۔

فیروزہ کارنگ صاف اور بہتر کرنے کا طریقہ :-

فیروزہ کو روغن بادام میں چھتیس گھنٹہ رکھنے سے اس کا رنگ تیز ہو جاتا ہے لیکن مستقل نہیں رہتا۔

حکماء سابقین نے اس کی مقدار خورد اک زیادہ سے زیادہ صرف ۱۲ رقی رکھی ہے۔ ایک نایاب اور نادر فیروزہ نادر شاہ کے بازو بند میں تھا۔ اس پر سنہری حروف میں آیات قرآنی کندہ تھیں۔ سلطنت ایران میں جواہرات کے

جو پیشہ اختیار کرو اس میں حنوم رکھو۔

عجائب گھر میں فیروزہ جڑے ہوئے شاہی حقے محفوظ ہیں۔ سب سے عمدہ فیروزہ نیشاپور، مشہد، کرمان (ایران) کا مانا گیا ہے اس کو جواہر ایرانی سے بھی منسوب کرتے ہیں۔ ایران میں دو ہزار سال قبل سے فیروزہ دستیاب ہے۔ وہاں فیروزہ کے نیگیند کی تیاری میں تقریباً دو سو کارِ بیکر روز مشغول رہتے ہیں۔ یہ پتھر نیپال، تبت، امریکہ اور افغانستان میں بھی پایا جاتا ہے۔

فرطاسیا

یہ پتھر شب کو آگ کے شعلہ کے مانند دور سے جھلکتا نظر آتا ہے اس کے قریب جنگلی جانور اور حیوانات جاتے گھبراتے ہیں اس کی بو جانوروں کے لئے زہر کا اثر رکھتی ہے۔ بڑے بڑے صحرا اور پہاڑ کے درمیان میں پایا جاتا ہے۔

فرسولس

اس پتھر کا رنگ بالکل سیاہ ہوتا ہے۔ آگ میں ڈالنے سے غائب ہو جاتا ہے۔ پارہ کے ساتھ آگ پر رکھنے سے پارہ کو منجمد کر دیتا ہے! درجاندی کو نرم کرتا ہے۔ یہ پتھر مشکل سے دستیاب ہوتا ہے زمانہ شاہی میں کیمیا سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس پتھر کے متلاشی تھے۔

اس کو گلے میں ڈالنے سے حافظہ تیز ہوتا ہے۔ اور قوتِ باہ بڑھاتا ہے۔ ایک نادر قلمی کتاب میں اس پتھر سے متعلق تحریر ہے کہ یہ سکندر بادشاہ کے خزانہ میں خاص طور پر محفوظ رکھا گیا تھا۔

طبی طریقہ میں اس پتھر کو گلے کے دودھ میں گھسن کر برص کے دافع پر

جو تپائی جھوٹ کے مشابہ ہو وہ اختیار نہ کرو (شیخ فہرذ الدین گنج شکر)
 لگانے سے سفید داغ کو بالکل دور کر دیتا ہے۔
 ارسطو نے بھی کئی جگہ اس پتھر کی تعریف لکھی ہے۔

کسوٹی

فارسی میں سنگ زماش، عربی میں حجر السمک اور انگریزی میں ٹچ اسٹون
 (TOUCH STONE) کہتے ہیں۔ مشہور کالا پتھر ہے۔ اس سے صراف سونا
 چاندی گھیس کر اس کے رنگ سے خالص اور ملاوٹ کی شناخت کرتے ہیں۔
 مزہ کڑوا، مزاج سرد و خشک اور زہر ہے۔ طبی طریقہ میں تلی اور دوسرے قسم
 کے درم کو تحلیل کرتا ہے۔ معدے کے کیرے مازنا ہے۔ طبی طریقہ کاریں اس
 پتھر کو باریک پیس کر مثل سُرمہ آنکھ میں لگانے سے نظر تیز ہوتی ہے۔ شہر
 پانی پت (بھارت) میں بوعلی شاہ قلندری کے مزار کے ستون اصلی کسوٹی
 کے ہیں۔ یہ ستون انتہائی خوبصورت اور بالکل سیاہ رنگ کے ہیں۔ اکثر صراف انہیں
 ستون پر ہی سونا پر کھدیتے ہیں۔

کرمانی

یہ پتھر جنگل میں کچار سے دستیاب ہوتا ہے۔ (جہاں شیر بر رہتا ہے)۔ اس
 کا رنگ بالکل سیاہ، طحال (تلی) کی مانند ہوتا ہے۔ یہ پتھر بڑی مشکل سے ہاتھ
 آتا ہے۔ طبی طریقہ میں اس کو باریک پیس کر قد سے پھٹکری ملا کر دودھ کے
 ساتھ چند قطرے ناک میں ٹپکانے سے مرغن جذام جاتا رہتا ہے۔ یہ پتھر اس
 مرغن کے لئے مفید ہے۔

گاؤرودھن

فارسی میں سنگِ گاؤ، عربی میں حجر البقرسنگت میں گنواروچن کہتے ہیں یہ پتھر اکشر گائے کے ماتھے اور پتہ کی پھیلی سے نکلتا ہے۔ رنگ زردی مائل اور سفید بھی ہوتا ہے۔ مزاج سرد و خشک، مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ طبی طریقہ میں گردہ و مثانہ کی پتھری کو نکال دیتا ہے۔ پیشاب زیادہ لاتا ہے۔ جسم فریہ کرتا ہے، اور بچوں کے دردِ پسلی میں فائدہ رساں ہے۔ بقدر ایک چاول بچوں کے لئے مفید ہے۔ یہ پتھر قوتِ باہ میں بھی اکسیر ہے۔

گومیدک

فارسی میں زرقون، انگریزی میں زرکون (ZIRCON) اور پرسی، رتن، جایانٹو اور زرگن بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخ، زرد، خاکی، بھورا اور سفید بھی ہوتا ہے۔ یہ چمکدار معدنی پتھر ہے۔ زمانہ قدیم کی نسبت آجکل ایسے زیورات میں کم استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس پتھر میں کچھ ایسے ذرے ہوتے ہیں جو اس کی چمک اور آب کو روکتے ہیں۔ سبب عمدہ نارنجی اور شربتی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس پتھر کی انگوٹھی پہننے سے سرعت و وقار اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ یہ پتھر بدروح کے اثرات کو زائل کرتا اور قوتِ باہ بھی بڑھاتا ہے۔ فالج زدہ مریض کے جسم میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ اس کی انگوٹھی سے نیند گھبری آتی ہے۔ طبی طریقہ میں اس کا کشتہ فالج کے مریض کے لئے مفید ہے۔ اس کی ایک ادنیٰ اور معمولی قسم شل کھربا کے ہوتی ہے۔

اسی بات چہرہ اور سیاہ داغ جب تک جلتے ہیں برہما فریض

نا جائزہ کمالی جملہ ضائع ہو جاتا ہے۔

امریکہ، ناروے سیلون اور پاکستان میں پایا جاتا ہے۔

لہسنیا

یہ ایک سخت قسم کا پتھر ہے۔ انگریزی میں کیٹس آئی (CAT'S EYE) چشم گرُبہ، عین الالہریہ، چانور، چی گان، دیدریا، کینوزن کہتے ہیں۔ یہ پتھر پتی کی آنکھ کے مانند بلوری چمک کا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کسی قسم کا بھی ہو لیکن ہر طبقہ میں ایک سفید دھاری مثل ڈولے کے ہوتی ہے۔ جوہری اس کو سوت کہتے ہیں۔ جو کہ آفتاب کی روشنی میں دیکھنے سے چمکیلی نظر آتی ہے۔ یہ دھاری ہمیشہ سفید ہی رنگ میں ہوتی ہے۔ اس پتھر کی یہ چمکیلی دھاری لہریں مارتی نظر آتی ہے۔ سفید لہسنیا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ اس پتھر کو عورت دودھ میں دھو کر پتے تو محل قرار نہیں پاتا۔ اس پر تیزاب کا اثر نہیں ہوتا۔ عورت کے بالوں میں یا نہ ہنسنے سے درونہ میں کمی کر کے بچوں کے گٹے میں دلہنے سے نظر بد، ٹونہ اور امراض بلغمی سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس کو پہننے سے خواب نہ نظر نہیں آتے۔ مالی نقصان سے محفوظ رکھنا ہے۔

خلف عالم شاہی میں اس پتھر کی سنگین پتھر ہے کہ دشمن کو زیر کرتا ہے اگر کوئی شخص میدان جنگ میں بھی ہو تو اس پتھر کو پہننے والا شخص دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔ یہاں تک کہ جنگ و جدل میں گھر جانے پر کشتوں میں لپٹا ہے تو مخالفین کو یہ شخص خون آلود دکھائی دے گا۔

یہ پتھر آفت اور مصیبت سے بچاتا ہے۔ اسرائیلی باشندے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے اثرات کچھ نیل سے ملتے جلتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں اس پتھر پر کندہ نہیں کیا جاتا تھا۔ لہسنیا میں چادر پرست، کچھ بلغمی پتھر اور خراب دھاریاں غیب

باس انسان کی شخصیت کا پتہ دیتا ہے لیکن اُسے عزت کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیے
سمجھی جاتی ہیں۔

ایک نایاب اور نادر لہسٹیا بابو متھان سنگھ مرشد آباد (بنگال) کے پاس تھا۔
یہ بھارت، برازیل اور امریکہ میں پایا جاتا ہے۔

لاجورد

سفر کرتے میں راجدورت، انگریزی میں لاپس لازولی (LAPISLAZULI)
اور راول بھی کہتے ہیں۔ یہ پتھر گہرا نیلا زردی مائل اور آسانی رنگ کا ہوتا ہے
اس میں رنگیں نہیں ہوتیں۔ صرف نقطہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اس پر سفید اور سنہری داغ
ہوتے ہیں۔ یہ نرم قسم کا ہوتا ہے۔ ماہرین سائنس کا کہنا ہے کہ یہ پتھر تانبہ اور کوتلہ
کی گھیس سے بنتا ہے۔

سونے یا چاندی کے گیس کا عمدہ ہوتا ہے۔ مزہ پھیکا، مزاج گرم و خشک اور
دھلا ہوا سرد و خشک ہو جاتا ہے۔ طبی طریقہ میں داغ صفراء و سودا و مالیغولیاے۔
درد گردہ و وحشت اور سودا کی بیماریوں کو دفع کرتا ہے۔ اس کی انگوٹھی جسم کے متوں کو
کم کرتی ہے مفرح و مقوی دل ہے۔ درد چشم دفع کرتا ہے۔ اسے سطلونے ایک جگہ تحریر
کیا ہے کہ جس کے پاس یہ پتھر ہے گا چشم خلاق میں عزت پائے گا۔ غفل میں وقار
بلند کرتا ہے۔ دوسروں کی نگاہوں میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے بشرط اپنی نے اس کو
نیلم سے تشبیہ دی ہے۔

شیخ الرئیس نے بھی اس پتھر کو مالیغولیا کے لئے مفید لکھا ہے۔ یہ پتھر بے خوابی
کو دور کرتا ہے، دل کو تسکین دیتا ہے نیند نہ آنے کے مرض میں مفید ہے اسقاط
حمل سے محفوظ رکھتا ہے اس پتھر کے پہنے والے پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ اس کا

خیرات سمجھ کر مت دو، بلکہ حق تصور کرو۔

سرمد آنکھ کے لئے مفید اور پلکوں کے گرنے کو روکتا ہے۔ مرقن برص میں بھی مفید ہے۔ شورہ کے ساتھ اسے گرمی پہنچائی جاتے تو عمدہ رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس کے شمع دان، چاقو اور خوبصورت چھریوں کے دستے بناتے جاتے تھے۔ اس کے دانوں کو مالا اور زیورات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے عہد قدیم میں برص صید کی عمارتوں میں اس کو خوبصورت پھول اور پتوں میں تراش کر استعمال کیا گیا ہے۔ افغانستان میں عمدہ اور کثرت سے پایا جاتا ہے۔ پاکستان کے پہاڑی علاقوں میں بھی دستیاب ہے۔

لعل

مشہور چمک دار گرج پتھر از قسم جواہر ہے۔ یا قوت کی اعلیٰ اور بہترین قسم کا نام لعل ہے۔ یہ سخت اور ورینی ہوتا ہے۔ اس کے مختلف اقسام اور نام ہیں۔ رنگ کے لحاظ سے اس کو ارغوانی، رُمائی، بیازی، بُغتی، دوشابی، پیکانی، عقرلی اور قطبی وغیرہ کا نام دیتے ہیں۔ سفکرت میں مانگیہ اور آنکھ بڑی میں اسے روبی (ROBY) کہتے ہیں۔ مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ معتدل حرارت مائل، دافع بواسیر خونی ہے۔ اس کا سرمد روشنی بڑھاتا ہے۔ مقوی قلب ہے۔ دافع امراض حرارت و سوداوی ہے۔ اس کی انگوٹھی طبیعت کو خوش رکھتی ہے اور محبت پیدا کرتی ہے۔

یہ پتھر اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ اچھے ذرائع پیدا کرتا ہے۔ دافع غم و غصہ ہے۔ معرفت کا معلم ہے، اگر اس پتھر کا رنگ کم ہو جائے تو کچھ اہم تبدیلی کے امکانات ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اس کا نیگینہ پیلا رنگ اختیار کر لے تو لڑائی کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ جگر کی خرابی کو دور کرتا ہے اور

مُعصیت میں صبر کا مسیال کی کہنی ہے۔ (حضرت امام حسینؑ)

لعل کے متعلق ایک انگریز نے اپنی کتاب میں اس طرح بیان کیا ہے کہ اگر لعل کو کسی باغ کے چاروں کونوں سے چھو دیا جائے تو اس جگہ کی تمام فصل، بجلی، طوفان، آندھی اور کیڑوں سے ایک سال تک محفوظ رہے گی۔ مزید یہ کہ جواب پریشاں اور ختمام سے محفوظ رکھنا ہے غم اور فکر دور کرتا ہے۔

دماغ یہ کہ لعل، یا قوت، ہیرا وغیرہ قیمتی جواہرات کے متعلق سائنسی طریقہ پر کان کنی سے پتہ چلا کہ یہ سب پتھر ایک قسم کے جواہرات ہیں رنگوں کے لحاظ سے نام اور اثرات مختلف ہو گئے۔

زمانہ قدیم میں زیادہ تر پتھر جزائر شرق الہند سے آتے تھے۔ ۱۵۰۲ء میں "مارکوپولو" نے اپنی کتاب سیاحت کے بارے میں شائع کی، اس میں تحریر کیا کہ افغانستان میں لعل بعض مقامات پر کافی نظر آتے۔ اس کو بدخشاں بھی کہا جاتا ہے اس لئے بدخشاں کے علاقہ میں ایک کوہ شکنان نامی ایک پہاڑ ہے وہاں سے عمدہ دستیاب ہے۔ عہد قدیم میں اس جگہ پہلے درپے چند لڑکے کے شدید جھٹکے آئے جن کے صدمے سے یہ پہاڑ شوق ہو گیا اس جگہ سے بیضہ مرزغ کے برابر تک کچھ چھوٹے ٹکڑوں کے ساتھ یہ پتھر برآمد ہوا۔ وہاں کی عورتوں نے جب یہ نیگینے دیکھے تو اٹھالٹے اور خیال کیا کہ کیڑوں میں اس سے اچھا رنگ یا جاتیگا۔ انھیں دھویاؤں گھسنا کہ رنگ نکلے لیکن رنگ نہ نکلا۔ آخر چھوڑ دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد جوہریوں کی نظر پڑی اور وہ اٹھالٹے۔ نیگینہ ترشولے اور بادشاہوں کے ہاتھ فروخت کئے گئے۔ لعل کو دس کے شہزادے ایڈورڈ نے ۱۳۲۶ء کی جنگ میں خاص طور پر پہنا تھا افغانستان، یمن، نیو ساتھ ویلز اور برما میں اچھا دستیاب ہے۔

عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے (حضرت امام حسینؑ)

لَا قُطَّ النُّظَرُ

یہ سفید و خاکی قسم کا نرم پتھر ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ کٹے ہوئے ناخون کو اپنی طرف کھینچتا ہے، جو زمین پر گرے ہوئے ہوں، چن کر اٹھا لیتا ہے۔ راستوں نے اس پتھر کے لئے لکھا ہے کہ خون حیض اس پتھر پر ڈالنے سے یہ دیت کی طرح ذرہ ذرہ ہو جاتا ہے۔ اس پتھر کو پس کر میرے پر ڈالنے سے میرے کا رنگ خواب ہو جاتا ہے۔ طبی طریقہ میں انسان کے لئے نہر قاتل ہے۔

مَرْجَانُ مُرَخَّ

فارسی میں بستہ سنگرت میں پروال، انگریزی میں کورل (CORAL) عربی میں عقیق البحر، (سمندری عقیق) اور کوریلیم پر والہ، پگالم، سادھوچی اور تازا کہتے ہیں۔ اس کو مونگا بھی کہتے ہیں۔ عمدہ قسم کا گہرا سرخ ہوتا ہے۔ مزہ پھیکا، مزاج سرد و خشک ہے۔ یہ سرخ، گلابی، بھورا، ہلکا زرد، اور سفید ہوتا ہے مشہور چیز ہے۔ کلام پاک کے سورہ رحمن میں پروردگار عالم نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے آیت ۲۷ میں مرجان کا تذکرہ کر کے بتا دیا کہ یہ خاص نعمت ہے بعض جواہر پتھر میں جبکہ مرجان پانی میں نمود حاصل کرتا ہے۔ یہ سمندر کی تہیں پتھر سے چٹا ہوا شہد کے چھتے کی مانند سوراخ دار سرخ رنگ کی ٹکڑی ہے پتھر سے اگتا ہے۔ اس کی جڑ بھی ہوتی ہے۔ اس کی شاخوں میں پھل اور پتے نہیں ہوتے۔ جڑ اور شاخ دونوں کے افعال و خواص اور اثرات جُدا گناہ ہیں۔ مونگے کی جڑ کو طب میں زخ مرجان کہتے ہیں۔ یہ پتھر کے کیمیا گروں نے اس کو اپنے مقصد میں کافی استعمال کیا یہ پارہ کو مختلف اجزاء کے ساتھ منجمد کر دیتا ہے۔

عاقلاً وہ ہے جو اپنی عمر کو بغیر ضروری کاموں میں رائیگاں نہ کرے۔ (افلاطون)

طبی طریقہ میں مرض لقوہ و فالج کو دافع کرتا ہے۔ بدن کے ریشہ میں مفید ہے۔ مقوی معدہ و جگر ہے۔ امراضِ مثانہ میں فائدہ رساں ہے۔ تلی اور خونی دست میں اس کا لاکٹ مفید ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے جاو، ٹونہ، سحر، رونا و بچوں کی کھانسی، اور ڈراؤنے خواب سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی انگوٹھی تنگدستی کو دافع کرتی ہے۔ مرگی والے مریض کے لئے جب شمس و قمر میں اتحاد ہو اور زہرہ سے قربت نہ ہو اس وقت سونا و چاندی ہم وزن کی انگوٹھی پر مرجان لگوا کر استعمال کریں۔ مرضِ مرگی میں انتہائی مفید ہے۔ یہ انگوٹھی مرضِ گھٹیا کو بھی دافع کرتی ہے (صرف صاحبِ علم ہی سے یہ انگوٹھی تیار کرائی جائے)۔ اختلاجِ قلب و دل کی دھڑکن میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ بہتے ہوئے خون کی جگہ پر مرجان کا سفوف چھرنے سے خون کا بہنا رک جاتا ہے۔ حکیم پر باندھنے سے پیٹ کی تمام بیماریاں دافع ہوتی ہیں۔ فیسی آرٹیکلیری (کراچی) میں زمانہ قدیم کے مرجان سے مزیّن لباس محفوظ ہے۔ اس لباس میں عمدہ متم کے مرجان کی شاخوں سے خوبصورت درخت بنایا گیا ہے۔ پتھری کانٹوں کے دستے بھی بنائے جاتے تھے۔ عمدہ مرجان، بحر ہند، خلیج فارس، بحر روم اور افریقہ کے مقام مرثی جاپان اور کراچی سے قریب سمندر میں بھی بعض جگہ کہیں کہیں سے دستیاب ہوتا ہے۔

موتی

فارسی میں مروارید، عربی میں لولو، سنسکرت میں موکنکم، انگریزی میں پیرل (PEARL) اور مونکٹا پیرلاس، یا گرٹا، چونٹی، پالی، اشٹھی، زمانہ قدیم میں دُور یا بھی کہتے تھے۔ جو موتی انتہائی خوبصورت و صاف اور بغیر آمیزش

کوئی چیز اپنی اصلی حالت پر برقرار نہیں رہ سکتی۔

کاہو اس کو درخوشاب کہتے ہیں۔ اس کی عزت اور قدر زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔
یہ شخص اس کے دانوں سے لے کر کبوتر کے انڈے کے برابر تک ہوتا ہے۔ رنگ
میں سفید آبدار مثل دودھ عمدہ خیال کیا جاتا ہے اس کے علاوہ ہلکا گلابی، سیاہی
مائل، بھورا اور خاکی بھی ہوتے ہیں قیمتی اور گوہری چمکدار ہوتا ہے اس کی شکل گول
یا صراحی دار ہوتی ہے اس موتی سے مراد سچا موتی ہے۔ عمدہ موتی کو مقعد جگہ پر رکھنا
بہتر رہتا ہے۔ ہر چھ ماہ بعد ہوا دینا ضروری رہتا ہے۔ اصلی موتی میں دھنک
(توس و قرح) کی طرح ہلکے رنگ جھلکے معلوم ہوتے ہیں سرکہ و نوشت اور میں
گھل جاتا ہے۔ سچے موتی کو اصلی شراب کا ٹاٹ دیتی ہے لیکن اس کے لئے کئی
ہفتہ درکار ہوتے ہیں۔ مزہ اس کا پھیکا، مزان اس کا سرکہ و خشک ہے جس موتی
میں سفیدی دودھ کی طرح جھلکے اس کو ”شیر خام“ ”زرہی مائل کو“ ”تینی“
”سرخ مائل کو“ ”دروی“ ”درا سبزی مائل کو جس میں توس و قرح کی طرح چمک ہو
”تور صاجی“ اور بوم کی طرح ہلکا گرے رنگ میں ”شمی“ ”سیا ہی مائل
”طور بانی“ بالکل گول کو ”دور غلطان“ جس کے دونوں کونے یکساں ہوں ”بھنوی“
چوڑے موتی کو ”شلمی“ قدر لمبے موتی کو جو جڑے ہوئے ہوں ”مکر دار“ کہتے
ہیں اچھا موتی کافور اور مشک کی خوشبو اور آفتاب کی تیز کرنوں سے بھی
خراب ہو جاتا ہے۔

موتی سمندر سے سیدھے پیٹ میں پیدا ہو کر نکلتا ہے صرف ایک ہندری
کڑا ہے اس کا جسم نہایت سخت ہوتا ہے دونوں بازوؤں پر کچھوے کی طرح
سخت ہڈی کی ایک سہج ہوتی ہے جس کے ذریعہ یہ پانی کے جانوروں سے محفوظ
رہتا ہے۔ یہ جانور پانچ سال میں جوان ہو جاتا ہے اور بارش کے دوران یہ پانی

ایک دلیر آدمی اپنی بات چیت میں بہت صاف ہوتا ہے (ارسطو)

سے اوپر آ جاتا ہے۔ سیدپ میں تین پردے ہوتے ہیں۔ پہلا پردہ سیاہی مائل سبز رنگ کا یہ پوست کہلاتا ہے۔ دوسرے پردے میں سیکڑوں خلعے ہوتے ہیں یہ چوٹے سے بھرے ہوتے ہیں انہیں خانوں کے قریب رنگ پیدا کرنے کے قدرتی ملائے رہتے ہیں۔ یہ پوست در پوست ہوتے ہیں۔ اسی پردے میں موتی تیار ہوتا ہے جس قدر بڑا قطرہ پانی کا صدف کے منہ میں جاتا ہے اتنا ہی بڑا موتی بنتا ہے اگر اتفاقاً یہ طور پر صدف کے اندر قطرے کے ساتھ کوئی لکڑی کا باریک تنکا، ریت یا نمکسا کنکر چلا جائے تو یہ کیڑا اس کو نکال نہیں سکتا بلکہ اُسی کے گرد دھڑ لگانا شروع کر دیتا ہے۔

موتی کی تیاری کے وقت یہ چیز اُسی میں رہ جاتی ہے۔ بخارات صدف کے مزاج کے لحاظ سے بہتر ہوتے ہیں تو موتی عمدہ تیار ہوتا ہے۔ صدف جب پانی کی تہہ میں بیٹھا ہے اور وقت زیادہ گزر جائے تو اس میں شل گھاس کے جڑیں پیدا ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے موتی خراب اور عجیب دار ہو جاتا ہے جس طرح درخت سے وقت پر پھیل علیحدہ نہ کر لیا جائے تو پھل سرخڑا ہو جاتا ہے۔ ماہرین کو پتہ چل جاتا ہے کہ موتی مشکم صدف میں مکمل ہو گیا تب ہی غوطہ خور نکالتے ہیں۔

واضح ہے کہ آفتاب جس زمانہ میں برج حمل میں رہتا ہے اس زمانہ کی بارش کو آب نسیاں کہتے ہیں۔ یہ کیڑا آب نسیاں کا قطرہ لے کر پانی کی تہہ میں چلا جاتا ہے اس بارش کے پانی کا موتی عمدہ رہتا ہے جس طرح بچہ شکم مادر میں پرورش پاتا ہے بالکل اسی طرح صدف میں موتی بنتا ہے۔ موتی میں رنگ دریاؤں اور سمندر کے کیمیاوی خواص سے بنتے ہیں اس میں کاربونیٹ آف کیم

ایک سچا دوست ایک روح ہوتا ہے دو قلاب میں — (ارسطو)

شامل رہتا ہے۔ اچھی صدف صبح سویرے برآمد ہو کر شمال کی طرف اپنے دہن کو کھولتی ہے تاکہ نسیم بحری کے سبب اس کا موتی صاف اور چمکی رہے۔ نقلی موتی اصلی موتی کی طرح بھاری اور وزنی نہیں ہوتا۔ سیاہ رنگ کا موتی جوہریوں میں کا کا باہمی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ہلکا سیاہ اور سُرخ مائل بھی ہوتا ہے۔ نظر بد اور دفع مرض بطور لاکٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ اصلی موتی کا رنگ 'بدلو' اور خراب پسینہ، چربی اور دھوئیں سے خراب ہو جاتا ہے۔ ارسطو کا کہنا ہے کہ اس کے استعمال کرنے والے کی شادی کامیاب ہوتی ہے اور زندگی خوشگوار بسر ہوتی ہے۔ موتی

مزاج میں پارسائی پیدا کرتا ہے۔ مقوی روح ہے۔ اس کا اثر تمام جسم میں سرایت کر کے صبر و استقلال پیدا کرتا ہے۔ جسم کو قوت دیتا ہے۔ مفرح ہے۔ وہم و خفقان کو دفع کرتا ہے۔ خونی و ست، صفراء و نافع اسہال ہے۔ منہ سے خون آنے کو بند کرتا ہے۔ دافع امراض جگر و بولہ سیر اور دل و گردہ ہے۔ سُرخ موتی صرف آنکھ کے لئے بہترین رہتا ہے۔ اس کا سُرخہ آنکھ کی سفیدی اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔ زمانہ شاہی میں اس کا جو ناپاکی میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کا کشتہ مقوی قلب مقوی دل و دماغ ہے۔ کشتہ کو قدرے معمولی طور پر شربت بنا کر پیا جائے تو آنکھ سے پانی بہنے کو بند کرتا ہے۔ موتی کو ریزہ ریزہ کر کے چالیس روز تک شیر خوار بچے کو کھلانے سے بچہ خسرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ عرق گلاب میں اس کا سفوف حل کر کے چہرہ پر ملنے سے چہرہ روشن رہتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مرجان کے ساتھ موتی کو اپنی خاص نعمتوں میں شمار کیا ہے۔ موتی جنت کی نعمت ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ غم حسینؑ میں آنکھ سے گرنے والے آنسو قیامت کے دن پروردگار عالم توہوں میں تبدیل کر دے گا۔

اطاعت سے حکومت کرنا سیکھو۔ (افلاطون)

امام بخاریؒ باب نزوح النبیؐ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ رسول خداؐ کے پاس تشریف فرما تھے کہ حضرت خدیجہؓ تشریف لائیں تو حضرت جبریلؑ نے فرمایا کہ ان کو حبت میں ایسے گھر کی بشارت سنا دیجئے جو موتی کا ہو گا۔

اہل ہندو کی پرانی کتب میں بھی موتی کا بہت ذکر ہے۔ عہد قدیم میں دیوتاؤں پر موتی چڑھانا بہت ثواب خیال کیا جاتا تھا۔ مصر میں بھی اس کا استعمال بہت ہوا اب سے قریب ایک صدی قبل صوبہ بنگال میں غیر شادی شدہ لڑکیوں کو عفت کا باعث خیال کرتے ہوئے استعمال کرایا جاتا تھا اور موتی کو پاک روح تصور کیا جاتا تھا۔ ہندو کتب میں لکھا ہے کہ ستیا جی کی شادی کے موقع پر کان اور ناک میں اعلیٰ قسم کے موتیوں سے جڑے ہوئے زیور استعمال کرائے گئے تھے۔ قدیم دور میں موتیوں کی بڑی تجارت ہو کرتی تھی یہاں تک کہ تادان اور خراج کے طور پر بھی موتی وصول کئے جاتے تھے زیورات میں استعمال کرنا خواتین کے لئے مبارک سمجھا جاتا تھا۔ سچا موتی پاک خیالات اور رسمہ کو ذبح کرتا ہے۔

اسقاطِ حمل کے لئے ایک دانہ موتی ڈوری میں باندھ کر حاملہ کی کمر میں باندھا جاتے تو اسقاطِ حمل سے عورت محفوظ رہتی ہے۔ اس کی انگوٹھی مزاج میں خوشی پیدا کرتی ہے۔

موتی صاف کرنے کا طریقہ:-

پچھلے چاول بھگو کر پیس لیں اس سے موتی کو خوب ملیں صاف اور آبدار ہو جائے گا۔

عہد قدیم میں ماہرین فن کئی طریقوں سے مصنوعی موتی بھی تیار کر لیا کرتے تھے۔

تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان — (سقراط)

یہ اصل موتی کے مانند معلوم ہوتا تھا۔ رو ہو پھیل کی آنکھ میں چاروں طرف کی رطوبت کو صاف کر لیں اور درمیانی حصہ یعنی آنکھ کا سفید دانہ (تخم) پر دلی لپیٹ کر ایک ہانڈی میں جس کے نصف حصہ تک بھینس کی پیوسی (وہ دودھ اسی دن بچہ پیدا ہوا اور بھینس کے بچہ نے دودھ نہ پیا ہو) چار انگل اس پیوسی کے اوپر کپڑے کے ٹوٹی میں وہ آنکھ لٹکا دیں۔ ہانڈی کا منہ بالکل بند کر دیں تاکہ بھانپ نہ نکل سکے! اس ہانڈی کے نیچے ہلکی آغ کی دیں اس طرح کہ جوش کھائے لیکن ابلنے نہ پائے صرف سر پویش گرم ہو پھر آنکھ نکال کر سینہ دریں دبا کر دھوپ میں دن بھر رکھ دیں۔ دوسرے دن فوراً کپڑے سے صاف کر ڈالیں، آنکھ مثل موتی کے ہو جائے گی۔

موتی کو اجلا اور آبدار کرنے کا طریقہ :-

پھل گلوندہ کی لمبی بنالیں انڈے کی زردی میں اس لمبی کو موتی کے ساتھ احتیاط سے خوب لپکائیں موتی صاف ہو جائے گا۔
سرخ موتی کو مجلا کرنے کا طریقہ :-

اسفند فارسی، پھسکری، کافور، زیتون کو ہورن باریک کھل کر لیں پھر دودھ میں گوندھ کر موتی اس میں پوشیدہ کر دیں اور آٹے کے گولے میں رکھ کر گولے کو آگ کی بھجھل میں احتیاط سے رکھ دیں تاکہ ہلکا پک جائے تھوڑے وقت کے بعد نکال لیں۔ موتی سفید اور نورانی ہو جائے گا۔ یہ طریقہ کارفتی اصول پر مبنی ہیں۔

شاہی زمانہ میں نواب ملکہ جہاں نودہ نانی محمد علی شاہ بادشاہ اودھ ہندوستان کے باپ ایک ایسی یازیب تھی جس میں عمدہ ہرچی و کاری تھی موتی اور نیکیے جڑے ہو تھے۔

اطمینان قدرتی دولت ہے عیش بناؤ، مفلسی — (سقراط)

لکھنؤ کے کاریگر نے اُسے نہایت صناعتی سے تیار کیا تھا اس میں خاص صفت یہ تھی کہ جب پازیب کے پھول کو کھول دیا جائے اور لچھے کو اوپر کی جانب کھینچا جائے تو گتے سے گھٹنے تک جالی دار موتیوں کی جڑ آب کی طرح پنڈلی کے چاروں طرف نچک دار طرزیں لپٹ جاتی اور جب درمیان سے کیل نکال دی جائے تو خود بخود پھیل کر گتے کی طرف پازیب بن جاتی یہ پازیب شہزادی نواب امیر جہاں بیگم کو ملکہ جہاں کے بعد ترکہ میں ملی تھی اس کے متعلق تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ پازیب محل سے چوری ہو گئی۔

دنیا کی حسین ترین عورت الزبتھ ٹیلر کے پاس ایک نادر سچا موتی ہے جس کا نام ”الزبتھ ٹیلر“ ہے یہ موتی لاکٹ میں جڑا ہوا ہے اس کی تاریخ کنی حیثیت چار صدی سے زیادہ بڑائی ہے۔ یہ بھی شاہی خاندان کے شہزادوں کے ہاتھوں کے ذریعہ یورپ کے دولت مند افراد تک پہنچا۔ موتی سیلون، انکا، بصرہ، جاوا، جاپان، آبنائے فاسفورس، سوئیڈن، امریکہ، فن لینڈ، سواترکے دستیاب ہوتا ہے۔

مقناطیس

اس کو فارسی میں سنگِ آہن، اور انگریزی میں میگنٹ (MAGNET) عربی میں حجر المقناطیس کہتے ہیں اس پتھر میں سب سے زیادہ قوت اس کے سروں میں ہوتی ہے۔ لوہے کا ایسا ٹکڑا جس میں کسی دوسرے لوہے کے ٹکڑے کو اپنی طرف کھینچنے کی صلاحیت ہو مقناطیس کہلاتا ہے۔ قدرت نے زمین کو ایک بہت بڑی مقناطیسی طاقت عطا کی ہے۔ زمانہ قدیم میں مقناطیس سے مختلف بیماریوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ اس علاج کی بنیاد قدرتی ہے مختلف نئے طریقے علاج

مالیوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن اور خدا کا عذاب ہے — (لیفٹ راط)

کی وجہ سے اس کے ذریعے علاج متروک ہو گیا لیکن اب یہ طریقہ علاج پھر سے شروع کیا گیا۔ امریکہ، روس اور جاپان میں اس پر ریسرچ ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ جس طرح بھلی کے تاروں میں کرنٹ گردش کرتا ہے بالکل اسی طرح مقناطیس بھی انسانی خون اور رگوں میں تیز رفتاری اور حدت بڑھاتا ہے۔ یہ کوئی طریقہ علاج نہیں بلکہ ایک سائنٹیفک طرز علاج ہے۔ اس میں مختلف قوت کے مقناطیسی اعضاء پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ مقناطیسی علاج کے ماہرین کا کہنا ہے کہ انسان سوتے وقت اپنا سر شمال کی جانب رکھے تو سینہ پر سکون آتی ہے۔ بے خوابی کے لئے مقناطیس کے ٹکڑے پلنگ کے پاؤں کے نیچے رکھے جاتے ہیں یا مقناطیس کا ایک ٹکڑا کچھ منٹ کے لئے سر پر رکھ دیا جاتا ہے جو رگوں کے درد اور درم میں بھی یہ بڑا کارآمد ثابت ہوا ہے اس کا جسم سے چھوٹا ہی کافی ہوتا ہے۔ مقناطیس سے چھو کر بانی کے اثرات میں بھی تعبیلیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اصلی مقناطیس جب ہتھیلی پر رکھا جائے گا اور دوسرا ایسا ہی مقناطیس ہتھیلی کی پشت پر مس کریں تو وہ فوراً چپک جائے گا یعنی مقناطیس قوت جسم کے اندر تک اثر انداز ہوتی ہے۔ مقناطیسی علاج میں پرہیز بھی ضروری ہے اس کے آدھا گھنٹہ قبل اور آدھا گھنٹہ بعد ٹھنڈی چیزوں کا استعمال منع ہے مقناطیس کا پانی بلڈ پریشر کے مریض کے لئے نقصان دہ ہے۔

تقسیم ہند سے قبل ۱۹۴۷ء میں جموں و کشمیر میگنٹو کیور انسٹی ٹیوٹ

(MAGNATO CURE INSTITUTE) نامی ایک ادارہ قائم ہوا

تھا۔ یہ ادارہ مقناطیسی طریقہ کی تعلیم دیتا تھا۔ میرے صاحبزادے اخلاق حسن نے

اس انسٹی ٹیوٹ سے رابطہ قائم کیا اور اس علاج کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کیں۔

مذکورہ بالا ادارہ کے ممبر ہوئے اس ادارہ نے ایک تحریری سند بھی دی۔

میں نے وقت کو برباد کیا اب وقت مجھے برباد کر رہا ہے۔ (شیکسپیر)

مقناطیس کو روغن زیتون میں ترک کرنے سے اس کی کشش ختم ہو جاتی ہے لیکن بکری کے خون سے دھونے کے بعد پھر وہی اثر آجاتا ہے۔ اس میں خاص عجب صفت یہ اور ہے کہ پیاز اور لہسن کے عرق میں ترک کریں تو اس میں لوہے کو کھینچنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے لیکن سرکہ میں ڈالنے سے پھر وہی اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص لوہے کا ریزہ یا براہہ پی گیا ہو اس کو دودھ میں مقناطیس گھسی کر پلانے سے فوراً ریزہ اور براہہ تھے کے ساتھ برآمد ہوگا۔ زہر کے بچھے ہوئے ہتھیار کا زخمی شخص دودھ میں مقناطیس کو گھسی کر پیالے تو زہر باطل ہو جاتا ہے۔ مقناطیس کو سپریم لینڈ ہٹنے سے مرض گھٹیا دافع ہوتا ہے۔ درد عرق النساء کو بھی دفع کرتا ہے۔ اس پتھر کو حاملہ کی ران پر باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔

مصنوعی مقناطیس بھی عام ہو گیا ہے۔ اس میں کشش کرنے کی خاصیت پیدا کر دیتے ہیں۔

زمانہ قدیم میں متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک شہر جس کا نام مقناطیسیہ آباد تھا۔ اس شہر سے قریب ایک عجیب پتھر دستیاب ہوا۔ اس میں یہ خاص صفت تھی کہ لوہے کے ٹکڑوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا تھا اور اس کو اگر ٹٹکا دیا جائے تو اس کا ایک کونہ ہمیشہ شمال کی طرف اور دوسرا کونہ جنوب کی سمت رہتا تھا۔ اس وقت سے اس کا نام مقناطیسی پتھر رکھا گیا۔ اس کی مدد سے دنیا کے کسی بھی حصے میں سمتوں کا رخ معلوم کیا جاسکتا ہے مقناطیسی ہوتی بتا دیتی ہو کہ مشرق و مغرب کس رخ پر ہیں اس مقناطیسی آلہ کو قلب نام کیا س کہتے ہیں۔ اس کی دریافت کیا رہیں صدی عیسوی میں ہوئی چونکہ اس پتھر سے

خدا کی محبت سے انسان ہوشیار ہوتا ہے نہ کہ دیوانہ ۔

جہازوں کو سمت اور راستہ بتانے میں مدد ملتی رہی جس کی وجہ سے اس کو رہنمائی پتھر بھی کہتے ہیں۔ مقناطیس نقلی اور مصنوعی بھی تیار کر لیا گیا ہے۔ اس میں بجلی کے ذور سے لوہے کے ٹکڑوں میں مقناطیسیت دی جاتی ہے۔

کوہ مقناطیس۔ یہ پہاڑ دریائے قازم کے پہاڑوں سے ملحق ہے۔ اس پہاڑ پر مقناطیس پایا جاتا ہے۔ یہاں کے ملاح بوجہ خوف اپنی کشتیوں میں آہنی کیلیں استعمال نہیں کرے۔

نیلم

فارسی میں یا قوت کمبود، سنسکرت میں اندر نیلم اور انگریزی میں سیفائر (SAPPHIRE) اور نیلا، سوری رتن، چانک سیاک زلیخہ بھی کہتے ہیں۔ نیلے رنگ کا قیمتی چمکدار پتھر ہے۔ ازلیسم جواہر ہے۔ مزہ پھیکا، مزاج سرد و خشک ہے، جسم و آنکھ کو طاقت دیتا ہے۔ بلین طبع ہے۔ اس کی آنکھوں میں جسم کو جلدی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کا نیلا رنگ علامت وفادار خلق حسنہ پیدا کرتا ہے۔ زردی مائل نیلا، سیاہی مائل نیلا، اور سیاہ، سفیدی مائل نیلا، سبزی مائل نیلا اور کمبود رنگ لیکن مثل مور کی گردن کا نیلا رنگ کا اچھا اور قیمتی ہوتا ہے۔ ہر شخص کے موافق نہیں آتا، جس کی موافقت کرتا ہے۔ اس کو ترقی اور مال مال کر دیتا ہے۔ ورنہ سخت نقصان پہنچاتا ہے۔

بعض نیلم جو منوس ہو سکتے ہیں وہ یہ ہیں: جس نیلم کے اوپری حصے میں بادل کی سی چمک ہو وہ روپیہ اور عمر کو نقصان کر سکتا ہے جس میں جھانیاں اور کرکے ہوں (چٹھا ہوا ہو) وہ نیلم نہایت نقصان دہ ہو سکتا ہے جس میں رنگ کا ایک جگہ

تو خدا کو غائب اور اپنے کو حاضر سمجھتا ہے حالانکہ تو غائب اور وہ حاضر ہے زیادہ اور گہرا ہو اور دوسرا حصہ مثل سفید شیشہ کے معلوم ہو تو وہ پتھر مزاج میں غصہ اور لڑائی کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ تیسرے وہ نیلم جس میں پتھر کا ایک لنگ ٹکڑا نظر آئے وہ کسی حادثہ میں ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے۔

عام طور پر تین رتی سے زیادہ وزن کا نیلم نہ زود اثر ہوتا ہے۔ اس نیلم کی انگوٹھی پہننے والے کے مزاج میں سختی پیدا کرتی ہے۔ کمزور آدمی اپنے میں قوت اور طاقت محسوس کرتا ہے۔ جفا کشی اور استعلا کی طرف طبیعت راغب ہوتی ہے۔ صاحب انگشتری کو اپنی شہرت بہت عزیز رہتی ہے۔ یہ پتھر صحت اور تندرستی رکھنے میں بڑا معاون خیال کیا جاتا ہے۔ کمزور باندھنے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔ اہل ہند کی کتب میں اس کا بہت ذکر ہے۔ زمانہ قدیم کے ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ اس کے پہننے والے پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا۔ اور عہد قدیم میں اس کو اہل یونان اپنے عظیم دیوی، دیوتاؤں پر چڑھانا ثواب سمجھتے تھے۔ دلی تماؤں میں معاون اور محبت و پریم بڑھاتا ہے۔ حکم افلاطون نے لکھا ہے کہ نیلم گن نیلم استعمال کرنے سے دوستوں کی نگاہ میں انسان عزیز رہتا ہے۔ بہت دھوم دھماکا بڑھاتا ہے اور آسانی رنگ کا نیلم کسی فن میں کامل کرتا ہے۔ یورپ کا مشہور عالم مسٹر روبی بنونی یہ اس سلسلے کا فنی ماہر تھا اس نے عجیب بات لکھی ہے کہ نیلم کا تعلق خاص موکل ہے اس کے استعمال سے یہ موکل تابع رہتا ہے۔

نیلم کو آفتاب کی کرنوں میں رکھنے سے نیلے رنگ کی شعاع ظاہر ہوتی ہے۔ سنہری اور روپہلی چمکے بھی نیلم ہوتے ہیں۔

اس پتھر کا رنگ آسانی بجلی سے خاص طور پر ہے۔ جو نیلم پہاڑوں پر سے دستیاب ہوتے ہیں وہ رنگ کے لحاظ سے اچھے اور عمدہ ہوتے ہیں۔ اصلی نیلم کو

بے ادب بہ نصیب اور با ادب با نصیب

صاف پانی میں ڈالنے سے اس پتھر کا رنگ بھی ویسا ہی نظر آتا ہے۔

نیل مفرح دل و دماغ اور دماغ زہر خون ہے۔ دشمنوں کو زیر کرتا ہے۔ اس
نگینہ کی انگوٹھی پہننے سے اولاد پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔

یہ نگینہ اپنے نام اور ستارے کے مطابق پہنا جائے تو
بہتر رہتا ہے۔ نام کے لحاظ سے موافقت دیکھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مختصر
کچے چاول میں نگینہ رکھ کر پڑھوایا جائے۔ (کراچی کے حضرات نگینہ پڑھوانے
کے لئے بذات خود ناشر کتاب بننا سے رجوع کریں) بیرون شہر کے حضرات جو
نیل کے استعمال کا ارادہ رکھتے ہوں۔ مندرجہ ذیل تفصیل تحریر کریں تاکہ چاول
پڑھ کر روانہ کئے جاسکیں۔ نگینہ استعمال کرنے والے شخص کا پورا نام اگر کوئی
دوسرا نام مع عرفیت ہو تو ضرور لکھیں۔ والدہ کا نام مع عرفیت، نگینہ کا رنگ (ملکا یا
گھبرا) اور وزن؟ یہ نگینہ رات میں سر پہنے رکھ کر سوئیں۔ اگر خواب میں پانی
نظر آئے تو نقصان نہ دے گا۔ پانی کے علاوہ اور کوئی چیز نظر آئے تو اس پتھر کو
یہ ہننا مناسب نہیں۔

انگلینڈ میں کراؤن آف اسٹیش جو ملکہ وکٹوریا کے لئے تیار ہوا تھا، اس
میں ایک نیلم جڑا ہوا ہے۔ یہ زمانہ قدیم کا مشہور نیلم ہے۔ گیارہویں صدی عیسوی
میں یہ نیلم سینٹ ایڈورڈ کی انگوٹھی میں سے نکالا گیا تھا۔

ملکہ الیزبتھ دوم کی ملکیت میں ایک انگوٹھی ہے اس میں ایک بڑا نیلم جس کے
چاروں طرف ہیرے اور لمبے یا قوت جڑے ہوئے ہیں محفوظ ہے۔ نیلم سیلون
لنکا، براہ، سیام اور آسٹریلیا سے دستیاب ہوتا ہے۔ اچھے قسم کا نیلم کشمیر میں
بھی پایا جاتا ہے۔ لنکا جواہرات کی ایک بڑی منڈی ہے۔ سیام کے جنوبی مشرقی

جھوٹ اور فریب کا انجام رسوائی و بربادی ہے۔

حقے میں بھی نیلم پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی ملنے بھی ملنے کا امکان ہے۔

ہیرا

عربی میں الماس، سنسکرت میں ہیرکم اور انگریزی میں ڈائمنڈ

(DIAMOND)۔ یہ انگریزی نام یونانی ہے جس کے معنی بہت زیادہ سخت اور مضبوط۔ اس کو ڈایا منٹ، ایڈی مس، الما ہین، چونسیاک اور بجرم بھی کہتے ہیں عظیم القدر جواہر ہے۔ اصلی اور خالص ہیرا بے رنگ ہوتا ہے۔ جادات میں سب سے زیادہ چکدار ہوتا ہے۔ مزاج سرد و خشک ہے۔ یہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ تقریباً تین ہزار سال قبل مسیح کی قدیم داستانوں میں اس کا ذکر آیا ہے۔ عہد قدیم میں لوگ اس کی آب چمک اور روشنی کی وجہ سے آگ والا پتھر کہتے تھے اس میں خاص صفت ہے کہ روشنی کی شعاعیں اس سے ٹکرا کر واپس ہو جاتی ہیں۔ اگر سفید ہیرے کے کناروں پر موم لگا کر آفتاب کے سامنے رکھیں تو قوس قزح جیسا رنگ معلوم ہوتا ہے۔ بڑے ہیرے میں اکثر چہرہ الٹا نظر آتا ہے۔ شاہی پتھر کی حیثیت سے اس کی اہمیت اور قدر رکھتی۔ شروع زمانہ میں ہیرے کی پلیدش کو راز میں رکھا جاتا رہا۔ شہنشاہوں کے خزانوں میں بے نظیر اور نادر ہیرے محفوظ رکھے جاتے تھے۔ اس میں چمک کے ساتھ ٹرپ بھی ہوتی ہے۔ ہیرا خالص کاربن ہوتا ہے اس میں وہی شیمیائی اجزاء ہوتے ہیں جو کوئلہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی چھ مشہور قسمیں ہیں۔

(ا) " بلوری "۔ یہ صاف اور شفاف چکدار ہوتا ہے۔

(ب) " سیاہی "۔ اس میں پارہ جیسی جھلک ہوتی ہے۔

(ج) " زراعتی "۔ یہ معمولی سماہی برق والا ہوتا ہے۔

دھوکہ دینا کمزوری ہے

(د) "حبشی" اس میں سیاہی رہتی ہے۔

(۷) "نباتی" یہ معمولی شربتی رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن "زنجین ہیرے" "نادریا" میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ہندو مذہب میں چمکدار اور شفاف ہیرے کو "برہمن" شہد جیسے رنگ والے کو "کھتری" پیاز کی چمکدار کو "مولیش" اور بھوئے رنگ والے کو، شودر، کہتے تھے ان کی پوجا بھی کی جاتی تھی۔ اس کو دل پر مرشل لاکٹ لٹکانے سے تقویت ہوتی ہے۔ رنج و خوف اور مرغن مرگی کو دفع کرتا ہے، تسہیل ولادت ہے۔ اس کا کھانا کم سے کم مقدار میں بھی ذہن قائل ہے۔ تحفہ عالم شاہی میں تحریر ہے کہ ہیرے کو پاس رکھنے سے انسان آسانی بجلی سے محفوظ رہتا ہے۔

گریہ اطفال کے لئے مفید ہے، دشمن پر غلبہ، دفع سحر اور دفع آفات ہے۔ حاملہ عورت کو اس کے بروقت باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے چشمہ انداس کے پانی سے اگر صاحب جذام و قلع زدہ غسل کرے تو صحت ہوتی ہے۔ ہیرا قوتِ ارادی بلند کرتا ہے، تکان اور سستی پیدا نہیں ہونے دیتا بلکہ قیامِ یاقوت یہ پتھر بہت قوی ہے، ڈر اور خوف سے محفوظ رکھتا ہے۔ فائدہ کرتا ہے تو بہت جلد اثر پذیر ہوتا ہے۔ چار رتی وزن کا ہیرا زود اثر رہتا ہے۔ انگوٹھی پہننے والے کی عزت و وقار بڑھاتا ہے اور سانپ سے محفوظ رکھتا ہے۔

طبیعت میں تیزی، فطرت اور عقل بڑھاتا اور سوچ سمجھ میں معاون ہے اس پر سورج کا خاص اثر رہتا ہے مشغول و معروف حضرات کے لئے اچھا پتھر ہے۔ ازدواجی تعلقات میں معاون ہے اور محبت بڑھاتا ہے۔

طبی طریقہ کاریں ہیرا خود نہیں ہے۔ لیکن زہر کا اثر زائل کرنے میں مفید ہے۔ اس کا کشتہ کیمیا میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ باد کو قائم کرتا ہے۔ (یہ ایک علیحدہ فن ہے)

مبارک ہے وہ جس نے محبت کی عظمت اور اہمیت کو سمجھا

ہیرے کو جلانے سے اس کے شعلہ کارنگ نیلا مائل سفید ہوتا ہے۔ زمانہ قدیم میں ہیرے کو جادو، سحر و آسیب دفع کرنے کے لئے خاص طور سے پہنتے تھے۔ اس کو پیٹ پر باندھتے سے خرابی پیٹ دفع کرتا ہے۔ اور معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ ہیرا سندرستی پر اچھا اثر ڈالتا ہے اور بحث و مباحثہ کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ داغ دار ہیرا نحس اور سرخ دھبے والا خون ہوتا ہے۔ ہیرے کو منہ میں رکھنے سے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔

معمولی ہیرے کی کئی (ہیرے کا زیرہ) بھی اگر کوئی کھالے تو مشکل ہی سے بچتا ہے۔ عہد قدیم میں فوج کے اعلیٰ افسر کو ہیرے کی انگوٹھی دیکھتی تھی تاکہ جنگ میں فوج کے سپاہیوں نے پرافسردشمن کے ہاتھوں گرفتار ہو جائے تو بادشاہ کی ہدایت تھی کہ ہیرا انگوٹھی سے نکال کر کھالیا جائے اس طرح دشمن قبضہ میں فوجی افسر زندہ نہیں جایا تھا اور فوجی باز محفوظ رہتے تھے۔ یہ جگر کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ اگر اس کو فوراً ہی چند کھل پانی میں بیس کر دودھ کے ساتھ پلائیں یا بکرے کا گچا جگر کھلا دیں تو قے سے نکل جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تازہ گرم دودھ اور گائے کا گھی پلانے سے استفادہ کر لیا جائے تاکہ کھل ہیرا خارج ہو جائے بعد بخنی روغن دار پلانا سودمند ہے۔

اصلی ہیرا بکرے کے خون میں ڈال کر خوب پکانے سے وزن کم ہو جاتا ہے۔ یہ روشنی کو منعطف (REFLECT) بھی کرتا ہے۔

اس میں یہ خاص خوبی ہوتی ہے کہ آفتاب کی کرنوں میں رکھنے کے بعد اس کو اندھیرے میں لے جائیں تو کچھ دیر زیادہ منور اور روشن نظر آتا ہے۔ یہ اس کی معدنی طاقت ہے اور ہیرے کو گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا وزن قیراط یا گرام میں ہوتا ہے۔

(ایک قیراط = ۲۰ گرام)

ہیرا جہاں زیادہ دستیاب ہوتا ہے وہاں آسانی بجلی زیادہ گرتی ہے۔
یہ زیورات میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ بادشاہوں کے تاجوں اور تختوں
کی زینت رہا ہے۔

قیمتی و نیم قیمتی ہیرے کی تفریق کے لئے کوئی خاص اصول نہیں اس جوہر
کی قیمت کا انحصار اس کی خوبصورتی، عمدگی، وزن، کمیابی، رنگ خاص قسم کی
بلور، چمک و مک میں پائیداری اور تراش و کٹاؤ پر ہوتا ہے۔ ہیرا تراشنے میں
اگر اس کے کسی حصے کو غلط تراش دیا جائے تو پھر اس کی اصلاح ذرا مشکل سے
ہوتی ہے۔ اس پر چمکا کرنے والے اپنے ہاتھ میں چمڑے کے دستان پہنتے ہیں۔
لیکن ہیرے پر چمکا کرنے والوں کی نگاہ جلد خراب ہو جاتی ہے۔ روم کے لوگ ہیرے
کو بطور جواہرات استعمال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اس سے دوسرے قیمتی پتھروں پر
کنڈہ کیا کرتے تھے۔ ۱۵۵۷ء میں برک نامی شخص نے ہیرے پر نقش کھودنے
کا فن ایجاد کیا۔ کنڈہ کرنے کا طریقہ یہودیوں نے مصریوں سے سیکھا۔

ہیرا ہی صرف ایسا پتھر ہے جو ایک ہی کمیابی جز سے بنتا ہے۔ اور سب
پتھروں میں زیادہ سخت ہے۔ اس کا ٹوٹنا بھی مشکل ہوتا ہے اس لئے یہ کالاجاتا
ہے۔ اس سے تمام چیزوں پر خراش ڈالی جا سکتی ہے۔ ہندوستان میں گولکنڈہ
کی ہیروں کی کانوں کا ذکر اکثر و بیشتر کتابوں میں تحریر ہے۔ گولکنڈہ حیدرآباد
دکن (ہندوستان) سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ کسی زمانہ میں گولکنڈہ
ہیرے کی تجارت کی منڈی تھی۔

برازیل بھی ہیرے کے لئے مشہور تھا۔ ہیرا زیادہ تر سونے کے ساتھ دیاؤں

عقل سلیم خدا کا عطیہ ہے یہ غرور میں مبتلا ہونے سے بھاگ جاتی ہے

کے بین میں کنکروں اور پتھروں سے دستیاب ہوا ہے۔

یہ پتھر پہاڑی سطحوں کے کنکروں اور پتھروں سے بھی حاصل کیا جاتا رہا ہے لیکن جنوبی افریقہ میں اس کی تاریخ کچھ مختلف ہے۔ شروع شروع یہاں بھی ہیرا دریا کے کنکروں اور پتھروں میں ملتا تھا۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد نئے ذرائع دریافت کئے گئے۔ عام طور پر ہیرا کوٹے کے ساتھ کانوں سے نکالا جاتا ہے۔ سینکڑوں سال ہیرا بننے میں لگ جاتے ہیں۔ جب یہ نکالا جاتا ہے تو ایک کھردری معدنیات سے مشابہ ہوتا ہے اور کافی مہلے طے کرنے کے بعد ہیرا تیار ہوتا ہے۔ عہد قدیم میں جس مقام پر ہیرا دستیاب ہوتا تھا وہاں انسان کو ڈسنے والے خطرناک جانور ہوا کرتے تھے جس کی وجہ سے ہیرا نکالنے میں مشکل ہوتی تھی اور مختلف ترکیبیں حاصل کیا جاتا تھا۔ ہیرا جب دستیاب ہوتا تو مثل لمبے لمبے کی شکل میں ہوتا ہے۔ تراشنے کے بعد اس میں برقی چمک اور شعاعیں نکلتی ہیں جو کسی جواہر میں نہیں پائی جاتیں۔ نقلی ہیرا غیر شفاف ہوتا ہے۔

سیاہ ہیرا شیشے کو کاٹنے۔ شیشے کو پالش کرنے اور چٹانوں میں برا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بعض صنعتوں میں اس کا استعمال بہت ضروری ہوتا ہے۔ اقوام قدیم میں ہیروں کو خزانوں کی ساکھ بھجواتا تھا۔ قدرتی حالت میں ہیرے کھردرے کنکروں کی حالت میں دستیاب ہوتے ہیں۔ ہیرے کی عمر کی کوئی حد نہیں۔

اتفاقات کا کسی کو کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ۱۹۶۷ء میں ایک آدمی نے ایک بچے کے پاس ایک عجیب سے کچھ دیکھا۔ یہ بچہ ہوپ ٹاؤن جو دریائے اورنج پر واقع ہے۔ ایک کھیت میں کھیل رہا تھا۔ یہ انجیو پتھر گول تھا۔ اس شخص نے یہ پتھر بچے سے حاصل کر کے جب ماہر معدنیات کو دکھایا تو ہیرا نکلا۔ یہ ۲۲ فیٹ

ایسا نداری بہت اچھا خلق ہے

وزنی تھا اس ہیرے کو پیرس میں ۱۸۶۷ء کی نمائش میں بھی دکھایا گیا۔ پھر ہیرے حاصل کرنے کے لئے دریاؤں کی کھدائی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ اونچے اور والے دونوں دریاؤں کے رُخ بدلے گئے تاکہ سطح سے کھود کر ہیرا نکالا جائے۔ ان دریاؤں کی سطحوں سے تقریباً ۵۰۰ قیراط وزنی تک کے ہیرے کے ٹکڑے نکلے جا چکے ہیں۔

اسی زمانے میں دریائے وال کی خشک سطح میں ہیرے کی کئی کانیں دریافت ہوئیں۔ اس میں "کبرلے" کان مشہور ہے۔ لیکن اٹھارہویں صدی عیسوی سے پیشتر ہیرا صرف گولکنڈا، ہندوستان میں اچھا نکلتا تھا۔ یہ صدی ہیروں کے لئے بہت مشہور ہے۔ اس دوران جو شخص جتنا زیادہ دولت مند ہوتا تھا اتنا ہی زیادہ ہیرے استعمال کرتا تھا یا اس کے پاس محفوظ ہوتے تھے۔ دریاؤں سے نکالے ہوئے ہیرے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔ اس کی قیمت مارکیٹ اور زمانے کے لحاظ سے گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔

۱۸۸۰ء میں بغیر تراشے ہوئے ہیرے کی قیمت دنیا میں دو پونڈ سے تین پونڈ فی رقی ہو کر تھی، لیکن صاف کئے ہوئے اور تراشے ہوئے ہیرے کی قیمت زیادہ تھی۔

اکثر ہیروں کی تہہ سبز پتوں پر ہوتی ہے۔ نگینہ بنانے میں عام طور پر ۳۵ سے ۶۰ فیصد حصہ صاف کرنے میں کاٹ دیا جاتا ہے۔ شروع میں اس کا وزن قیراط کے نرخ میں ہوتا تھا۔ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا گیا مختلف ملکوں میں وزن اور تول بدلنا رہا۔ ہندوستان میں جواہرات رقی سے وزن کئے جاتے ہیں۔ ایک ٹی پیر قیراط کے برابر ہوتی ہے۔ ۱۹۰۰ء میں اوزان اور پیمائش کی بین الاقوامی مجلس نے

اللہ کی کائنات میں غور کرنا بڑی عبادت ہے

پیرس کے ایک جلسے میں طے کیا کہ تمام دُنیا میں ایک ہی وزن اور پیمائش کے اوزان رکھے جائیں۔

دُنیا کے تقریباً اسی (۸۰) مشہور ہیروں میں سے چند مندرجہ ذیل کا مختصر ذکر۔

الیاس نظام ہیرا۔ یہ مشہور ہیرا حیدر آباد دکن کے خزانے میں بغیر ترشہ ہوا محفوظ تھا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہاں کے کسی گھوڑ سوار کو راستہ سے ملا تھا۔ اس وقت ریاست کے وزیر مال لالہ چند دلال اور نظام حیدر آباد جو خود بھی جوہر شناس تھے جب اُن کے سامنے پیش کیا گیا تو پتہ چلا کہ ”کلور“ کی کان کا ہے اس کا وزن ۳۴۰ قیراط تھا۔ یورپ کے مشہور جوہری ہاربرٹ نے اس کی بڑی تعریف لکھی ہے۔

جیک ڈائمنڈ۔ نظام حیدر آباد دکن کے خزانہ کا یہ بھی مشہور ہیرا تھا۔ اس کو یا قوبی ہیرا بھی کہتے تھے نایاب اور نوادرات میں شامل تھا۔ میر عثمان علی خاں نے اسے ایک صدی قبل کسی ہیروں ملک سے حاصل کیا تھا۔ اس کا وزن ۵۷۷ گرام ۸۴ قیراط تھا۔ ایک ہیرا ”کل نان“ (Cullinan) ۵۱ جنوری ۱۹۰۵ء کو پرمیر ”کا“ ٹرانسوال دریا کے قریب نکالا گیا۔ ۳۱ پانچ لمبا، ۲۱ پانچ چوڑا، اور دو پانچ موٹا تھا۔ اس کا وزن ۲۰-۶۲۱ گرام یا ۹۵-۳۶۔ ایک پونڈ یا ۳۱۶۶ قیراط تھا۔ اس ہیرے کا نام سر تھا جس کے نان کے نام پر رکھا گیا تھا جو کہ پرمیر کمپنی کے صدر تھے۔ اس ہیرے کو ٹرانسوال کی حکومت نے ستمبر ۱۹۰۷ء میں ۱۵۰۰۰۰ لاکھ پونڈ میں خرید کر بادشاہ ایڈورڈ کو بطور عطیہ پیش کیا۔ اس ہیرے کے نو بڑے اور چھپانویس چھوٹے عزیز نمکڑے کئے گئے تھے۔ یہ تمام ہیرے تاج میں جڑے ہیں۔ یہ تاج لندن کی نمائش گاہ میں موجود ہے۔

”کل نان ہیرا“ تقریباً دُنیا کا وزنی ہیرا ہے۔

محبت ایک شہر لیت اور مقدس جذبہ ہے

ایک دوسرے ہیرے کا وزن اس سے بھی بڑھ گیا ہے۔ یہ ۱۸۹۵ء میں برازیل میں نکالا گیا تھا۔ اس کا وزن ۹ - ۳۱ گرام یا ۵ - ۳۱۵۹ قیراط ہے۔

تیسرا دنیا کا سب سے بڑا ہیرا ایکسل سر (EXCELSIOR) مانا جاتا ہے۔ یہ ۱۸۹۳ء میں اورنج آزاد اسٹیٹ کی ایک کان سے نکالا گیا تھا۔ یہ ہیرا ۲ اپنچ لبا۔ ۲ اپنچ چوڑا اور ایک اپنچ موٹا ہے۔ اس کا وزن ۶ - ۱۹۹ گرام یا ۳۱۵۹۵۲ قیراط ہے۔ اس ہیرے کا جب کوئی خریدار نہ مل سکا تو ۱۹۰۳ء میں ایک سواکیس ٹکڑوں میں کاٹ دیا گیا۔

۱۹۳۷ء میں جے کوئس جانکنگ نے ہیری سیرکان سے ایک ہیرا نکالا، اس کا وزن ۲۶ قیراط تھا۔ یہ فوری ڈائمنڈ کارپوریشن نے ۵۰ ہزار پونڈ میں خرید کیا۔ بعد میں یہی ہیرا بہت زیادہ قیمت پر امریکہ میں فروخت ہوا۔

ان کے علاوہ ایک اور بڑا ہیرا "جوبلی" ہے۔ یہ ۱۸۹۵ء میں جے گرلیس فاؤنٹین کی کان سے اورنج آزاد اسٹیٹ میں نکلا تھا۔ اسی سال ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی تھی۔ اس ہیرے کا وزن ۸ - ۶۵۰ گرام تھا۔ لیکن صاف کرتے وقت اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

ایک اور ہیرا جس کا وزن ۶۰۰ قیراط سے زیادہ تھا، اسی کان سے ۱۸۸۳ء اور ۱۸۸۴ء کے درمیان میں پایا گیا تھا۔

ہندوستان میں بھی کئی نایاب ہیرے دستیاب ہوئے۔ ان میں ۹۶۰ قیراط کے وزن کا ہیرا ۱۸۸۵ء میں مہاراجہ میں پایا گیا۔ ایک ہیرا شہنشاہ اورنگ زیب کے خزانے میں ۱۶۶۵ء میں تھا۔ بہترین تراش کا اور اس کا وزن ۲۸ قیراط تھا۔ اس کے متعلق مزید تفصیل نہیں مل سکی۔ دنیا کے بڑے ہیروں میں راجہ صاحب فتح پور

مستی مفلسی کی جڑ ہے

(بھارت) کے پاس ”گوبند“ نامی ہیرا تھا، اس کا سائز لیوں کے برابر اور قیمت نوے ہزار پونڈ بتائی جاتی تھی۔

دنیا کا مشہور کوہ نور ہیرا۔ یہ ہیرا پندرہویں صدی عیسوی میں گولکنڈا کی کان سے نکلا، ہوا اپنی نوعیت کا انوکھا ہے جس کا وزن ۸۰۰ کیرٹ تھا۔ یہ ہیرا دنیا کا قدیم ترین ہے۔ اس کی کہانی چار ہزار سال سے کتب میں درج ہے۔ تاریخی حیثیت سے اس کا واقعہ عجیب لکچر ہے۔ اہل ہندو اپنی کتب میں لکھتے ہیں کہ یہ ہیرا ایک صدی قبل مسیح راجا جین کے قبضہ میں رہا۔ اس کے بعد شاہان مالوہ کی ملکیت میں آیا پھر علاؤ الدین خلجی کے پاس پہنچا۔ بقول مورخین پانی پت کی لڑائی کے بعد ”کوہ نور“ مغل بادشاہ ہمایوں کے پاس محفوظ ہو گیا۔ بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ یہ ہیرا نادر شاہ کے پاس رہا۔ اس کے قتل کے بعد احمد شاہ ابدالی اس کو افغانستان لے جانے میں کامیاب ہوا۔ پھر حالات نے صبح بدلے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس آیا۔ ۱۸۳۹ء میں انگریزوں نے پنجاب میں سکھ فوج کو شکست دی تو سر ہندی لائسنس نے ڈاکٹر جان لاگن کو حکم دیا کہ قلعہ لاہور میں قیمتی جواہرات کی فہرست بنائیں اس وقت قلعہ کی نوٹی مسجد کے توشہ خانہ میں رنجیت سنگھ کا سونے کا تخت جواہرات سے آراستہ، لامتی کا ہودہ اور نادرات و قیمتی اشیاء محفوظ تھیں۔ ڈاکٹر لاگن کی فہرست میں کوہ نور ہیرا بھی شامل تھا، ایسٹ انڈیا کے بورڈ نے طے کیا کہ اس ہیرے کو ملکہ وکٹوریہ کو بطور تحفہ پیش کیا جائے۔ ڈاکٹر لاگن نے ہیرے کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے تین آدمیوں کا انتخاب کیا ان میں دیوان دینا ناتھ نور الدین اور امرتسر کا کوڑتبی سکھ جو حکومت کا خزانچی بھی تھا شامل کر لیا گیا اس خزانچی نے تفصیل معلوم کی تو پتہ چلا کہ شاہ شجاع والی افغانستان نے جب رنجیت سنگھ

شریعت اصول ہی کا نام ہے

سے پناہ طلب کی تو رنجیت سنگھ نے شاہ شجاع الملک پر دباؤ ڈال کر کوہ نور ہیرا اس کے حوالے کر دے لیکن شاہ نے ایک قیمتی پکھراج دیا۔ یہ پکھراج بھی ضبط کر لیا گیا تشدد کرنے پر ہیرا شاہ کو حوالہ کرنا پڑا۔ مہاراجہ نے اسے اپنے خزانہ میں محفوظ کر لیا۔ ۱۸۳۶ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ سخت بیمار ہوا۔ بھومیوں نے مشورہ دیا کہ ”کوہ نور“ کو خیرات کر دیا جائے۔ مہاراجہ نے حکم دیا کہ اس ہیرے کے بجائے نقد رقم خیرات کی جائے اس طرح یہ ہیرا ظاہر نہ ہو سکا۔

”کوہ نور“ کو لندن روانگی سے قبل ڈاکٹر جان لاگن ہر وقت اپنے کمر میں باندھے رکھتا تھا اور حکم تھا کہ ر ہائش گاہ پر سخت پہرہ ہے۔ ۱۸۴۹ء میں لارڈ ڈلہوزی لاہور آیا۔ ڈاکٹر جان لاگن نے ایک خاص پتیلی میں ڈلہوزی کے حوالے کر دیا۔ اس نے ۶ اپریل ۱۸۵۰ء کو رائل نیوی کے ذریعہ ایچ۔ ایم۔ ایس منڈیا نامی جہاز سے براستہ بمبئی لندن بھیج دیا۔ اس نایاب ہیرے کا کبج خود وزیراعظم نے اپنے ہاتھ سے قصر کبھنگم میں کھولا اور ملکہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ لندن میں اس کے لئے بہت خوشی کے ساتھ جشن منایا گیا۔ کوہ نور کو تراش کے لئے ہالینڈ روانہ کر دیا گیا تاکہ نئے طرز میں ہو جائے۔ ادھر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے لڑکے دلپ سنگھ کو لندن لایا گیا تاکہ نئے طرز میں ترشہ ہوا کوہ نور ہیرا وہ اپنے ہاتھ سے ملکہ کی خدمت میں پیش کر دے! اس سلسلے میں ایک مجلس منعقد ہوا جس میں پروگرام کے تحت اس نادر ہیرے کو آداب شاہی کے طرز میں پیش کر دیا گیا۔ اس ہیرے کے متعلق مشہور ہے کہ جس کے پاس رہا اس کو تباہ و برباد کر دیا۔ تاریخی حالات سے بھی یہی پتہ چلتا ہے مثلاً ”گارتار“ جنگ میں شکست کھا کر قتل کر دیا گیا۔ ”اوجین“ کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی۔ ”شاہ رخ“ اندھا ہو کر قتل کیا گیا۔ ”شاہ شجاع“ قید

کسی کو بے باکانہ وہ نہ کہو جس کو تو نہیں جانتا

میں اندھا ہوا۔ مہاراجہ رنجیت فالج میں مبتلا ہوا۔ کھڑک سنگھ کو زہر دیا گیا۔ شیر سنگھ کو گولی ماری گئی وغیرہ۔ برطانیہ کا عروج زوال میں تبدیل ہوا۔ یہ مشہور ہیرا ملک میری کتے تاج میں جڑا ہوا ہے۔ ملکہ ایلزبتھ نے تاجپوشی پر جوتا ج پہنا تھا، اس میں یہ ہیرا لٹکا ہے اس ہیرے کے لئے مشہور ہے کہ عورت کو اس سے آنا ہے۔ لیکن مردوں کے لئے کنس اور نقصان رسا ثابت ہوا ہے ان تواریخی ہیرے میں جہاں لچپی ہے وہاں بادشاہوں کے زوال، ان کی روایتی وابستگی خاص طور پر نمایاں ہو جاتی ہے۔

ایک اور ہیرا "ارلو" نامی ہندوستانی طرز پر تراشہ ہوا جس کا وزن ۴۔۱۹۹ کیرٹ ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ ہیرا روس کی ملکہ دوم کی تھارن کو ۱۷۹۳ء میں دیا گیا تھا۔

شاہ نامی ہیرا بھی ہندوستانی ہے۔ گو لکھنؤ کی کان سے دستیاب ہوا تھا اس کا کنارہ ایسا ہے کہ ڈوسے میں باندھ کر بطور لاکٹ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور روس کے خزانے میں موجود ہے۔ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ اس ہیرے پر اس کی تاریخ اور ایک نقش سے نظام شاہ کا نام ظاہر ہوتا ہے۔ اس ہیرے پر دوسرے نقش سے ۱۷۹۵ء اور شاہجہاں کا نام ظاہر ہوتا ہے۔ تیسرا نقش ایرانی شاہ فتح علی کا ہے جس کا تعلق ۱۸۲۳ء سے ہے اس کا وزن ۷۰۔۸۰ قیراط ہے۔

کچھ ہیرے "فلورین ٹائن" گرینڈ ڈیوک آف نیو زکنی آسٹریلین بلونامی پندرھویں صدی سے مشہور ہیں۔ اور ہندوستانی تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں۔

"پٹ یا ریکینڈ" سنائی ہیرا حمید آباد دکن (بھارت) سے مس پٹنے جو فورٹ سینٹ جارج مدراس کے گورنر تھے۔ بیس ہزار پونڈ میں خریدا تھا گو لکھنؤ

ایمان میں امن اور مراد ہے کفہ میں تباہی

سے ۱۵۰ میل کے فاصلے پر کستان کی کان سے نکالا گیا۔ یہی ہیرا پھر گورنر پٹ نے ”ڈیوک آف آرمینس“ کے ہاتھ تقریباً ایک لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ میں فروخت کیا اس کا وزن ۴۱۰ قیراط تھا۔ تراشنے کے بعد ۱۳۵ قیراط رہ گیا۔ اس ہیرے کو تراشنے اور بنانے میں دو سال کا عرصہ لگا اور تراشنے میں پانچ ہزار پونڈ صرف ہوئے۔ یہ ہیرا فرانس پہنچا، ۱۷ اگست ۱۷۹۲ء میں انقلاب فرانس میں چوری ہوا لیکن چور اسے علیحدہ نہ کر کے آخر واپس کرنا پڑا۔ اب اس وقت پیرس میں ہے۔ یہ تمام ہیرے ۱۷۹۳ء میں برطانوی عجائب خانہ میں لائے گئے تھے۔ کراؤن آف اسٹیٹ جو ملکہ وکٹوریہ کے لئے تیار ہوا تھا، اس تاج میں ایک ہیرا ”سیکنڈ اسٹار آف افریقہ“ نامی لگا ہوا ہے۔ ٹرانس وال کے عہد میں یہ ہیرا ۱۹۰۷ء میں شاہ ایڈورڈ ہفتم کو پیش کیا گیا تھا۔

ایک ہیرا ”تاج ماہ“ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ہیرا میر جیلہ کے ہاتھوں شاہ جہاں کو پیش کیا گیا تھا۔ یہ خاندان مغلیہ سے نادر شاہ کے ہاتھوں سے گزرتا ہوا شاہ فارس کے پاس پہنچا۔ اس کا وزن ۴۶ قیراط تھا، اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے انوکھا اور بڑی خاص آب و تاب کا ہیرا تھا۔ اب یہ شاہی خزانہ ایران میں بتایا جاتا ہے۔ ایک نادر ہیرا ”الماکس شاہ عباس“ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۸۳۲ء میں جب شاہ عباس مرزا کی فوج نے خراساں کا محاصرہ کیا تو یہ نادر ہیرا ایک احمبی آدمی کے ذریعہ شاہ عباس مرزا کے ہاتھ آیا، اس کا وزن ۱۳۰ قیراط تھا۔ یہ ہیرا ایک طرف سے چوڑا تھا، ”الماکس اکبر شاہ جہانگیر شاہ“ شاہ جہاں کے عہد تک خاندان مغلیہ میں رہا۔ اس ہیرے پر شاہ جہاں نے دونوں طرف طغے کندہ کرائے تھے جس پر سنہ ۱۰۲۸ھ کندہ تھا۔ یہ ہیرا سترہویں صدی عیسوی کے آخر میں لاپتہ ہو گیا۔

غور و نخت اور خود پسندی گمراہی کا نشان ہے

”الماس نیولین“ کے نام سے مشہور تھا۔ شاہ نیولین پونا پارٹ سے آٹھ ہزار پونڈ میں خریدا تھا۔ جب نیولین کی شادی ہوئی تو اس نے اپنی تلوار کے قبضہ میں مزین کرایا تھا۔

برازیل ڈائمنڈ اسٹار آف سائوتھ۔ یہ نایاب ہیرا ۱۸۵۳ء میں برازیل کی کان سے دستیاب ہوا اس کا وزن ۸۸-۲۶۱ قیراط تھا اور یہ چالیس ہزار ڈالر میں فروخت ہوا۔ بعد میں تراشہ گیا اور مہاراجہ بڑودا نے خریدا کیا تھا۔ اسی قسم کا دوسرا ہیرا بھی برازیل سے دستیاب ہوا تھا یہ مسٹر ڈرسڈن کے نام سے منسوب و مشہور ہے۔ بندے کی شکل میں تھا اسے بھی مہاراجہ بڑودا نے خریدا کیا تھا۔

دریائے فور۔ یہ ”اولول“ ہیرا مغل عظم سے منسوب ہے۔ ماہرین کے خیال میں ہندوستانی ہیروں میں علیٰ ترین تھا۔ یہ گولکنڈا کی کان کلور سے سترھویں صدی میں دستیاب ہوا اور سترہویں صدی کے مندر تراچنابی میں برہما کی مورچی کی آنکھ کی جگہ نصب تھا۔ اٹھارہویں صدی عیسوی کے اوائل میں ایک فرانسیسی سپاہی نے مندر کے پوجاری سے مل کر اسے حاصل کر لیا اور انگریزی جہاز کے ایک کپتان کے ہاتھ دو ہزار ڈالر میں فروخت کیا۔

نامسک (NASSAK)۔ اس ہیرے کا نام ایک ”نامسک“ جگہ کے نام سے منسوب ہے جو بمبئی سے تقریباً سومیل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ہیرا جوار کے مندر میں تھا۔ مہٹوں کے دور میں اسے مندر سے نکال لیا گیا اور ۱۸۱۵ء میں مال غنیمت کے طور پر اسٹانڈیا کمپنی کے قبضہ میں آیا۔ پھر ایک مشہور جوہری نے اسے خریدا کر لیا۔ اس کی شکل غروٹی تھی لیکن بعد میں خوبصورت طرز میں

اگر تو خدا کے کام کی عزت نہیں کرتا تو خود کہاں سے عزت پائے گا
 تراشہ گیا۔ ۸۳۷ء میں مارکولس آف ولیسٹ منسٹر نے خرید کیا اور اب تک
 اس کے خاندان میں محفوظ ہے اس کا وزن ۸۹ ۳/۴ قیراط تھا اب ۸۸ ۱/۲ قیراط ہے۔
 پولار اسٹار (POLAR STAR) :- یہ خوبصورت ہیرا صرف
 چالیس قیراط وزن کا ہے اور روس کی ملکیت میں تھا۔

ہوپ (HOPE) :- یہ انوکھا اور رنگین ہیرا بڑی اہمیت کا حامل
 ہے اس کا وزن ۴۴ ۲۲ ۲۴ قیراط ہے۔ نگاس کانیلیم جیسا ہے۔ یہ گوکھٹا کے کلورا
 کان سے دستیاب ہوا تھا۔ منسٹر ندر نے اپنی سیاحت کے دوران ۱۶۹۲ء میں
 خرید کیا اور ۱۶۹۶ء میں منسٹرولس کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ یہ ہیرا انقلاب وائس
 کے بعد ۱۷۹۲ء سے ۱۸۵۲ء تک لاپتہ رہا۔ ۱۸۵۲ء میں اس کے نمونے انشائیکے
 متعلق بہت سے مختلف مضامین شائع ہوئے۔ پھر یہ ۱۸۶۸ء میں فروخت ہوا اور
 امریکہ چلا گیا۔ ۱۹۰۹ء میں وائس کے ایک بڑے جوہر نے خرید اس کی قیمت
 اندازاً ۴۲۰۰۰ ڈالر تھی۔ یہ ہیرا اب تک بھیس کے لئے مشہور ہے۔

پاشا آف ایجیپٹ (PASHA OF EGYPT) :- یہ چلیں
 قیراط کا خوبصورت اور آب و چمک میں بے نظیر ہیرا ابراہیم واسرائل آف مصر
 نے اٹھائیس ہزار ڈالر میں خریدا تھا۔ مصری جواہر خانہ میں سب سے اعلیٰ یہی ہے۔
 بغداد کے خلیفہ مامون لارشد کی شادی کی خوشی کے موقع پر غل کی چھت سے چھوٹے
 چھوٹے ہیرے تمام مہانوں پر برسائے گئے۔ تاریخی لحاظ سے تخمیناً ان ہیروں کی قیمت
 اس وقت پندرہ لاکھ ڈالر سے زائد تھی۔

نقلی ہیرا بھی بنایا جاتا ہے۔ یہ شیشہ سے بنتے ہیں۔ کچھ چالاک لوگ ایک اصلی
 ہیرا اور دوسرا نقلی تلے اوپر جوڑ دیتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں ایک ہی معلوم ہوتا ہے لیکن

کسی خدا داد قوت کو ضائع نہ کرو، بلکہ درست عمل عمل معلوم کرو

خوردین سے اس کا جوڑ معلوم ہو سکتا ہے۔ گرم پانی، تیل یا اصلی شراب میں ترکیبی ہیرا ڈالنے سے ٹکڑے جدا ہو جاتے ہیں ترکیبی ہیرا بنانے میں کافی اخراجات ہوتے ہیں۔ ایک فرانسیسی کیمیاگر جس کا نام موٹش تھا، اس نے ترکیبی ہیرا مثل اصلی کے بنانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اخراجات زیادہ ہونے پر تجارتی نقطہ نظر سے یہ تجربہ کامیاب ثابت نہ ہوا۔

کچھ اور لوگوں نے بھی ترکیبی ہیرے بنانے میں مختلف طریقے اختیار کئے لیکن مستقل طور پر کارآمد ثابت نہ ہو سکے۔ اگرچہ ٹیل کے تاج میں تمام گراں بہا ہیرے جوڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام ہیروں کی مجموعی قیمت کا اندازہ چھ کروڑ روپے لگایا گیا ہے اس تاج کے لئے مشہور ہے کہ زیادہ دیر ٹیل اس پر نظر رکھنے سے ہیروں کی چمک دمک کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ بیاتی کمزور ہو جاتی ہے۔

قدتی ہیرا تیار ہونے میں سینکڑوں سال لگتے ہیں جبکہ مصنوعی ہیرا سائنس دان چند ہینوں میں تیار کر لیتے ہیں۔ کاغذوں میں آگ کی بھٹیوں میں ایک مقررہ وقت تک مصنوعی ای ٹیشن کی فلمیں رکھی جاتی ہیں۔ ان فلموں میں کیمیائی اجزاء شامل کئے جاتے ہیں اور آگ کی حرارت سے رنگ چڑھ جاتا ہے پھر ان کو تراش اور خراش کر مثل اصلی ہیرے کے بنایا جاتا ہے مصنوعی شناخت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان کے اندر بھی بہت سے رنگ پوشیدہ رہتے ہیں۔

ہیرے کی مشہور کانیں کانگو، پرتگال، انگولا کی حیر، ساؤتھ افریقہ، گھانا، جنوبی روڈیشیا، ٹانزانیہ، بوریو، اورنیو، آسٹریلیا، ساؤتھ ویلز و برطانوی گنی میں ہیں۔

مشیروری

یاقوت

فارسی میں بہرمانی، سنسکرت میں مانکیہ پدم راگ اور انگریزی میں (RUBY) اور اولس، روبن کہتے ہیں۔ اس کا رنگ گہرا سُرخ، گلابی، نارنجی، زعفرانی، ارغوانی چمکدار ہوتا ہے۔ از قسم جواہر ہے۔ سیاہی مائل خراب مانا گیا ہے۔ مزہ پھیکا، مزاج سرد و خشک و معتدل ہے۔ اس پتھر کی سختی نو درجہ ہوتی ہے۔ اور یہ پیر سے کٹ سکتا ہے اگر فلز سے اس کی روشنی کی شعاع پاس ہو جائے تو نقلی ہوتا ہے رنگ میں سُرخ مثل کبوتر کی آنکھ عمدہ سمجھا جاتا ہے زمانہ قدیم کی ایک نادر کتاب میں تحریر ہے کہ اس پتھر کی خلقت آب شیریں سے ہوتی ہے جو دو پتھروں کے درمیان ایک عرصہ تک رہتا ہے۔ یہ پانی کاڑھا ہو کر صاف اور سنگین ہو جاتا ہے۔ پتھروں کی گرمی اور حدت اس کو بچتہ کر کے سخت کر دیتی ہے۔ اس جواہر میں کیمیائی طور پر ۹ فیصد یومونا ڈیڑھ سو فیصد چونا اور معمولی مقدار میں کرومیم شامل ہوتی ہے۔ اس کو کئی درجہ دے کر مختلف نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ سُرخ، احمری، گہرا لال، سُرخ اودی، گلابی رنگ، سُرخ نارنجی، گہرا لال میں پیلا رنگ ظاہر کرے۔ سُرخ، لیمبی، زردی مائل، یاقوت، رمانی، جس کا رنگ انار کے دانہ سے مشابہ ہو۔ بقول ارسطو یاقوت شریف و نفیس ہے اس میں کچھ نقطے معلوم ہوتے ہیں اور مختلف قسم کے عکس ہوتے ہیں۔ کان سے نکلتا ہے۔ یہ پتھر سب جواہرات سے افضل کہا گیا ہے اور بڑا قبولِ نظر ہوتا ہے۔ زمانہ قدیم کے شعراء اس جواہر کو اپنے لبِ محبوب کے تشبیہ دیتے تھے۔ یاقوت کو شب چراغ بھی کہا گیا ہے۔ یہ فراغِ دلی محبت اور شفقت بڑھاتا ہے۔ پُرانے زمانے میں رسم شادی کے لئے

علم کے ساتھ عمل منہوری ہے

یا قوت کی انگوٹھی کی بڑی اہمیت تھی۔ ازدواجی زندگی میں بڑا معاون پتھر ہے۔ زمانہ حال میں بھی انگوٹھی پہننا نیک نگوں اور خوشگی کا باعث رہتا ہے۔ اس کو فادائی رفاقت و دوستی کا معاون سمجھا جاتا ہے۔ تعلقات بہتر رکھتا ہے۔ فکر اور پریشانی دور کرتا ہے۔ اس میں حرارت زیادہ ہے۔ اس کا رنگ مزاج میں تیزی اور پھرتی پیدا کرتا ہے۔ ترقی روزگار میں ذرائع پیدا کرتا ہے۔ امور معاش کے لئے اچھا پتھر ہے۔ جوہری حضرات اس کو کئی اقسام میں تقسیم کرتے ہیں، جولان، جسکارنگ، گاڈھا سُرُخ ہو، بنوسی معمولی سیاہی مائل، کھیرا، اس کا رنگ سُرخ کھنسی، اطلسی، یہ گہرا سُرخ یا قوت ہے۔

طبی طرز میں اس کا سُرخ آنکھ کی بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اور یہ پتھر منہ طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کو گرگڑنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ صُرخ قلب مقوی اعصاب دیتا ہے اور رطوبت خشک کرتا ہے۔ مفرح ہے۔ وحشت اور دفع زہر ہے۔ خفقان کو فائدہ کرتا ہے۔ یا قوت کے پیلے میں شراب رکھنے سے اس کا نشہ اور تیزی زائل ہو جاتی ہے۔

یا قوت جاری خون بند کر دیتا ہے۔ اور مصفی خون ہے۔ یہ پتھر کل جواہرات سے افضل ہے۔ اس کے دیکھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔ اس کو اعلیٰ کے پانی سے صاف کیا جاسکتا ہے۔

خواب پسینہ، بد بو، دھواں، اصلی یا قوت بد براؤں کا ہے۔ اس جوہر میں چیر (پرت) مثل اہرق کی چادر کے شکاف دھار دھاریاں و نیز زردی مائل رنگ عیب سمجھے جاتے ہیں۔

بقول حکماء سابقین یہ جواہر استقلال، تہمت اور طاقت برقرار رکھتا ہے۔

بن مہسید یو پار پر آیا ہوتا ہے

مرغن مرگی، ہسینہ، طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔ خون کو باقاعدہ متحرک رکھتا ہے۔ اس کی انگوٹھی گٹھیا کے مرغن میں مقید ہے۔ دل میں شیطانی حرکت پیدا نہیں ہونے دیتا۔ خونی امراض میں بھی مقید ہے۔ روح کو طاقت دیتا، پیاس کی شدت کم کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے مرغن گٹھیا نہیں ہوتا۔ اور اس کی انگوٹھی امراض قلب کو دفع کرتی ہے۔

اس پتھر کے متعلق مستند کتب میں نظر سے گزرا ہے کہ تمام پہاڑوں سے پہلے اس پتھر نے ولایت اہل بیت علیہ السلام کا اقرار کیا۔ ارشاد امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام ہے کہ یا قوت ہاتھ میں پھنسنے سے فقر و پریشانی دفع ہوتی ہے۔ آپ کے دست مبارک میں منجلا اور انگوٹھیوں کے یا قوت کی انگوٹھی بھی تھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا بھی ارشاد ہے کہ یا قوت فقیری زائل کرتا ہے۔ شیخ محمد بن بابویہ علیہ الرحمۃ کتاب ثواب الاعمال میں آنحضرتؐ سے روایت کرنے ہیں کہ یا قوت کی انگوٹھی پہننا سنون اور ثواب ہے۔ یہ نیکیز سبک فضل ہے۔

جناب معضل بن عمر سے روایت ہے کہ علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں ہر مومن کے لئے یا قوت کی انگوٹھی بہتر جانتا ہوں۔ بعض کتب میں ان ہی حضرات سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی انگشتی جو حالت کوع میں سائل کو آپ نے مرحمت فرمائی تھی وہ یا قوت سُرُخ کی تھی۔ اس کا وزن پانچ مثقال اور چاندی چار مثقال (کل انگشتی تقریباً تین تولہ ساڑھے چھ ہاشے وزن کی تھی) قیمت اس کی چھ سو خروار نقرہ اور چار خروار طلائی تھی۔ کتب میں اس کے متعلق تحریر ہے کہ وہ انگوٹھی ملوک بن حران کی تھی۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ ابن کناد کی تھی جس وقت حضرت علیؑ نے اس کا فر کو قتل کیا اس کے ہاتھ میں

دل مل جاتے ہیں پر حیالات مل جانے پر کامیابی ہے۔

یہ انگشتی تھی۔ یہ انگشتی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دی گئی۔ آنحضرتؐ نے وہ انگشتی حضرت علی علیہ السلام ہی کو عطا فرمادی۔ آپؐ نے اس کو زیب انگشت فرمایا۔ تہذیب المتین جلد ۱ اور دیگر کتب میں تحریر ہے کہ ایک روز ہمراہ حضرت خاتم الانبیاءؐ مع دیگر اصحاب نماز ظہر مسجد میں ادا فرما رہے تھے کہ ایک شخص بصورت سائل مسکین صفوف نماز کے گرد پھر رہا تھا۔ اور سوال کر رہا تھا جب کسی نے توجہ نہ کی تو اس نے دست و عارت العزت کی بارگاہ میں بلند کئے اور کہا کہ میں نے تیرے رسولؐ کی مسجد میں سوال کیا۔ کسی نے مجھے کچھ نہ دیا۔ اب میں محروم ہو کر جاتا ہوں۔ یہ الفاظ حضرت علی علیہ السلام نے سنے۔ آپؐ نے انگشت مبارک کو اس کی طرف حرکت دی۔ مسکین قرینہ سمجھ گیا۔ اس نے جلد انگشتی اُتاری۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس واقعے واقف ہوئے۔ بعد فراغت نماز دست مبارک بجانب آسمان بلند فرمائے اور مناجات کی، ابھی مناجات حضرتؐ کی ختم نہ ہوئی تھی کہ جبریل علیہ السلام نے نازل فرمایا اور اس آیت سے بشارت دی: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ ذَاكِعُونَ) یعنی یقیناً (صرف ایسا ہی ہے کہ) اللہ اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں (ایسے ایمان والے ہیں جو) نماز پڑھتے ہیں اور بحالت رکوع (اٹھائے نمازیں) زکوٰۃ دیتے ہیں۔

حاکم و ادنیٰ و فضل کوئی نہیں ہے کہ تصرف تمہارے امور میں کرے۔ مگر خدا اور رسولؐ اور وہ شخص ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اٹھائے نمازیں بحالت رکوع زکوٰۃ دیتے ہیں۔

صحبت جسد اثر کرتی ہے

بعض کتب میں اس طرح تحریر ہے کہ بوقت نماز طہر جنات و بنی آدم حاضر تھے حضرت جبریل علیہ السلام بھی بصورت سائل آکر درمیان صفوں کے پھرتے تھے جب وقت رکوع آیا پشت حضرت علیہ السلام آکر کھڑے ہو گئے اور سوال کیا۔ حضرت نے ائمہ کی طرف اشارہ کیا۔ انکو بھی دست مبارک کرامت ظہور سے سائل کی طرف چلی گئی اس واقعے ملائکہ میں ایک گفتگو اور غلغلہ پیدا ہوا اسی اثنا میں حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ بے شمار نعمتیں آپ کے خاندان کے لئے پروردگار عالم نے عطا فرمائی ہیں۔ آپ حضرت علی علیہ السلام سے اس واقعہ کو بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ نعمت فانی اور ناپائیدار دنیا ہے، اس کے حلال مال میں حساب اور حرام میں عذاب ہے۔

مناقب مرتضوی اور امام غزالی نے کتاب سر العالمین میں بھی یہی واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ انگشتی حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام کی تھی اور تبرکات انبیاء علیہم السلام میں داخل ہے۔ جب یہ انگشتی حضرت علی علیہ السلام نے سائل کو دے دی۔ پھر ائمہ طاہرین علیہم السلام کو کیوں کر پہنچی۔ یہ حیثیت میراث ہونے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس انگشتی کو کافی رقم میں خرید فرمایا تھا ایک روایت میں ہے کہ سائل ملک تھا، اور ملائکہ حرص و طمع سے پاک ہوتے ہیں یہ انگشتی واپس حاضر خدمت کر دی ہو۔

بعض علماء تحریر فرمایا ہے کہ یہ انگشتی حضرت صاحب الزمان شریک القرآن عجل اللہ فرجہ (بارہویں امام حضرت مہدی علیہ السلام) کے پاس موجود ہے۔ اس انگشتی پر حضرت علی علیہ السلام نے کلمات (سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ) (عبد)

نعمیتوں کو قبول کر دے یہی دل کی حیات ہے۔

کنہہ کرائے تھے۔ اس واقعہ کو محمد بن بابویہ علیہ الرحمۃ نے کتاب امالی میں تحریر فرمایا ہے کہ شان نزول آیہ شریف حضرت امام باقر علیہ السلام کی ایک حدیث اس طرز پر ہے کہ ایک جماعت یہودیوں کی جن میں عبد اللہ ابن سلام واسد ابن یامین و ابن صلیا جو مشرف باسلام تھے۔ ایک روز حاضر خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے اور عن کی کہ حضرت موسیٰؑ نے یوشع ابن نون کو اپنا جانشین اور وصی کیا تھا آپ کا وصی کون ہوگا۔ آپ کے بعد ہمارا پیشوا کون ہوگا۔ پس آیہ مذکورہ نازل ہوئی۔ حضرت نے فرمایا کہ اکتھو اور مسجد میں چلو۔ جب وہ لوگ ہمراہ حضرت گئے، دیکھا کہ مسجد سے ایک سائل جا رہا ہے۔ حضرت نے اس سائل سے دریافت فرمایا تمہیں کسی نے کوئی چیز دی ہے۔ اس سائل نے عرض کیا کہ یہ انگوٹھی مجھے ایک مرد نے دی ہے جو نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ کس حالت میں دی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ حالت رکوع میں۔

یہ سن کر حضرت خاتم الانبیاءؑ نے اور اہل مسجد نے تکبیر کہی حضرت رسالت مآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے۔ سب نے کہا ہم راضی ہیں۔

ہر دو احادیث میں ایک دوسرے سے اختلاف پایا جاتا ہے یعنی ایک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک نماز ہونا اور دوسری میں حضرت کا اس وقت تشریف لے جانا جب سائل واپس جا رہا تھا ممکن ہے سائل کو دو بارہ انگوٹھی دی ہو اور دو بار آیت نازل ہوئی ہو جیسا کہ سورۃ فاتحہ ایک بار مکہ معظمہ میں بوقت نماز فرض اور دوسری دفعہ جب قبلۃ بیت المقدس سے مکہ معظمہ کی طرف تبدیل ہوا۔ کسی امر کی تکرار سے اس کے استحکام اور بلیغ ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ ۲۴ ذوالحجہ کو

احسان جتنا احسان کو باطل کرتا ہے

کو نزول آیت ہے اسی روز سائل کو انگوٹھی مسجد میں مرجحت کی گئی۔ کتاب آیات جلی ۱۳۳ھ میں تحریر ہے کہ سب سے مستند اور سب سے قوی قول خود اللہ جل ثنا کا ہے جو اس واقعہ پر پورا حاوی ہے۔

صاحب کشف و علامہ نیشاپوری و حافظ ابو نعیم و ثعلبی وغیرہ جو مشہور مفسرین ہیں اور علماء ہیں صحاح ستہ و مذاہن حنبل و مناقب منازل و نسائی میں تصریح کرتے ہیں کہ ان آیات کا مقصد و مفہوم اس طور پر ہے کہ حافظ حامی تمہارے دین کے اور اولیٰ تصرف کرنے کے لئے تمہارے کاموں میں یہی تین ہیں۔ اول خدا تعالیٰ پیدا کرنے والا اور عالم تمہارے خیر و شر کا ہے۔ دوسرے رسولؐ کہ پیغمبر مبین تمہارے افعال حلال و حرام کے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ کہ صفت ان کی یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں سائل کو زکوٰۃ مرجحت فرماتے ہیں۔

آیت میں خلاق عالم کے ایسی عنایت کا اظہار فرمایا ہے۔ اس طور پر کہ جس کلمہ سے اپنا اور اپنے رسولؐ کا وصف بیان فرمایا۔ اسی کلمہ سے حضرت علی علیہ السلام کی بھی صفت بیان فرمائی۔

حضرت علی علیہ السلام بھی انہیں اوصاف سے متصف ہیں۔ ان کے حکم کے مخالف خدا و رسولؐ کے مخالف ہیں۔ ع

انگوٹھی وی جو سائل کو علیؑ نے غل ہوا ہر سو

گدا کو مرتبہ حیدر نے بخشا ہے سلیمان کا

اسی سلسلے میں ایک واقعہ اور عرض کر دوں جس کے متعلق منقول ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے ایک انگوٹھی اپنے ید بزرگوارؑ سے طلب فرمائی۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ بعد فراغت نماز عشا۔ انگوٹھی اپنے خالق سے طلب کرنا

ہر انسان کے لئے ایک عاقبت ہے کثیریں یا تلخ

جو میرے عطا کرنے سے بہتر ہوگی۔ راوی کہتا ہے کہ صدیقِ عالمؑ نے بعد فراغت نماز عشاء دُعا کی۔ مآتف غیبی سے آواز آئی کہ چیز مطلوبہ زیرِ جاکے نماز موجود ہے۔

جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے اپنی جائے نماز کے نیچے دیکھا۔ ”انگوٹھی یا قوت نہایت بیش بہا خوش رنگ موجود ہے۔ آپ بہت خوش و مسرور ہوئیں۔ دستِ مبارک میں پہنی جب آپ نے آرام فرمایا۔ خواب میں دیکھا کہ آپ داخلِ بہشت ہیں جس میں تین قصرِ عالی شان ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ مکان کس کے ہیں۔ بتایا گیا کہ جناب سیدہ جنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔

آپ ایک قصرِ عالی شان میں تشریف لے گئیں۔ اس قصر میں ایک مقام پر ایک تختِ یا قوت تین پائے پر رکھا ہوا دیکھا، جو تھا پایہ ایک طرف جھکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کا جو تھا پایہ کیوں نہیں ہے۔ بتایا گیا کہ خاتونِ جنتِ جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے ربِّ العزت سے ایک انگوٹھی طلب کی تھی۔ اس تخت کے پایہ سے یا قوت نکال کر انگوٹھی معطرہ کو عطا ہوئی ہے۔

جب خواب سے بیدار ہوئیں تو آپ نے پیرِ مزرِ گوادر کی خدمت میں کیفیتِ خواب بیان فرمائی۔ حضرت نے فرمایا کہ اے دخترِ نیک اخترؑ خدا تعالیٰ ہمارا اہل بیت کے لئے نعمتِ ہائے آخرتِ بہشت میں عطا کرے گا۔ نعمتِ ہائے دنیا فانی ہے۔ پس اے فاطمہؑ آج شب کو یہ انگوٹھی زیرِ جاکے نماز رکھ دینا اور دُعا کو پُروردہ گا۔ اس انگشتی کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ جناب سیدہ علیہا السلام نے ایسا ہی کیا۔ سونے میں پھر وہی قصرِ بہشت خواب میں دیکھا۔ اب اس تختِ یا قوت کا پایہ جڑا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا جواب ملا کہ جو خاتونِ جنت اس تخت کی مالک ہیں انھوں نے انگوٹھی مطلوبہ واپس کر دی جس کی وجہ سے یہ تخت اپنی اصلی

شراب متام گناہوں کا مجموعہ ہے

حالت میں آگیا۔ معصومہؑ نے آخت کی زینت کو ترجیح دی۔ یہ جواہر حُسن کی نعمتوں میں سے ہے۔

تحفہ عالم شامی میں تحریر ہے کہ یا قوت سُرخ پاس رکھنے سے جلالتِ قدر و منزلت حاصل ہوتی ہے۔ نگاہوں میں عزت سے دیکھا جاتا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نگینہ یا قوت میں سب سے زیادہ ثواب اور نفع ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے مرضِ الصبیان نہیں ہوتا۔

عالمہ عورت کے باندھنے سے اسقاطِ حمل کا ڈر نہیں رہتا۔ صاحبِ رُم کے لئے مُغنیہ ہے۔ یہ پتھر زندگی میں معاون و مبارک ہے۔ پانی میں غرقابی اور بجلی کے نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انگوٹھی یا قوت فقر و محتاجی سے بچاتی ہے۔

مولانا شیخ حر علیہ الرحمۃ کے ہدایتِ الائمہ میں روایت کی ہے کہ نقشِ نگینہ موشکل کش علیٰ ابن ابی طالب علیہ السلام مندرجہ ذیل تھا۔ (لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین)۔

بعض کتب میں نگینہ یا قوت پر (الملک اللہ یا اقْوَضُ اَمْرِی اِلَی اللہ یا العِزَّةُ لِلہ) کندہ کرنے کی ہدایت ہے۔

ارسطو نے یا قوت کے متعلق تحریر کیا ہے کہ یہ دشمن کو زیر رکھتا ہے اس کے اثرات سے انگوٹھی پہننے والے پر کتے کا حملہ اور بھونکا اثر نہیں کرتا۔ اس پتھر کے پہننے سے حوصلہ اور قوتِ ارادی وسیع ہوتا ہے۔ بڑے سے بڑے مرحلہ میں جھجک نہیں ہوتی۔

مومن کا اچھا ہتھیار دُعا ہے

پہلے زمانہ میں یا قوت ہندوستان کے بعض ایسے مقامات سے دستیاب ہوئے ہیں جہاں چاول بونے جاتے تھے ان کھیتوں کے چھبے اپنے بلوں سے باہر پھینک دیتے تھے۔

ایک نیا بیا قوت ۸۷۷ء میں زار روس کے تاج میں کبوتر کے اندھے کے برابر تھا۔ اس کا وزن تقریباً سو قیراط تھا۔ قدیم ایران کے ساسانی خاندان کے بادشاہ جن کے پاس شطرنج کے مہرے یا قوت اور زمرہ کے تھے۔

ایک اور نادر و نیا بیا قوت مہاجر رنجیت سنگھ کے پاس چودہ تولہ وزنی تھا۔ اس پر احمد شاہ اور اورنگ زیب کے نام کندہ تھے۔ شہنشاہ ایران کے پاس ایک نادر یا قوت محفوظ تھا جس کا وزن ۷۲ کیراٹ تھا۔ یہ نادر یا قوت چار بادشاہ کے تاج کلمہ ہے۔

تیموریہ یا قوت: یہ اعلیٰ قسم کا نادر یا قوت ہے تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ”کوہ نور“ ہیرے کے ساتھ ساتھ رہا ہے۔

شب افروز: یہ یا قوت نوشیروان کے خزانے میں رہا۔ اس کو ”کوکب“ کا لقب دیا گیا تھا۔ شب کی تاریکی میں چراغ کی طرح روشن نظر آتا تھا اکثر کتب میں اس کو گوہر شب چراغ بھی لکھا گیا ہے۔

سلطان ملک شاہ نے اپنا ایک قاصد سلطان ابراہیم کے پاس بھیجا جب یہ قاصد سلطان کی خدمت میں پہنچا تو موسم سرد تھا قاصد نے دیکھا کہ سلطان کے سامنے ایک طشت میں زرین آتش دان رکھا ہے اس میں سُرُخ روشنی نظر آ رہی ہے۔ قاصد حیران رہ گیا۔ پتہ چلا کہ یہ سب سُرُخ نادر و نیا بیا قوت ہیں۔

کراؤن آف اسٹیٹ جو ملکہ وکٹوریہ کے لئے تیار ہوا تھا اس کے جزاؤ جو اہرات

زندگی ایک طویل علالت ہے۔ (پوپ)

میں ایک بہت بڑا یا قوت لگا ہوا ہے، یہ ۱۳۵۷ء میں شاہی خزانہ کو دیا گیا تھا۔
یہ یا قوت بہت مشہور ہے۔

برما میں اس کی کانیں بہت بڑی ہیں۔ افغانستان کے بدخشاں کے صوبہ
میں بھی یا قوت کی کانیں بہت قدیم ہیں۔ عمدہ قسم کا سیام کے جنوبی شرقی علاقہ میں
بھی پایا جاتا ہے۔ سیلون، مڈغاسکر، کیلیفورنیا، لنکا اور جنوبی افریقہ میں خوب
ملتا ہے اور پاکستان میں بھی دستیاب ہے۔

یشب

فارسی میں سنگ یشیم، عربی میں حجر الیشم، اور انگریزی میں جیسپر
(JASPER) اور ایرانی سوسا کہتے ہیں۔ یہ پتھر انگریزی، کچھ درودی بابل، کافوری
بھورا، دو دھیا، سبز، کاسی رنگوں کا ہوتا ہے۔ اور بعض پر خاکی دھاریاں ہوتی ہیں۔
قدیم چھکدار سخت ترین معدنیات میں سے ہے۔

مزہ پھیکا، مزاج سرد و خشک ہے۔ طبی طریقہ میں زخم اچھا کرتا ہے۔ اس کا
گشتہ مقوی باہ ہے۔ سانپ کے زہر کو دفع کرتا ہے۔ جاری خون کو بند کرتا ہے۔ اس کی
تحقی بطور لاکٹ مقوی دل و دماغ ہے۔ دافع خفقان و دوسوس ہے۔ اور اختلاج قلب
میں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے عمر بڑی ہوتی ہے۔ تفرہ سکی صلحیت بڑھاتا ہے
سبح کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ نظریہ اور آسمانی کجی کے ضرر سے محفوظ رکھتا ہے۔ گردن
میں بطور لاکٹ پہننے سے مرض خناق و سہل دفع کرتا ہے۔ ہاتھ اور بازو پر باندھنے
سے ڈر اور خوف جاتا رہتا ہے۔ اس کو اکثر بول دل کے لئے گھس کر پیتے بھی ہیں۔
حکمائے قدیم کے اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ امراض دل میں اس کی تختی گلیں لٹکانے

تدبیر و تدبیر سے زیادہ کوئی عقلمندی نہیں

سے فرحت اور قوت ہوتی ہے اور حافظ بڑھتا ہے۔ شاہی زلمے میں اکثر حضرات اپنی تسبیح میں اس کی تحنی رکھتے تھے اور ہر ساز میں تسبیح پڑھنے کے بعد یہ تحنی اپنے سینے سے مٹ کر لیا کرتے تھے۔ اس سے سکون قلب ہوتا ہے۔ بچے کے گلی میں باندھنے سے گریہ کم ہوتا ہے اور بچہ کا ڈرنا موقوف ہو جاتا ہے۔

یشب کی انگوٹھی پہننے والا احباب در محفل میں عزیز رہتا ہے۔ احکام اور پریشان خواب سے محفوظ رہتا ہے۔

سنگِ یشب کی انگوٹھی دشمنوں کو زیر کرنے میں خاص طور پر اچھی ہے۔ اس کے کھنے سے مخالف پر غالب ہے۔ یہ پتھر کجبت اور تقریر میں معاون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ قدیم کے بادشاہ اور یہلوان اس پتھر کو اپنی کمر میں باندھا کرتے تھے۔ تلوار، برچھے اور قزوی کے دستے اسی یشب کے پتھر کے نولے جاتے تھے۔ اس پتھر کو مغربی کھنے سے پیاس کی شدت کم ہوتی ہے۔ اس پتھر پر برج آتش کے وقت تریزہ کندہ کرایا جاتا ہے۔ تعویذ جسم سے ہر درد کو دفع کرتا ہے۔ پہلے سنگِ یشب کے متعلق روم کے رہنے والوں کو معلوم ہوا کہ وہاں کے آتش دیشاں پہاڑوں کی چٹانوں میں موجود ہے۔ یہ پتھر روم سے اٹلی لایا گیا۔ اٹلی کے کاریگروں نے اس کی تراش شروع کی۔ پندرھویں صدی عیسوی کے بعد سے سنگِ یشب کے ہٹن ٹیچر کے دستے اور مختلف چیزوں میں استعمال کیا جانے لگا۔ انیسویں صدی عیسوی میں یشب کو رنگے کا طریقہ ایجاد ہوا اور اس کی صنعتی ترقی میں اضافہ ہوا۔

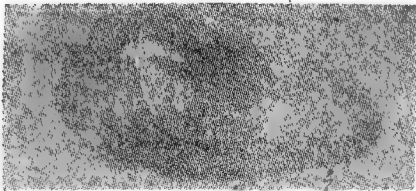
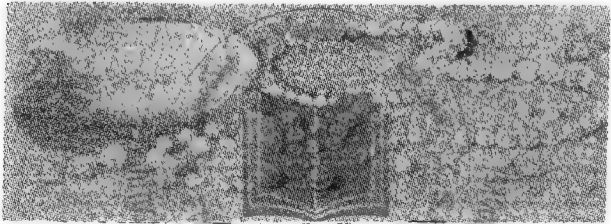
۱۵۵۰ء میں یشب کی بھاری تعداد برازیل میں معلوم ہوئی۔ لیکن برازیل کی خانہ جنگی سے یہ پتھر در سب ممالک سے جاسکایا صرف ۱۵۵۰ء میں کچھ یشب جرمنی بھیجا گیا تھا۔ پیرس کے عجائب گھر میں ایک نادر ذرایا ب یشب محفوظ ہے جس پر حضرت عیسیٰ

محبت زندگی میں صرف ایک بار آتی ہے (جوش بسنگر)

علیہ السلام کا مبارک چہرہ کندہ ہے۔

اس پتھر کی عہدِ قدیم میں کتب کی جلد بندی کی جاتی تھی۔ چنانچہ پاکستان قومی عجائب گھر (کراچی) میں بھی چند کتب محفوظ ہیں جن کی جلد اسی پتھر سے تیار کی گئیں۔

موتی و سیب



نشد شبیر قادری

انتقام لینے سے موقت کرنا بہتر ہے

پیغمبر اسلامؐ، ائمہ معصومین علیہم السلام و بزرگان دین کی انگشتہ یان اور ارشادات

انگوٹھی مرد اور عورت کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے۔ انگوٹھی کو دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہننے لیکن بعض احادیث کے مطابق بائیں ہاتھ میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس پر کوئی مقدس نقش، اسم یا متبرک نگینہ نہ ہو۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص دائیں ہاتھ میں انگوٹھی استعمال کرتا ہو اور اس کی نیت آپ کی سنت کے مطابق ہو، یومِ عشرِ گرقہ پر رشتہ ہوگا تو اس کا ہاتھ بیکر کر آپ کے اور حضرت علی علیہ السلام کے پاس پہنچا دوں گا (حلیۃ المتقین در مطبع مقبول پریس دہلی ۳۲۵ھ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حوائف کی قضا ویرنگینہ پر کندہ کر کے پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔ شکل بھول و ہال کی بنیاد پر کوئی قباحت نہیں سوائے نقوش مخصوص یا مقدس نام اور کچھ نگینہ پر کندہ کرنا مناسب نہیں۔

نگینہ خلقی ہو یا مثل شجری یا کندہ کیا ہوا، جس انگوٹھی پر اس کے باری تعالیٰ یا ائمہ معصومین علیہم السلام کندہ ہوں۔ اس کو بحالت نجاست مس کرنا یا بیت الخلاء لے جانا اور ایسے نگینے کو درمیان سے ترشوانا جس سے حروف کٹ جائیں منع ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس سکہ یا دینار و درہم پر اسمائے اقدس الہی نقش ہوں ان کو بھی نجاست میں مس کرنا، بیت الخلاء لے جانا، اور استنجہ کے وقت ہاتھ میں نہیں رکھنا چاہیے۔ بعض علمائے بحالت مذکورہ بالا

جو شخص حرام کاموں سے بچتا ہے، وہ جنت پالیتا ہے۔

ننگینہ، عقیق یعنی، در نجف، فیروزہ اور حدید کو بغیر نقوش کے بھی لبس بان نگیںوں کی فضیلت مس کرنا پاس رکھنا منع فرمایا ہے۔ بہتر ہے کہ عقیق یعنی، در نجف، یا قوت اور فیروزہ کی انگوٹھی صرف دائیں ہاتھ کی انگلی میں استعمال کی جائے۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

رسالت مآب و امہ معصومین علیہم السلام کی انگشتیاں چاندی کی تھیں۔ ان حضرات نے سونے کی انگوٹھی مرد کو پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔ صرف عورتیں سونے کی انگوٹھیاں پہن سکتی ہیں۔ سنت ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو، لوہا، فولاد، پیتل کی انگوٹھی مرد اور عورت دونوں کے لئے مکروہ ہے۔ تمام قسم کے بزنوں کا استعمال خواہ کتنے ہی قیمتی پتھر اور اعلیٰ جواہرات کے بنے ہوں جائز ہے لیکن ظاہر اور پاک ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اپنے مرد کو سونے کی انگشتی پہننا جائز قرار نہیں دیا۔ اس کو پہن کر نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

روایت ہے کہ ایک روز بصرہ کے چند عیسائی مدینہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کی طرف خاص توجہ نہ کی۔ یہ عیسائی عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عوف کے پاس گئے۔ جن سے پہلے شناسائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے توجہی کی شکایت کی۔ یہ دونوں اشخاص ان عیسائیوں کو لے کر حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ کی خدمت میں آئے۔ حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخاطب نہ ہونے کی یہ وجہ بتائی کہ تم لوگ سونے کی انگشتی اور ریشمی کپڑے پہنتے ہو۔ تمہارے بھائی

اپنے کردار و گفتار پر نظر رکھو

واپس آئے۔ دوسری مرتبہ یہی عیسائی بغیر ان چیزوں کے رسول خدا کی محبت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور اسلام پیش کیا۔ ان عیسائیوں نے انکار کیا طے ہوا کہ نبی اللہؐ کیا جائے جو مشہور واقعہ ہے اسلام نے اسراف و بجا کی اجازت نہیں دی ہے لیکن انگوٹھی خریدنا اس کے تکلف اور تیاری نگینہ میں صرف کرنا جائز قرار دیا ہے۔

تہذیب المتین جلد ۱۷ حصہ ۱ میں تحریر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یاس علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت دانیال علیہ السلام، حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت ذوالقرنین علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت لقمان علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب انگوٹھی پہننے ہاتھ کی انگلی میں استعمال کرتے تھے۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگشتی کا نگینہ گول تھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی انگشتی نقری اور منقش تھی۔ یہ انگشتی بہ حیثیت میراث ہونے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کافی رقم میں خرید فرمائی تھی۔ ائمہ معصومین علیہم السلام انگشتیاں پہننے ہاتھ میں پہنتے تھے۔ علامہ شوستر علیہ الرحمۃ نے کتاب خلاق الحق میں تحریر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب انگشتیاں پہننے ہاتھ میں پہنتے تھے۔ صرف معاویہ کے باپ ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی۔ انگوٹھی پہننا پیغمبروں کی سنت ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انگشتی پہننے ہاتھ میں پہننا

علم سے جاہل ہو، لیکن عقل سے جاہل نہ ہو (مولف کتاب)

سنت آدم علیہ السلام ہے اور یہ طریقہ ان کے فرزندوں میں رائج ہے بعض احادیث میں وہ نگینہ جو متبرک نہیں ہے بایں ہاتھ کی انگلی میں بھی پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ انگشتی انگشت شہادت یا انگشت میاں میں نہ پہنویہ طریقہ قوم لوط کا ہے۔ انگشت کو چمک (چھنگلیا) میں پہننا بہ نسبت اور انگشت کے بہتر اور اچھا ہے۔

قصص الانبیاء میں مذکور ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو انگشتی ملی اس وقت پانچوں انگلیوں میں آپس میں مکالمہ ہوا۔ انگشت بڑا (انگوٹھا) نے کہا کہ میں سر بیچ ہوں۔ انگشت شہادت نے کہا کہ میں بوجہ اسم بابر کے قابل عزت ہوں اور تم سب میں جنگ ہوں۔ انگشت چہارم نے کہا کہ میں لائق ہوں حضرت سلیمان علیہ السلام نے پانچویں انگلی (چھنگلیا) سے ارشاد فرمایا کہ تو نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا سب اپنی اپنی بزرگی اور فخر پر بلا لڑا ہر کیا۔ میں ان سب چھوٹی اور حقیر ہوں۔ مجھے کچھ کہنا لازم نہیں۔

پس پروردگار عالم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اس چھوٹی انگلی (چھنگلیا) میں انگوٹھی پہننا بہتر و خوب ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کا نگینہ بہشت پہلو تھا۔

اسی سلسلے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انگشتی انگشت پنجم (چھنگلیا) کی آخری دو میں پہنویں۔ انگلی کے سر پر نہ پہنویں یہ بھی طریقہ قوم لوط کا ہے حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ کا نقش

زیادہ قسمیں کھانے والا زیادہ جھوٹا ہوتا ہے — (مولانا روم)

انگشتری جو اپنے توریت سے استخراج فرمایا تھا وہ یہ ہے:

صبر تو جبراً صدق تبغی یعنی صبر کراے موسیٰ زحمت و مشقت عبادت طاعت پر اور تحمل کر محنت و مصیبت پر تاکہ اجر و ثواب تجھ کو ملے راست گوئی کو اپنا شعار کرتا کہ نجات و رستگاری حاصل ہو۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ نقش انگشتری حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ تھا (سُبْحَانَهُ يَحْيَىٰ الْمَجْمُوعُ الْجَمُّوعُ بِكَمَالِهِ) تمام جن داس ان کے تابع فرمانبردار تھے (بحوالہ کتاب فوائد القرآن)۔ نیز ارشاد گرامی ہے کہ نقش انگشتری حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم جو اپنے انجیل سے استخراج فرمایا تھا یہ ہے (طوبیٰ لِعَبْدِي ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ آفَلِيهِ وَالْزَّوَلِ لِعَبْدِي نَسِيَ اللَّهُ آفَلَهُ) حضرت ابراہیمؑ کو قدرت نے جو انگشتری حضرت جبریل کے ذریعہ بھیجی تھی اس میں چھ مندرجہ ذیل کلمات کندہ تھے:

- (۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (۲) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
- (۳) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (۴) قُضِيَتْ أَمْرِي إِلَهِ الْحَبْلِ
- (۵) أَسْنَدَتْ ظَهْرِي إِلَّا اللَّهُ (۶) حَبْنِي اللَّهُ۔

محکم ہوا کہ ابراہیمؑ یہ انگشتری پہن لو میں تم کو نجات اودوں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ انگشتری پہن لی اور حکم خدا سے آگ فوراً سرد ہو کر گلزار ہو گئی۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)۔

مولانا شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمۃ نے حضرت امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک بھینسہ انگشتری

جو محبت واقف نہیں وہ خدا سے واقف نہیں

حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کی اور ارشاد فرمایا کہ نقاش سے اس نگینہ پر ”محمد ابن عبد اللہ“ کندہ کرا لائیں۔

نقاش نے کندہ کر کے نگینہ واپس کیا حضرت علی علیہ السلام نے جب ملاحظہ فرمایا تو بجائے محمد ابن عبد اللہ کے محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ حضرت نے نقاش سے ارشاد فرمایا کہ محمد ابن عبد اللہ کے بجائے محمد رسول اللہ کیوں کندہ کر دیا۔ نقاش نے عرض کیا کہ آپ درست فرماتے ہیں لیکن عجیب واقعہ ہوا۔ میرے ہاتھ کلپنے لگے بلا قصد ”محمد رسول اللہ“ نگینہ پر کندہ ہو گیا۔

حضرت علی علیہ السلام اس نگینہ کو لے کر خاتم النبیینؐ کے پاس تشریف لائے اور کل کیفیت بیان فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محمد ابن عبد اللہ اور محمد رسول اللہ دونوں نام میرے ہیں اور پھر انگشتی مذکور آج دست حق پرست میں پہن لی۔ دوسرے روز جب اس پر نظر پڑی تو زیر نگینہ ”علی ولی اللہ“ بھی کندہ تھا۔ اسی اثنا میں حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا۔ اے رسول اللہ ارشاد رب العالمین ہے کہ جو کچھ آپ نے چاہا کندہ کرایا اور جو میں نے چاہا اپنی قدرت کاملہ سے اس پر نقش کیا۔ حضرت علی علیہ السلام کا نقش نگین الملک اللہ حضرت فاطمہ الزہریٰ صلوٰۃ اللہ علیہا کی انگوٹھی پر ”اَمِنْ الْمُتَوَكِّلُوْنَ“ کندہ تھا۔ حضرت علی علیہ السلام کی چار انگشتیں تھیں۔ ایک عقیق پر تین سطروں میں کندہ تھا مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَحْوِلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (فوائد القرآن ص ۱۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بوساطت اپنے آباء کرام کے ارشاد فرماتے ہیں کہ انگشتی حضرت علی علیہ السلام چاندی کی تھی اور اس پر ”نعم القادر“ کندہ تھا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کی انگوٹھی پر ”حسبى اللہ“ کندہ تھا۔

جواب دشمن سے پوشیدہ رکھنی ہو وہ دوست سے بھی پوشیدہ رکھو — (بقراط)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک انگشتی کے نیچے پر "الحمد لله اور دوسری پر "إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ" کندہ تھا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک نیچے پر "إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ" کندہ تھا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے نیچے پر "الْحَمْدُ لِلَّهِ اِنْعَالِي" کندہ تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی انگشتی پر "خزنی وشقی قاتل الحسين بن علی" کندہ تھا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ نقش نیچہ امام محمد باقر علیہ السلام "طبی بالله حسن وبالنسب الموتمن وبالوصی ذی المنن۔ بالحسن والمہین" کندہ تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نیچہ انگشتی پر "اللہ خالق کل شیء" کندہ تھا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک نیچہ انگشتی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر "اللہ ولی وعصمتی من خلقہ" کندہ تھا۔ روایت ابراہیم ابن حمید سے معلوم ہوا کہ ایک وزنیہ انگشتی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر "اللہم أنت تقی تقی شر خلقک" کندہ تھا۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نیچہ انگشتی پر "العلاک لا للہ وعدہ" کندہ تھا۔ لیکن روایات سے پتہ چلے ہے کہ آپ کی انگشتی کے نیچے پر بھول و ہلال کی شکل بھی تھی۔ بروایت حضرت امام رضا علیہ السلام آپ کی ایک انگشتی پر "حبی اللہ" اور بروایت یونس بن عبد الرحمن نقش انگشتی پر حضرت امام رضا علیہ السلام "ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ" کندہ تھا۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے نیچہ انگشتی پر "المہین عضدی"

علم کی حقیقت یہ ہے کہ فکر صحیح ہو

کنذہ تھا اور بروایت حسن ابن خالد آپ کی انگشتی پر ”اللہ حافظی“
کنذہ تھا۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے نگینہ انگشتی پر ”من اخلاق
المعبود حفظ المعصود“ کنذہ تھا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے نگینہ انگشتی پر ”انا اللہ شہید“
کنذہ تھا۔ بروایت ابو ہاشم جعفری آپ کی ایک اور انگشتی پر ”الحسن ابن علی“
کنذہ تھا۔

شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمۃ نے حدیث میں روایت کی ہے کہ حضرت امام
حسن عسکری علیہ السلام نے جواباً بتفسیر کسی شخص کے سنگریزہ چاہ زم زم بطور
نگینہ بنوا کر پہننے کی اجازت دی تھی اس نگینہ کو بروقت نجاست اتار ڈالت
چاہیے۔

حضرت صاحب الزمان خلیفۃ الرحمن بارہویں امام مہدی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے نگینے پر ”انا حجة الله وخاتمہ“ کنذہ ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر ”العبد القادر اللہ
انا عبد ذلیل رب جلیل“ کنذہ تھا (تاریخ اسلام ۱۹۲۴ء مؤلف علامہ ابو الفضل
محمد احسان اللہ العباسی ص ۱۳)

صاحب انگشتی کو چاہیے کہ روزانہ صبح نیند سے بیدار ہونے پر انگشتی
نگینہ پر نظریں ڈالیں اور جب صبح گھر سے باہر قدم رکھیں تو کم از کم سو مرتبہ
درود شریف پڑھیں اس طریقہ سے زندگی خوش اور دنیاوی امور میں کامیاب
بسر کرتا ہے۔ غیر مسلم حضرات کے لئے بھی بہتر ہے کہ نیند سے بیدار ہو کر انگوٹھی پر
نظر ڈالیں اور اپنے مذہب اصول کے سخت خدا کا نام لیں۔

اپنی اولاد کو علم اور اطاعت سکھاؤ

بعد اوتے ہوئے ہارون رشید نے غوطہ زونوں سے کہا کہ میری ایک انگوٹھی "جیل" نام کی جو ایک لاکھ دینار کی ہے میں نے اس کو دریا میں ڈال دیا غوطہ زونوں نے اس انگوٹھی کو دریا سے ڈھونڈ نکالا اس انگوٹھی کے دستیاب ہونے پر ہارون بہت مسرور ہوا (تاریخ طبری حصہ ششم ص ۳۵)۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں روشنی اور چمک پیدا کرنے والے جواہرات لگے تھے۔

قدیم اسپینی مسلمانوں میں انگشتریوں کا حسب حیثیت استعمال عام تھا ان کو یقین تھا کہ ہر قیمتی پتھر کچھ کچھ خصوصیات کا حامل ضرور ہوتا ہے اکثر انگوٹھیاں کندہ یا مہروں کی طرز میں بھی ہوتی تھیں۔

قولے معصوم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انسان کی عقل و زندگی کا تین چیزوں سے امتحان کیا جاسکتا ہے۔ اول اس کی ریش کی درازی، دوسرے اس کی انگوٹھی اور تیسرے نیگینہ سے۔

محمد شبیر قادری

سنگ و جواہر کی شناخت تراشش اور رنگائی

جواہرات خام صورت میں زیادہ پرکشش اور اہمیت نہیں رکھتے تراش، کٹاؤ اور بناوٹ کے بعد ان کی چمک دمک و خوبصورتی اور آب پیدا ہوتی ہے۔ نگینہ کی تیاری میں نگینہ ساز کو سنگ و جواہر کی ماہیت سے واقف ہونا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم کرے کہ نگینہ کے عیب نکالنے اور صاف کرنے میں کہاں تک رنگ محفوظ رہ سکتا ہے۔ جواہرات کی جانچ اور انہیں استعمال کرنے کا فن زمانہ قدیم سے ہر ملک میں اور ہر وقت رائج رہا ہے۔ ان کی بڑی قدر منزلت کی جاتی تھی۔ سکندر اعظم کے زمانے میں جواہرات اور پتھروں کی بہت کثرت تھی۔ سنگ تراشی میں قدیم مصر کا ہم پلہ کوئی نہیں تھا۔ اس فن کا اندازہ ابو الہول کے مجسمے سے کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد یونان نے اس فن کو اپنا یا۔ قیمتی پتھروں کی کمی فتمیں ہیں جیسا کہ ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں۔ پتھر کو جتنا عمدہ طریقہ سے تراشا جائے اتنا ہی وہ اچھا اور قیمتی رہتا ہے۔ جواہرات میں آٹھ خاص رنگ مانے گئے ہیں۔ سفید، سیاہ، سرخ، سبز، زرد، بھورا، خاکی اور نیلا۔ قیمتی پتھر و جواہرات ایسے کوہستانوں میں پائے جاتے ہیں جو بہت قدیم ہوں، اور جن میں ایک قسم کی سنگ مرمر اور سنگ ساق وغیرہ کی چٹان ہو۔ جواہرات سمندر اور میدانی سطح، دامن پہاڑ سے بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ ان میں چھوٹے

ظاہری صورت پر نہ جساؤ

چھوٹے دراز اور تشکاف ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ کٹوالے کے لائق ہوتے ہیں۔ نگینوں پر کھود کر نقش بنانے کی دستکاری زمانہ قدیم سے جاری ہے۔ مختلف ممالک کے مشہور شہروں کے عجائب خانوں میں اس زمانے کے منقش جواہرات اب بھی موجود ہیں۔

پتھروں میں نقش و نگار کرنے کے دو طریقے ہیں ایک تو پتھر کو کھود کر اور دوسرے پتھر کے اوپر نقش ثبت کر کے بعض ماہرین نے نگینوں پر بادشاہوں کی تصویریں تک کندہ کی ہیں۔

بعض خوبصورت پتھروں کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے درمیان میں پانی ہے جو مختلف پہلو بدلنے سے حرکت بھی کرتا ہے لیکن اس کو ترشولنے پر اندر سے ٹھوس ہوتا ہے اس طرح قدرت کی عجیب و غریب متاعی نظر آتی ہے۔ جس طرح ہر بڑھنے والی شے میں رگ ریشے اور پٹھے ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح بعض پتھروں میں بھی رگیں و ریشے ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر یہ ریشے اور رگیں بہت زیادہ نمایاں ہوں تو غیب میں شامل ہیں۔ جب تک سنگ و جواہر اپنے بڑے بڑے پہاڑوں کے پتھروں سے وابستگی رکھتے ہیں سیکڑوں سال میں انھیں رگوں و ریشوں کی مدد سے پروان چڑھتے ہیں۔

جن پتھروں میں ریشہ، دانغ، پرت، چیر، پرچھائیاں، بھورے اور بادامی یا سفید دانغ نہ ہوں، وہ پتھر عمدہ اور قیمت میں زیادہ سمجھے جاتے ہیں۔ یہ عیب عام طور پر ہیرا، یاقوت وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ زمانہ قدیم کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ فن حواریات مصر کے کھنڈرات سے وابستہ ہے۔ نینرھوین صدی عیسوی میں اس فن کی اٹلی میں پہلی ترقی ہوئی۔ اور یونان و روم

اعتماد کرنے ہی سے اعتماد بڑھتا ہے۔

رفتہ یورپی ممالک میں پہنچا۔ انگلستان، ایران، فرانس میں اس فن کے بڑے بڑے نقاش کاری گر ہوئے ہیں۔

ایک اچھے نیکنے کی تراش اور بناوٹ میں تقریباً پچاس فیصد وزن کم ہو جاتا ہے لیکن قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ خام سنگ جو اہر خرید کرنے میں بڑی مہارت کی ضرورت رہتی ہے۔ عام طور پر خام اور بغیر ترشہ ہوا پتھر کم قیمت میں خریدا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا سا خوش قطع جو اہر رنگ ڈھنگ اور جیک میں خوبصورت بہت بڑے کڑھب اور نازا شیدہ جو اہر سے کہیں زیادہ قیمتی ہوتا ہے جو اہرات کے تراشنے کا فن سولہویں صدی میں فرانس، ڈنمارک اٹلی میں پھیلا اور کاسٹن و جلاڈینے کا فن ۱۶۹۰ء میں پیرس سے شروع ہوا انگلستان میں اس فن کو بڑا عروج ہوا جو اہرات کو تراشنے کا کام تیار رنگون میں عمدہ اور اچھا ہوتا ہے۔

روم میں جو اہرات کی تراش اور کٹائی عمدہ طبع پر ہونے لگی۔ ان کے تراشنے کے اوزار تیز گھومنے والے پہیے ہوتے ہیں ان پہیوں کے کناروں پر خواش پیدا کرنے والی اشیا۔ لگائی جاتی ہیں۔ یہ اشیا کافی سخت ہوتی ہیں جو سنگ جو اہر اور گلاس کو تراش دیتی ہیں۔ گہری تراش کے لئے بڑے پہیے استعمال کرتے ہیں۔ پتھر کو پہیے کے اوپری کنارہ پر دباتے ہیں۔ جب تراشنے کا کام ختم ہو جاتا ہے تو ترشے ہوئے حصوں کی سطح کھردری نظر آتی ہے، اس کو چمکانے کے لئے انہیں بہیوں کے ذریعہ پالش کر دیتے ہیں۔ شیشے پر بھی نقش کاری کی جاتی ہے جیسا کہ شراب کے ظروف اور دیگر اشیا۔ گلابوں پر ہوتی ہے۔ شیشے کی نقش اشیا۔ کو جلا نہیں دی جا سکتی بلکہ صاف اور شفاف نظر آنے کے لئے کوئی بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

ناموری دولت سے بدرجہا بہتر ہے

سنگ تراشی بھی ایک فن لطیف ہے اس کو سیکھنے کے لئے برسہا برس درکار ہوتے ہیں۔ تراشے ہوئے شیشے کا بلورین گلاس کبھی کبھایں ہوتا۔ جن شوقین حضرات کے پاس تراشے ہوئے شیشے کے خوبصورت اور چمکدار چیزیں پائی جاتی ہیں۔ وہ ان کی قیمت، ملکیت اور مستقل مسرت کا باعث ہیں۔

موجودہ دور میں اسرائیل، بلجیم، سری لنکا اور بھارت نے انجینوں کی تراش، کٹاؤ اور بناوٹ میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے پاکستان معدنی ترقیاتی کارپوریشن کے ایک منصوبہ کے تحت جو تراشن اور کٹاؤ کے کارخانے کے قیام کے لئے سری لنکا کے ماہرین کا تعاون حاصل کیا تھا اس وقت پاکستانی سنگ و جواہر کے لئے انکشاف کیا گیا کہ پاکستان میں آئل، دوئم و سوئم تین درجہ کے جواہر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ افلاطون، ارسطو جیسے علماء جو اہرہات میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔

سقراط نے جواہرات کی تراش اور پتھروں کے متعلق مفصل اور عام طریقے پر سمجھایا، انھوں نے بتایا کہ بعض پتھروں میں خاص طور پر قدرتی اور فلکی گردش سے گہرا تعلق ہے۔ ہیرے پر روشنی پڑتے ہی دو پہلو شعاعیں نکلنے لگتی ہیں۔ ان شعاعوں میں قوس و قزح کا جیسا رنگ جھلکنے لگتا ہے۔ ہیرے کو تیز آگ میں خوب سرخ کر لیا جائے تو یہ کاربن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہیرے کی پہچان صرف نگاہ، تجربہ اور عقل ہے۔ اس کی چمک تڑپ دار ہوتی ہے۔ یہ بات اور پتھروں میں نہیں ہوتی، اصلی ہیرا بھاری اور وزنی ہوتا ہے۔ ایک گتے کے ٹکڑے میں سوئی سے سوراخ کر لیا جائے اس سوراخ سے ہیرے کو دیکھا جائے۔ اگر ہیرا نقل ہو گا تو دو سوراخ نظر آئیں گے۔ اصلی ہونے کی صورت میں صرف ایک ہی سوراخ

صبر سے کام لو، کامیابی ہوگی

دکھائی دے گا۔ دوسری پہچان نقلی ہیرے کے پنچے انگلی رکھ کر اس کو دیکھنے سے چہرے کی سطح دکھائی دیتی ہے۔

پہلے زمانے میں چینی لوگ طویل عمر کے لئے جواہرات استعمال کرتے تھے اور اپنے گھروں کے دروازوں پر نیکے شوگون کے لئے لٹکاتے تھے۔

فرانس کے بادشاہ کو جواہرات جمع کرنے کا شوق ہوا اس نے اپنے شاہی لباس میں قیمتی اور بیش بہا جواہرات جڑوائے۔

ہندوستان کے سابقین شہنشاہ اور مغلیہ دور کے بادشاہ و نوابین جواہرات سے خاص دلچسپی اور شوق رکھتے تھے۔ بعض خاندانوں میں قیمتی اور نادر جواہرات تھے۔

امرتسر، لاہور، دہلی، بھونڈ اور لکھنؤ میں ان کی تجارت کا پس منظر ہے۔ جواہرات پر مصنوعی رنگ دینے کا طریقہ بھی بہت پرانا ہے۔ ماہرین فن پتھروں میں سے ایک نمونہ کاٹ لیا کرتے تھے، اور لکھاب دہن نکال کر اندازہ کر لیتے تھے کہ اس پتھر میں طوبت جلد خشک کر لینے کی کتنی صلاحیت ہے۔

انسان نقلی پتھر بنانے میں بہت حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔ ۱۹۵۷ء کے بعد سے نقلی جواہرات (ایمیٹیشن) کے استعمال کی لوگوں میں رغبت بڑھی ہے۔ پتھر زیادہ تر جرمنی، اٹلی، سوئزرلینڈ، روس، جاپان، فرانس، جے پور (ہندستان) میں بھی اچھے تیار کئے جاتے ہیں۔ ترکیبی اور مصنوعی پتھر (جواہرات) میں چھوٹے چھوٹے حباب ہوتے ہیں جو عام طور پر گول نظر آتے ہیں۔ قدرتی جواہرات میں حباب نہیں ہوتے۔ اگر ہوتے ہیں تو بے قاعدہ اور نامواثر شکل میں اکثر و بیشتر تھپسہ کی شکل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

مصنوعی اور ترکیبی پتھروں میں شامل کئے جانے والے مادہ ذرات اگر دیکھے

بد مزاج کو چین کہاں

جائیں تو معلوم ہوگا کہ وہ ترجیح یا ایک طرف جھکے ہوئے ترتیب دیئے گئے ہیں لیکن قدرتی ٹیکنوں میں ان کا سائز ایک دوسرے سے مختلف ہوگا اور معلوم ہوگا کہ غیر منقسم طریقے سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔

قدرتی پتھروں میں لیکروں کی شکل سیدھی ہوگی اور ترکیبی پتھر (امی ٹیشن) میں ہمیشہ ٹیڑھی اور ترجیحی لیکریں ہوں گی۔

ترکیبی پتھر کا رنگ عام طور پر غلط ہوگا، اور ان کا رنگ عام طور پر یکساں ہوگا۔ دیکھنے میں چمک دار معلوم ہوگا۔

اگر کسی پتھر میں رنگ کی پٹیاں ہوں گی تو وہ متوازی یا غیر ترتیب وار لیکن ایک دوسرے سے ترجیحی کبھی نہ ہوگی۔ ۱۸۹۳ء میں سب سے پہلے مصنوعی ہیرا ایک فرانسیسی کیمیا داں ہنری موئیراں نے بنایا۔ اب غیر شفاف پتھروں کی نقل بنانے میں پلاسٹک کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ پلاسٹک سے بنے ہوئے مصنوعی پتھر رنگ میں ڈھلے اور بنائے جاسکتے ہیں۔ پلاسٹک پتھر سے بہت ہلکا ہوتا ہے۔ تمام جواہرات اور پتھروں کی شناخت عام طور پر نگاہ، تجربہ اور عقل سے ہوتی ہے۔ جواہرات میں مشکل ہی سے کوئی ایسا پتھر ہوگا جو اپنی اصلی حالت میں استعمال کیا جاتا ہو۔ پتھر جب نکالا جاتا ہے تو غیر سڈول، بے ڈھنگا اور ان جواہرات میں سفید، مہوئے پتھر مشکب ہوتے ہیں۔ موسم کی وجہ سے پتھروں کی سطح پر تشکات پڑ جاتے ہیں ان کو تراش کر صاف کرنا ضروری ہوتا ہے۔

پتھروں کو تراش کر قیمتی بنانا بہت کم لوگوں کو آتا ہے۔ یہ ایک ہم علم اور فن ہے۔

مرد اپنے قول کا پابند ہوتا ہے۔

۱۹۵۶ء میں ایک انگریز نے پتھر کے تراشنے اور پالش کرنے کا طریقہ یورپ میں شروع کیا۔ آج کل برقی قوت سے پتھر اور نگینے تراشے جاتے ہیں لیکن بہت نازک جواہر ہاتھ ہی سے عمدہ اور خوبصورت بنائے جاتے ہیں جس پر مئی کے تاجراور پتھر تراش تمام دنیا کی کانوں سے واقف ہیں۔ پتھروں کی تراش کا کچھ کام لندن میں بھی شروع ہوا۔ شروع شروع میں جنوبی افریقہ میں بھی پتھر تراشنے کا کام کیا گیا۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔

۱۹۳۹ء کے بعد یورپ کی حالت بوجہ جنگ خراب ہو گئی، وہاں کے پتھر تراش دو سہ مالک چلے گئے! امریکہ میں پتھر تراش کی اجرت بہت اچھی اور کافی ہے۔

پتھروں کی نقلی رنگائی نیگیٹوں کی قدر و منزلت بڑھانے کے لئے کی جاتی ہے۔ نیگیٹوں کی نقلی رنگائی کوئی نئی ایجاد نہیں، بلکہ زمانہ قدیم کے لوگوں کو نیگیٹوں پر نقلی رنگائی کرنے کے بہت کارآمد طریقے آتے تھے اور یہ ایک خاص ہنر ہے۔ بہت سے کارآمد اور اچھے نسخے سمجھ لے جا چکے ہیں۔ چونکہ ہنر مندوں نے وہ طریقے صرف اپنے تک محدود رکھے تھے اور کچھ میں رد و بدل کر لیا گیا۔ پتھروں اور نیگیٹوں پر رنگ چڑھانے میں کافی مہارت کی ضرورت ہے۔ یہ ایک فن ہے۔ واضح ہے کہ اگر مصنوعی پتھر استعمال کیا جائے تو اصل جواہر جیسے قدرتی افعال و خواص اور اثرات نہ ہو سکیں گے۔ نیجینہ خریدتے وقت یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ اصلی ہے یا مصنوعی۔ مندرجہ ذیل چند نسخے اور طریقے رنگائی زمانہ قدیم کی قلمی کتب سے درج کئے جاتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں کیمیکل سے بھی رنگ چڑھا دیا جاتا ہے۔

نیرتاری

نکر خون جگر پیتی ہے

بلور کو مشل زمر و رنگنا

سونامکھی، اصلی روغن گاؤ۔ گائے کے پتے کے پانی میں سب کو خوب کھل کر لیں اور بلور مصفا جلا کے ہوتے پر ضا د کر کے تین گھنٹے تک بلور کو علیحدہ رکھ دیں۔ وہ خشک ہو جائے گا۔ پھر رنگاراد سونامکھی کو کھل کر کے اس پر لپیپ کر دیں، خشک ہونے پر تانبہ کی ڈبیوں میں رکھ کر لیوں کا عرق اس میں ڈال دیں اور چولہے کے قریب گرم جگہ پر رکھ دیں، تین دن تک گرم جگہ پر رکھنے کے بعد گھنٹے پانی سے دھو ڈالیں، بلور مشل زمر و کے ہو جائے گا۔

بلور کو مشل نیلم رنگنا

بلور کشمیری جلا دینا حسب ضرورت لے کر خوب مجھاؤ مصطفیٰ کر لیں اور سان پر نگینہ سان سے پہلے بنوا کر تر شوالیں، سنگ سیاہی کو پس لیں۔ اجڑہ عسرق کھٹا لیوں میں پھر پس لیں اور نگینہ پر ضا د کر کے خشک کر لیں۔ اس خشک نگینہ کو شیشہ کی گرم بھٹی (جس میں شیشہ کی چوڑیاں بنتی ہیں) کے اندر ایک گھنٹے آگ میں رکھ کر نکال لیں اگر صحیح اور پورے ایک گھنٹے کے بعد نکالیں گے تو نہایت عمدہ اعلیٰ رنگ نیلم کا آ جائے گا۔

بلور کو مشل یا قوت رنگنا

بلور کشمیری کو صاف کر لیں مجھٹے پر ایک سُرخ رنگ کی جڑی ہے اس کو توڑا جائے تو اندر سے بھی سُرخ ہوتی ہے، اس کو پین کر کٹے میں چھان لیں۔

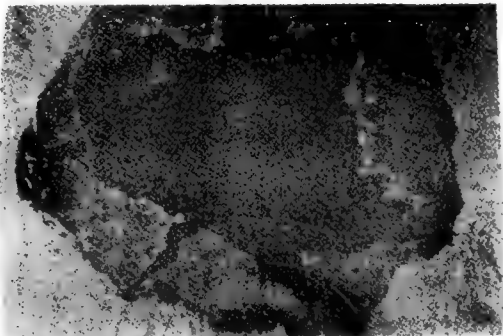
دین کا انتظام حسن یقین سے ہے

ستوڑا موم ملا کر آگ پر گداز کریں۔ بعدہ اس میں ان کے پھولوں کا عرق دو تولہ ڈالیں پھر موم کو سب اجزاء کے ساتھ ملا کر پکالیں۔ جب پانی بالکل خشک ہو کر رنگ اس کا ایک دم سُرخ ہو جائے تب بلور کے ٹکینہ کو گرم کر لیں اس قدر کہ ہاتھ پر رکھنے سے ہاتھ نہ جلے، ٹکینے مذکور کو دوا میں پوشیدہ کر دیں اور جس برتن میں ٹکینہ ہے اس برتن کو گرم بھو بھل (ہلکی آگ کی راکھ) پر رکھا ہے دیں تاکہ ٹکینہ نہ ہو اور بلور رنگ قبول کر لے۔ چھ سات مرتبہ اس طرح عمل کرنے سے بلور مثل اہلی یا قوت کے پائیدار رنگ کا ہو جائے گا۔ لیکن ہلکی آگ کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ (زیادہ گرم اور زیادہ سرد ہونے پر بلور رنگ نہیں پکڑتا)۔

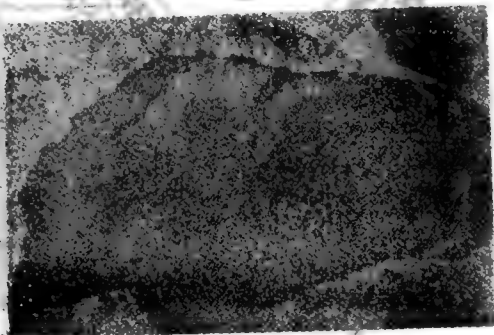
بلور کو برنج دمشقی کرنا

تانبہ کا براہ اس کا چارم حصہ جست نرم لے کر شیشہ دمشق میں حل کریں اور ٹکیہ بنا کر کسی کوٹے سکولے میں رکھ کر آتش دان میں آگ جلا دیں یہ جل کر سیاہ اور سخت ہو جائے گا۔ پھر اس کو پیس کر دوا کے مجموعی وزن سے تین حصہ پا ہوا شیشہ انگلی سے ملا دیں۔ پھر کھٹائی میں رکھ کر نہایت تیز آہنیخ میں اس قدر گداز کریں کہ تمام اجزاء باہم مخلوط ہو جائیں۔ پس برنج دمشق تیار ہوگا۔ اگر صحیح گداز کیا گیا تو بلور برنج دمشقی عمدہ تیار ہوگا۔

سب بخیل وہ شخص ہے جو دُعا بھی نہ دے سکے (ایم ظہیر حسن لکھنوی، برادر ناسر



پورٹ لینڈ، امریکہ میں نیگیوں کے شوقین مسٹر پاول اسکاردم کے پاس
یہ سنگ سلیمانی، اس کا وزن کٹائی سے قبل تقریباً ۲۵ پونڈ ہے۔



مسٹر پاول اسکاردم کے پاس اس سنگ سلیمانی کے محکوف پر
کہیں کہیں واضح سبز روشنی کی لہریں پائی جاتی ہیں۔

دوسروں کی مصیبت میں وہی کام آتا ہے جو خود بھی مصیبت میں مبتلا ہو چکا ہو (الیور اسٹون)

سنگِ جواہر اور معذرت کے متعلق دلچسپ معلومات

(اور ان کی بنیادی باتیں و محاورات)

انگشتی اگرچہ ایک چھوٹی چیز ہے۔ لیکن اس کی تاریخ بہت قدیم ہے اس کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے قدیم مصر میں استعمال کی گئی تھی۔ زمانہ قدیم کی جولائیں برآمد ہوتی ہیں ان میں مردوں کی انگلیوں میں انگشتیاں نظر آتی ہیں۔ اور ان انگشتیوں کے نگینوں پر نام کندہ ہیں۔

✽ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں انگشتی تھی۔ (مشکوٰۃ شریف باب الحاکم)

✽ آں حضرت کی ایک انگشتی پر لا الہ الا اللہ اور دوسری پر صلی اللہ علیہ وسلم کندہ تھا۔

✽ ایک نگوٹھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو حضرت عائشہ کے پاس تھی وہ حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو دیدی تھی۔ پھر یہ انگشتی حضرت عمر فاروقؓ کے پاس پہنچی۔ آپؓ کا اس کو بطور ہر استعمال کیا کرتے تھے۔

✽ جب اہل بیت کا قافلہ شہر موصل سے گزر رہا تھا تو ایک مقام پر سر مبارک امام حسین علیہ السلام سے پتھر پر خون کا قطرہ گرا اور اسی جگہ باقی رہ گیا۔ ہر سال روزِ عاشورہ یہ خون تازہ ہو جاتا اور شہر کے لوگ اس کی زیارت کو جمع ہو

غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہو کر ندامت پر ختم ہوتا ہے۔ (ارسطو)

جاتے تھے۔ عہد عبدالملک بن مروان نے اس پتھر کو ٹکڑا دیا۔
(ناسخ التواریخ ص ۲۰۴)

✽ انگوٹھی کا نگینہ اس طرز میں جڑوایا جائے کہ نگینہ کا حصہ نیچے سے کھلا رہے تاکہ اس کی شعاں عین انسان کے جسم کے مسامات کو متاثر کر سکیں۔ بعض نگینوں کا مس ہونا بھی بہتر ہے ماہر معدنیات و سائنسدان کا کہنا ہے کہ سنگ خواہر میں مقناطیسی قوت بھی موجود رہتی ہے۔

✽ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی مدینہ کے کنویں چاہ ارس میں گر گئی۔ ہر چند تلاش کیا گیا لیکن نہ ملی (کتاب عجائب المخلوقات مطبعہ لکھنؤ ۱۹۱۷ء)۔

✽ حضرت سعدیؒ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی انگوٹھی میں ایک نادر و نایاب قیمتی نگینہ جڑا ہوا تھا ملک میں ایک سال قحط پڑا جب آپ کو اس کا علم ہوا تو اپنی قیمتی وہ انگوٹھی فروخت کر دی اور اس سے وصول ہونے والی تمام رقم سے اناج خرید کر تقسیم کروا دیا۔ اصحاب نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ بیشک یہ نگینہ مجھے بہت عزیز تھا لیکن یہ گوارا نہ کر سکتا تھا کہ لوگ مجھ کو سے ٹپیں اور میں ایسا قیمتی جواہر انگوٹھی میں استعمال کرتا رہوں۔ (اموی خاندان کے خلیفہ جو سیلمان بن عبدالملک کے بعد انتخابات کے ذریعے تخت خلافت پر بیٹھے یہ عمر خندان کہلاتے)۔

✽ شہزادہ چارلس اور لیڈی ڈاناکا منگنی کے موقع پر قصر بکنگھم (برطانیہ) میں لیڈی ڈاناکا کو ایک قیمتی انگوٹھی جس میں چوڑا ہیرے اور یاقوت جڑے تھے، دی گئی۔ اس کی قیمت ساڑھے لاکھ روپے سے زیادہ ادا کی گئی تھی اس کا

ماں کے بغیر گھر قبرستان لگتا ہے۔ (اورنگ زیب)

وزن ۸۰ قیراط بغیر سونا کے تھی۔

❖ سری لنکا کے نادر جواہرات کی نمائش کے موقع پر ایک نادر اور نایاب سیلم رکھا گیا جس کا وزن ۳۹۳ قیراط اور رنگ ہلکا آسانی تھا نیلم کی خطاط ایک ساڑھے چار فٹ کا ساپ کر رہا تھا۔

❖ مشہور اور بہادر ٹیپو سلطان کی ایک طلائی انگوٹھی پر جس میں یا قوت جیسے تھے بیچٹن پاکٹ کے ہمارے گرامی کندہ تھے۔ (بحوالہ تاریخ سلطنت خداداد، مطبوعہ بنگلور ۱۹۳۷ء)۔

❖ سنگ وجواہر (نیگینڈ) سے علاج دروز گارا اور ڈیوای امور کا حل ممکن ہے لیکن خدا پر یقین بننا یاد دہی چیز ہے۔

❖ بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے دست مبارک میں ایک انگوٹھی پہن گئی تھی وہ سنان بن انس (بروایت بحد بن مسلم) نے اس بے رحمی سے اتار دی کہ آپ کی انگلی بھی ساتھ ہی شہید کر لی۔

❖ البیرونی دنیا کے مشہور مسلمان سائنسدان نے اٹھارہ قیمتی پتھروں اور ہاتوں کی شناخت اضافی پر تحقیق کی اور ان کی شناخت کے طریقے بتائے۔

❖ جبل ثور، مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے حبت کے وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق اکبرؓ اسی پہاڑ کے غار میں تین شب مقیم رہے۔ یہ غار اس پہاڑ کی چوٹی کے پاس ہے۔

❖ فقیر خانہ میوزیم لاہور جہاں نوادرات کا بے بہا خزانہ محفوظ ہے گندھارا فن سنگ تراشی کے مغلیہ عہد کے قیمتی پتھروں میں، عقیق، فیروزہ، یکھراج، نیلم، قابل دید ہیں۔ اس میوزیم کا قیام ۱۹۳۷ء میں ہوا۔ اپنی

غروب کی دولت اس کی اولاد ہے

نوعیت کا پہلا نیم سرکاری عیالت گھر ہے۔

✽ افغانستان میں اچھے جواہرات دستیاب ہونے کے باوجود استعمال میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

✽ بہتر اور مناسب ہے کہ انگوٹھی میں جو نگینہ استعمال کیا جائے، وہ اصلی ہو اور اس کا وزن تین رتی سے کم نہ ہو۔

✽ نئی انگوٹھی جس دن انگلی میں استعمال کی جائے پانچ آنے خیرات کرنا باعث برکت اور ہمیشہ کے لئے سؤ مند رہتا ہے۔

✽ عہد فاطمی مصر کے پہلے خلیفہ معز کی ایک دختر عیدہ کا سال ۴۲۷ھ میں انتقال ہوا، اس کے پاس پانچ زمرہ کی تمغیلیاں تھیں صندوق جس میں خالص چاندی کے تین ہزار برتن، نوے طشت اور نوے لوٹے بلوڑی چار سوتلاریں جن پر سوئے کا پانی چڑھا ہوا تھا، شرہ و شقال کا ایک نایاب سرخ یا قوت اور مختلف قسم کے قیمتی جواہرات تھے۔

✽ زمانہ قدیم میں یہ رواج تھا کہ لوگ نگینوں پر اپنا نام دسندہ کندہ کرتے تھے اور دستاویزات و کاغذات پر انہیں انگشتیوں کی مہر لگا دیا کرتے تھے۔

✽ سنگ و جواہر کو زمین کا خزانہ کہا جاتا ہے۔

✽ پتھر اور انسان سے بڑا واسطہ ہے۔

✽ پتھروں ہی سے زمانہ قدیم کے انسانوں کی تہذیب کا پتہ چلتا ہے۔

✽ عہد قدیم میں بعض پتھر طبی طریقہ کار میں بہت استعمال کئے جاتے رہے

لیکن یونانی طریقہ علاج کے زوال کے سبب کوئی ان کے نام سے بھی واقف نہیں۔

تیسری

ایک پرہیز، سو علاج سے بہتر ہے

✽ نظام حیدر آباد دکن (بھارت) کو قیمتی ہیرے اور نادر جواہر پہنکنے میں بڑی مہارت حاصل تھی جس کی وجہ سے موصوف کے پاس انتہائی قیمتی جواہرات محفوظ تھے۔ ۱۹۷۸ء (بھارت) میں بائیس قیمتی زمرود کے نگینوں پر مشتمل خوبصورت سیدٹ فروخت کے لئے نکالا گیا جس کا مجموعی وزن ۲۵-۴۱۴ قیراط تھا۔ اس کے علاوہ ہیرے وزمرود جڑے ہوئے گلوبند، سات لڑیوں کا ایک نادر و خوبصورت بچہ کے لئے موتیوں کا بار، ہیرے جڑے ہوئے شیردازی کے ٹن، جواہرات سے آراستہ بازو بند، کف، نکلس اور بیش بہا ہنگوٹھیاں ان تمام اشیاء کی قیمت کا اندازہ پانچ کروڑ روپے لگایا گیا۔

✽ عہد قدیم میں آگ پیدا کرنے کے لئے سنگ چقماق نے انسان کا بڑا ساتھ دیا ہے۔

✽ مقناطیس کو چوڑیوں کے سوراخ پر رکھنے سے چوڑے جھاگ جاتے ہیں۔
✽ قدیم ممالک مصر کی سنگ بڑی یادگار اہلرم اور ابوالہول ہیں جو پتھر کے ہیں۔ یہ قریب ۷۸ء قبل مسیح میں تعمیر کئے گئے تھے۔ اس کا ہر پہلو ۵۰ فٹ اور بلندی ۴۵۱ فٹ ہے۔ ان کی طرز تعمیر میں اور بناوٹ میں پراسرار قوت کا انکشاف ہوتا ہے۔ تعمیر میں تیس اور چالیس ٹن وزنی پتھر استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ سیکڑوں میل سے مقام تعمیر تک لائے گئے تھے۔

✽ لاہور تعمیراتی اور تاریخی نقطہ نظر سے ایک مغل شہر ہے یہاں کی مشہور عمارت شیش محل جو شاہجہاں کے حکم سے آصف خاں نے تعمیر کرائی تھی اس میں شیشہ کا دی کے عمدہ نمونے، سنگ مرمر کے مختلف اقسام میں سنگ موسیٰ، سنگ ابری اور مرغان جو عمارت کے احاطے میں

تجربے احمق کو بھی عقل سکھا دیتے ہیں

ہے اس کے علاوہ زمرد، زہر مہرہ، عقیق سے بھی تعمیر میں خوبصورتی پیدا کی گئی ہے۔

❖ دادی سندھ، موہن جو دڑو میں کھدائی کے دوران چھ لڑائیوں والا ہارستیا ہوا جس میں ڈھولک کی شکل کے سُرخی عقیق پروئے ہوئے ہیں۔ یہ حائی ہزار سال قبل مسیح کی یادگار ہے۔

❖ عہد قدیم میں نگوٹھی سے ہی انسان کی شناخت کی جاتی تھی۔

❖ شاہی زمانہ میں فن سپرگری سے دلچسپی رکھنے والے حضرات بڑے

عقیق اور فیروزہ بازو میں باندھا کرتے تھے۔ ان کو دیتا، کہا جاتا تھا۔

❖ مغلیہ دور میں نورتن انگوٹھی کا عام رواج تھا اس میں فواہلی جواہر چڑے

ہوتے تھے نورتن میں یا قوت، موتی، پکھراج، زمرد، مونگلا، جورد، نیلم،

ہیرا اور فیروزہ شامل ہیں۔

❖ حضرت علی علیہ السلام کی ضربی مبارک کے اندر ایک طلائی قندیل ہے

اس میں نادر جواہرات چڑے ہیں ضربی کے اندر چھوٹی سی محراب میں

لعل و جواہر کا مجموعہ ہے۔

❖ ڈوپلکا ایک قسم کا پتھر ہے جسے انگوٹھی میں جڑوایا جاتا ہے۔

❖ سنگ فارا (سنگ خارہ) یہ پتھر نیلگوں ہوتا ہے۔

❖ ایران کے ناصر الدین شاہ کا تیار کرایا ہوا "کرة ارض" جس میں ۵۱۳۶۶

جواہرات چڑے ہیں۔ یہ ایران کے عجائب گھر میں محفوظ ہے سلطنت ایران

میں جواہرات ۳۲ شوکیسوں میں محفوظ ہیں ان اماریوں میں بجلی کا کرنٹ

دوڑاگیل ہے (ہر شوکیس پر تھوڑے سے بلو کم ملتا ہے نہ نکالتا) یہ کہنا درست

ایمان دولت سے نہیں خرید جا سکتا

ہوگا کہ سلطنت ایران جواہرات کا گھر ہے۔

✽ تاج پہلوی، شاہ ایران کا تاج ۳۳۸۰ ہیرے ۳۶۸ قیمتی موتی ۵ بڑے زرد و عمدہ نیلم سے آراستہ ہے۔ تاج کا وزن دو کلو کے قریب ہے۔

✽ مسٹر رابرٹ ٹرائیشلہ یورپ کے مشہور جوہری نے کہا ہے کہ ایران کے جواہراتی گھر میں دنیا کے سب سے زیادہ قیمتی جواہرات محفوظ ہیں اس جگہ جانے پر پتہ چلتا ہے کہ جواہرات کو سکوں میں نہیں تولایا جا سکتا۔

✽ میکسیکو کے عجائب گھر میں ایک ایسا پتھر ہے جس پر مختلف قسم کی کئی تصویریں کندہ ہیں اس پتھر پر دنیا میں سب سے زیادہ خون بہا ہے۔ یہ پتھر میکسیکو کے ایک قبیلہ "ازٹیکس" کی قربان گاہ کہا جاتا ہے۔

✽ جس طرح ایک انسان کافات اور خانان سے تعلق ہے اسی طرح سنگ و جواہر کا بھی مختلف ذائقوں سے سلسلہ ہے۔

✽ "تاج کیانی" کا اتحاد ہویں صدی عیسوی سے تعلق ہے اس کی قلعی پر ۱۲۰ قیراط کا باقوت جڑا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ باقوت اور نگہ زیب متعلق ہے تاج کا وزن ۵۰۵ گرام ہے۔

✽ زمانہ قدیم میں عورتیں ہی نہیں مرد بھی زیورات استعمال کرتے تھے۔ راجپوت راجا اس شوق میں عورتوں سے بہت آگے تھے۔

✽ زیورات میں خواتین چوڑیاں اور ناک کی کھیل کو سہاگ کے خیال سے استعمال کرتی تھیں۔

✽ سنگ شناسی اور مردم شناسی ذرا مشکل کام ہے اس میں عقل، نگاہ اور اس سے متعلق تجربہ کو بڑا دخل ہے۔

بُری صحبت سے تنہائی بہتر ہے

✽ 'مہرِ سیماں' حضرت سیدمان علیہ السلام کی مہر جس پر اسمِ اعظم کندہ تھا جسکی وجہ سے تمام مخلوق بحکمِ خدا آپ کی مطیع تھی۔

✽ ایلزبتھ ٹیلر کے لاکھ کے ہیرے کا نام 'کروپ' ہے اس کی قیمت بارہ لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے زیادہ لگ چکی ہے اس کا شمار دنیا کے نادر جواہرات میں ہوتا ہے۔ دنیا کے گراں بہا جواہرات کی شوقین ایلزبتھ ٹیلر قیمتی جواہر پہن کر اپنے ہاتھ بالکل محفوظ رکھتی ہے، رچرڈ برٹن نے شادی پر جو انگوٹھی پیش کی تھی اس کی مالیت صرف پانچ ڈالر بتائی جاتی ہے۔

✽ بعض اوقات پتھروں کے اندر سے موتی اور ڈیڑیاں برآمد ہوتی ہیں۔
 ✽ سونا، چاندی، تانبا، لہو، رانگا اور پتیل پہاڑوں میں پتھر کے نیچے ایک مدت میں گھل جاتے ہیں، لیکن فیروزہ، یاقوت، زبرجد باقی رہتے ہیں۔
 ✽ چاند کی شروع تاریکیوں میں پیدا ہونے والے جواہرات شفاف اور آبِ تاب زنگ میں زیادہ اچھے رہتے ہیں۔

✽ ریکھ کی مادہ دروزہ کے وقت سیاہ پتھر جس پر کجلی گری ہو تلاش کر لاتی ہے، تاکہ اس کو اپنے جسم کے نیچے رکھے اور وضعِ حل میں آسانی ہو۔
 ✽ سگریٹ لائٹر میں "فلٹ" نامی پتھر اور لوہا رہتا ہے فلٹ پتھر لوہے کی رگڑ سے شعلہ پیدا کرتا ہے۔

✽ جاپان میں ایک مشہور ہیرا اس کا وزن ۲۰۲ قیراط اور اس کی قیمت دس لاکھ چالیس ہزار ڈالر ہے (پاکستانی روپیہ میں اس ہیرے کی قیمت تقریباً پچاس لاکھ روپیہ ہوتی) بلجیم کی مالش میں رکھا گیا تھا۔

محنت کا میاں کی کبھی ہے۔

ایک سو بیانیہ تہذیب اور ایک فن کے برابر تھا ہے اور ایک من تقریباً
ایک لاکھ چوراسی ہزار قریب ہوتے ہیں

اگرہ (بھارت) کے قلعوں دواپے پتھر محفوظ ہیں جن پر تھکی دینے سے چھوٹے
اور بڑے طبلہ کی آواز آتی ہے۔ یہ پتھر موتی مسجد کے قریب رکھے ہیں۔

امریکہ میں کنگٹن نزل کے قریب ایک بچے والا پتھر ہے، اس میں اوپر کی طرف
ایک بڑا سوراخ ہے جس میں پھونک مارنے سے آواز اس زور سے پیدا ہوتی
ہے جو ایک میل تک سنی جاسکتی ہے

گوکندہ (ہندوستان) میں میرے کی کان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پائیدار
سے ہزاروں سال قبل کی ہے۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ شاہجہاں بادشاہ کے پاس ایک ایسی زور تسیج تھی جس
میں پانچ دلے لعل اور تیس دلے موتیوں کے تھے، اس جواہرات کی تسیج
کی قیمت آٹھ لاکھ روپے تھی۔

شاہجہاں کے عہد میں شہزادوں کے پاس تقریباً دو کروڑ کے اور خود
بادشاہ کے استعمال میں بھی دو کروڑ کے جواہرات تھے۔

جواہرات اور قیمتی پتھروں کا اثر انسان کے مزاج اور طبیعت پر بھی
ہوتا ہے۔ ان میں بڑی کشمکش اور جاذبیت پائی جاتی ہے جس کی وجہ
سے انسان اپنے میں تھکان محسوس نہیں کرتا۔

پھول، خوشبو اور پتھر سے متعلق انسان کو دھوکا دینے والا کبھی آرام اور
سکون سے زندگی بھر نہیں کر سکتا۔ (مؤلف کتاب) زمانہ قدیم میں تھکاوٹ
میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے جواہرات لگا کر جلتے تھے۔

حیا عورت کا زیور ہے

✽ خواب سے ڈرنے والے اور بدمعاشوں میں بڑ بڑانے والے شخص کے گھیر میں لوہے کا براہہ تعویذ بنا کر ڈالنے سے بڑ بڑانا جاتا رہتا ہے۔ سوتے میں دانت بجانے کی شکایت بھی جاتی رہتی ہے۔ (بہتر ہے کہ براہہ پر دم کرنے کے لئے ناشر کتاب ہذا سے رجوع کریں)۔

✽ ہیرا سب سے زیادہ سخت چیز ہے۔ اگر کسی چیز کو کاٹنے میں سخت فولاد کے اوزار سے سوراخ کیا جائے تو ساڑھے چار میل لمبا سوراخ کرنے کے بعد اسے پھرتیز کرنا پڑے گا، لیکن اسی اوزار میں ہیرے کے دانت لگا دیئے جائیں تو اس اوزار سے دو سو میل لمبا سوراخ کیا جاسکتا ہے اور دانت کو تیز کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

✽ ہیرے کو صرف ہیرا ہی کاٹ سکتا ہے۔

✽ موجودہ دور میں سب سے زیادہ ہیرا افریقہ میں نکالا جاتا ہے۔

✽ نگلی کی انگوٹھی ہاتھ کی جو جھکی انگلی میں استعمال کی جاتی ہے۔ قدیم کتب میں نظر سے گزرا ہے کہ اس انگلی سے خون کی ایک رگ براہ راست دل تک پہنچتی ہے۔

✽ نیگینہ ہمیشہ نئی انگوٹھی میں استعمال کرنا بہتر رہتا ہے۔ استعمال شدہ انگوٹھی پہننا مناسب نہیں۔

✽ بڑے نیگینے مستورات بطور لاکٹ اور مرد بازو بند میں استعمال کرتے تھے۔

✽ عہد قدیم میں اکثر حضرات نیگینہ کے اطراف ڈیزائن کے بجائے عدد کندہ کرایا کرتے تھے۔

سید سید

عورت گھر کی ملک ہے

✽ محمد خسرو پرویز ۱۵۹۰ء - ۱۶۲۵ء ساسانی خاندان کے بادشاہ کا تاج

خالص سونے کا تھا جس کا وزن ۱۲۰ پونڈ۔ اس پر چڑیا کے اندوں کے برابر جواہرات اور یاقوت جڑے تھے۔ یہ اندھیرے میں بھی چمک دیتے تھے۔ تاج چھت سے ۳۵ گز لمبی زنجیر کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ بادشاہ جب تخت پر بیٹھا تو تاج اس کے سر کو چھو تا تھا۔

✽ عقیق کھباتی عام ملکہ ہے۔ اس کو حجر المندی بھی کہتے ہیں۔ یہ عقیق مہارت میں کثرت سے دستیاب ہے۔ اس پتھر میں جہاں اور اچھے اثرات ہیں یہ مزاج میں الجھن اور غصہ پیدا کرتا ہے۔

✽ نومبر ۱۹۵۷ء میں بمقام کلیو ڈون مسز سیلیپ ڈرمونڈ نے ناشتہ میں مٹر استعمال کرتے وقت کسک کر سمجھ کر جب منہ سے نکالا تو حیرت کی انتہا نہ رہی، کیونکہ وہ ہیرے کا قیمتی نگینہ تھا۔ اس نے مٹر پیک کرنے والی کپنی کو فوراً لکھا تو معلوم ہوا کہ وہاں ایک ملازم لڑکی کا ہیرا گم ہو گیا تھا۔

✽ ۲۳ نومبر ۱۹۵۹ء کو شہنشاہ ایران نے فرح پہلوی کی انگلی میں ایک قیمتی طلائی انگشتری پہنا کر انگلی کی کسب ادا کی۔ اور ۲۱ دسمبر ۱۹۵۹ء کو فرح پہلوی شہنشاہ ایران کے ساتھ منسلک ہو کر ملکہ ایران بن گئیں۔

✽ شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی آریا مہرنے ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء عرسِ تاجپوشی کے وقت جو تاج پہنا اس کا نام "تاج پہلوی تھا۔ تین ہزار تین سو اسی ہیرے، پانچ زمرود، تین سو اڑسٹھ موتی اور بے شمار قیمتی چیزیں لگی ہوئی تھیں۔

✽ شہنشاہ آریہ مہر تاجپوشی کے موقع پر جس "تخت طاؤس" پر تشریف فرما تھے اس تخت میں اور چیزوں کے علاوہ قیمتی موتی جڑے ہوئے تھے۔ ان کی

تجارت زر کا گھر ہے

تعداد ۳۲۷، ۲۶۰ مہتی۔

✽ انسان کا اپنا خزانہ اپنی جیب، گھر یا بنک وغیرہ ہے لیکن پروردگار عالم کے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اپنا خزانہ اس کے لئے اس کے پیروں کے نیچے پیدا کیا ہے۔

✽ آٹھ عدد حرف 'ح'، ننگینہ عقیق اصلی پر کندہ کرا کے استعمال کرنے سے بخار دفع ہوتا ہے (حرف 'ح'، کندہ کرانے کے لئے وقت اور ساعت کے لحاظ سے ناشر کتاب ہذا سے رجوع ہوں)۔

✽ چاندی کی انگوٹھی پہنا سنت ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نرم زمین پر چلنے سے پائے اقدس کا نشان نہیں ہوتا تھا، لیکن سخت پتھر پر چلنے سے پیر کے نشان قائم ہو جاتے تھے۔

✽ خانہ کعبہ کی دیواریں کچھ مٹیلا سیاہی مائل رنگ کے پتھر سے تعمیر ہیں۔

✽ مقام ابراہیمؑ یہ اس پتھر کا نام ہے جس پر حضرت ابراہیمؑ نے کھڑے ہو کر

حضرت اسماعیلؑ کی اعانت سے خانہ کعبہ کی دیواریں تعمیر کی تھیں، اس پر

حضرت ابراہیمؑ کے قدم مبارک کے نشان ہیں بعض روایات سے پتہ چلتا ہے

کہ اس پتھر پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زوجہ نے آپ کو نہلایا تھا مقام

ابراہیمؑ پر نذرین نفل ادا کرتے ہیں اور اس پتھر کی زیارت سے آنکھوں کو

سکون حاصل ہوتا ہے۔

✽ ہڑپا اور موہن جو دارو کے زیورات کے ڈیزائنوں میں قدیم مصری اور

بالیوں کا طریقہ پایا جاتا ہے۔ سیرت ادری

وقت پر ہی چیز کی قدر ہوتی ہے

✽ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (اجمیر بھارت) کے مزار سے قریب اکبری مسجد ۹۷۸ء میں شہنشاہ اکبر نے تعمیر کروائی تھی اس میں عمدہ قسم کا سُرخ پتھر استعمال کیا گیا ہے۔

✽ داؤدی کاغان پجھاڑی علاقہ میں ایک قسم کا چوپایہ ہے۔ یہ بکرے کے قسم کا جانور سانپ کو کھا جاتا ہے اس کے بعد جڑی بوٹیاں کھا کر اس کے زہر کو جگالی کے ذریعہ جھاگ سے خارج کر دیتا ہے یہ جھاگ جس جگہ گرتا ہے اس جگہ بگر کر ایک خاص قسم کا پتھر بن جاتا ہے۔

✽ بانڈہ (بھارت) کے دریاؤں میں مختلف رنگ کے پتھر پائے جاتے ہیں۔ یہ پہاڑوں سے پانی کے زور میں بہہ کر آ جاتے ہیں۔

✽ جمبٹ ایک قسم کا پتھر جس سے بنے ہوئے برتن میں شراب رکھیں تو کچھ گھنٹے کے بعد نشہ اس کا ذائل ہو جاتا ہے۔

✽ قوم بوط کا تختہ لٹنے میں مذاب الہی کے موقع پر آسمان سے برسائے جانے والے پتھروں میں سُرخ پتھر کی ہیں۔

✽ لاہور میں مقبرہ جہانگیر، جو شاہ درہ کے علاقہ میں واقع ہے فنی تعمیر کا عمدہ نمونہ ہے اس کی بیرونی تعمیر سنگِ سُرخ سے کی گئی ہے اور سنگِ مرمر کے خوبصورت ٹکڑوں سے بیل بوٹے بنائے گئے۔ عقیق، لاجور کو استعمال خوبصورتی بھیلے کیا گیا ہے انھیں آرائش کی وجہ سے اس کو "ننگینہ" کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔

✽ دنیائے سائنس دانوں کا مشہور اور عظیم المرتبت مسلمان سائنس دان ابیرونی جو ۱۰۳۸ھ میں غزنی میں پیدا ہوئے تھے ہیں کہ جس جگہ کھدائی میں

بد چھتا، بد نام بُرا

زمین سے گول پتھر دستیاب ہوں تو ماننا بڑا تباہی کہ ابتدائی زمانہ میں یہ حصہ زیر آب رہا ہے چونکہ پانی کے بہاؤ میں متواتر رگڑ اور حرکت سے پتھر چھوٹے اور گول ہوتے چلے جاتے ہیں۔

✽ رتوایہ پتھر کھتی، غنابی، سُرخ، اور مونگیا رنگ میں مثل عقیق کے ہوتا ہے یہ وزنی پہاڑی پتھر ہے چمک اور آب نہیں ہوتی۔ عرب، بھارت اور پاکستان میں پہاڑی علاقوں میں دستیاب ہے۔

✽ قدیم زمانہ میں ہیرا، فیروزہ، عقیق، زمرد، زبرجد، گومدک، پکھراج، سنگ سلیمانی، اوپل اور لاجورد پر نقش و نگاری کا کام عمدہ ہوتا تھا۔

✽ دنیا کی خوبصورت اور مشہور پتھری عمارتوں میں سب سے عمدہ ٹراش تاج محل کی ہے جس کو شاہجہاں بادشاہ نے اگرہ (بھارت) میں قریب چار کروڑ روپیہ صرف کر کے تعمیر کروایا تھا اس کی تعمیر میں بیس ہزار معماروں نے حصہ لیا بیس سال کی مدت میں تعمیر کیا۔ اس عمارت میں سنگ مرمر لاجورد عقیق اور سنگ بیشب وغیرہ استعمال ہوئے ہیں۔

✽ برصغیر ہندوپاک کا سب سے قدیم اور مشہور ہیرا "کوہ نور" ہے۔

✽ شاہجہاں بادشاہ نے ۱۶۵۸ء میں "تخت طاؤس" دس کروڑ روپیہ خرچ کر کے بنوایا تھا یہ تخت سواتین گز لمبا، ڈھائی گز چوڑا اور پانچ گز اونچا تھا۔ اس میں سولہ لاکھ روپیہ کے جواہرات جڑے تھے۔ ایک لاکھ روپے کا سونا استعمال کیا گیا تھا۔ اس کی چھت بارہ ستون پر مشتمل تھی۔ درمیان میں ایک خوبصورت درخت تھا، اس کی تمام پتیاں اور پھول جواہرات کے تھے۔ جہاں بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ اس کی پشت پر ایک لعل لگایا گیا تھا۔

چہرہ دل کا آئینہ ہے

جس کی قیمت ایک لاکھ روپیہ تھی۔ یہ تخت مور کی شکل کا تھا جس میں نادر اور نایاب جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ یہ تخت عجائباتِ دنیا میں سے تھا۔ اس میں خاص خوبصورتی یہ تھی کہ طاؤس اپنی چوہے میں موتیوں کی تسبیح لئے کھڑے تھے معلوم ہوتا تھا کہ اب نقص کرنے ہی والے ہیں۔

✽ زمانہ قدیم میں نادر و نایاب اور قیمتی جواہرات عبادت گاہوں میں جڑے جاتے تھے۔ بعض عبادت گاہوں میں اب بھی محفوظ ہیں۔

✽ مکنتہ (عجارت) کے عجائب خانہ میں ایک پتھر ہے جو اٹھانے سے جھک جاتا ہے، اس میں ٹچک ہے۔ ہلانے سے لرزتا ہے۔ عرف عام میں اس پتھر کو زندہ پتھر اور سنگ لرزاں بھی کہتے ہیں۔

✽ عہد قدیم میں بادشاہ، راجہ اور روسا قیمتی انگوٹھیاں، ہار، کلاں زرین، اس غرض سے بھی استعمال کرتے تھے تاکہ عوام سے افضلیت ہے تاج شاہی کے استعمال کو روحانی برتری اور سایہ خداوندی کا منظر خیال کیا جاتا تھا۔

✽ تیسری صدی کا ایک نایاب مجسمہ گوتم بدھ کو ریاضت کے عالم میں دکھایا گیا ہے۔ یہ مجسمہ لاہور کے مرکزی عجائب گھر میں موجود ہے اس مجسمہ کے ساتھ تختیاں گہری کھدی ہوئی ہیں، یہ گوتم بدھ کی پیدائش سے متعلق ہیں۔

✽ ان چشموں کا پانی جو پتھر دل کے درمیان سے ہو کر نکلتا ہے صحت و ندرستی کے لئے مفید ہوتا ہے۔

✽ موتن جو ڈارو (مسندہ) میں محکمہ آثار قدیمہ نے جو کھدائی کی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ افغانستان کا لاجورد ایمان کا پتھر اور سنگِ احمر زمانہ قدیم میں کثرت سے استعمال میں آیا، اور اس کی تہذیب اور پتھروں کا کام پانچ ہزار

چلتے ہوئے چڑے میں زنگ نہیں لگتا

سال قبل کی ایک گمشدہ یادگار ہے۔

✽ یومیک اسٹون (PUMICE STONE) یہ پتھر آتش فشاں مادہ کا بنا ہوا مادہ ہے۔ مثل کارک ہلکا ہوتا ہے۔ اکثر چشموں کی سطح پر تیرتا ہوا نظر آتا ہے اس کو پھڑی کے ذریعہ آسانی سے کاٹ سکتے ہیں۔ بطور جہانواں دیوار اور فرش گھسنے کے کام آتا ہے چکنا اور صاف کرنے کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اٹلی میں زیادہ دستیاب ہے۔

✽ جنوبی ہند کے قبائلی زحکی کے حالت میں ارواح خبیثہ سے بچانے کے لئے سونے یا چاندی کا گندے دار مادہ استعمال کرتے ہیں۔

✽ مصالحہ پینے کا پتھر (سل) کچے پتھر کے بجائے پختہ اور سخت قسم کا استعمال کرنا بہتر ہے تاکہ کچے پتھر کے باریک سنگ ریزے مصالحہ میں شامل ہو کر جسم میں پتھری پیدا نہ کر سکیں۔

✽ پارس ایک قسم کا پتھر ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہے وغیرہ کو چھو کر سونا بنا دیتا ہے (اس کے متعلق اور مزید تاریخی تفصیل صحیح معلوم نہ ہو سکی۔

✽ مقناطیس۔ یہ پتھر ہناتی کے کام میں بڑا معاون رہا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس سے سمندروں کی سطح پر جہاز چلانے کا وقت اور ستیں معلوم کرنے کا کام لیتے تھے اس کو رہنا پتھر بھی کہا جاتا تھا۔

✽ کبرلے (جنوبی افریقہ) میں میرے کی سب بڑی کان ہے۔

✽ سنگ دانہ پرندہ کا (معدہ) اس میں سے چھوٹے چھوٹے پتھر بھی ملتے ہیں۔ یہ سنگ دانہ ضعف معدہ میں اکسیر ہے۔

✽ سنگ نشان۔ رکتوں اور سرکوں پر منزل اور جگہ کا فاصلہ سمجھنے کے لئے

لگاتے جاتے ہیں۔

جو اہرات تلاش کرنے والے چاند کی کچھ مخصوص تاریخوں میں اپنے کام کا آغاز نہیں کرتے۔ ان کا خیال ہے کہ اس کام کے لئے چند تاریخیں مخوس ہوتی ہیں۔

لوہے کی نئی کیلوں پر ۱۰ ازنہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ دم کر کے آسیرینہ مکان کے چاروں اطراف کونوں میں یہ کیلیں ٹھونک دینے سے مکان کیل جاتا ہے (لیکن یہ طریقہ کسی صاحبِ علم سے کرایا جائے)۔

دُنیا کا سب سے بڑا سیلے پتھر کا پارک نیویارک میں ہے۔

مغربی جرمنی کے عجائب گھر میں ایک ایسا پتھر محفوظ ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ غالباً بیس کروڑ سال قدیم ہے۔

دُنیا کے بڑے سائنس دانوں کا خیال ہے کہ چاند کے پتھر ساڑھے تین ارب سال قدیم ہیں، بعض کا کہنا ہے کہ زمین کے پتھروں سے زیادہ ان کی عمر ہے۔

اپالوٹا کے خلا باز چاند کے بحرِ طوفان سے جوٹی لائے ہیں اس میں سے ایک چار اینچ چوڑا ایسا پتھر برآمد ہوا ہے جو مثلِ شیشہ کے چمکدار ہے۔

گھر کی سیل جس پر مصالحہ پیسا جائے اس کا چھوٹا پتھر (بٹا) گھر میں رکھنے سے سخت پریشانی اور نحوست آتی ہے اسی سیل کا پتھر اگر ٹوٹ جائے تو صدقہ دینا بہتر ہے، ردِ بلا ہے۔

ملکہ فرح پہلوی نے شہنشاہِ ایران کی تاج پوشی کے موقع پر جو تاج پہن تھا یہ پلاٹینم اور سونے سے تیار کیا گیا تھا۔ اس میں ۲۶۹ قیمتی ہیرے، ۲۶ زمرد، ۳۶۱ یاقوت، ۱۰۵۱ موتی جڑے تھے۔

جیکولین کینیڈی کو ان کے شوہر آرٹھائل (دوناسس نے شادی کے

عیب چھپاتے نہیں چھپتا

موقع پر جو انگوٹھی دی اس کی قیمت دس پونڈ تھی۔

✽ جرمنی میں منگنی کی انگوٹھی بایں ہاتھ میں پہننا شروع کرتے تھے اور شادی کے بعد دائیں ہاتھ کی انگلی میں۔

✽ دنیا میں ہر جگہ شادی کھلتے ابتدائی رسم انگوٹھی سے ہوتی ہے فلپائن میں دولہا اور دلہن کے درمیان انگوٹھی کا تبادلہ ہوتا ہے۔

✽ دنیا کی تمام دھاتوں میں سسک ہلکی دھات "بھیم" ہے۔ ماہرین سائنس کا خیال ہے کہ سورج ایک تشکیق کچیل ہوئی معدنیات کا عظیم کرہ ہے۔

✽ شہر بیسٹ اندلس میں ایک ایسا پہاڑ ہے جس میں سسہ نکلتا ہے۔ چاند کے شروع تاریخ سے لے کر نصف ماہ تک سسہ نکلنے کا زور رہتا ہے۔

✽ انسان کے جسم کی پتھری کا سسہ آنکھ کی سفیدی کو زائل کرتا ہے۔

✽ مٹھرے ہوئے پانی (تالاب) کے پتھر کو گھس کر قدرے ناک میں ٹپکانے سے مرگی کا مرض دفع ہوتا ہے۔

✽ اونٹ (ناقہ) مشکل یا اتوار جس جگہ زمین پر لوٹے اس جگہ کا پتھر عاشق مزاج دیوانہ کے بازو پر باندھنے سے عشق زائل ہو جاتا ہے (یہ پتھر ناسر کتاب ہذا سے دم کرایا جاتے)۔

✽ "لوہے کا چھٹلا" پاؤں میں استعمال کرنے سے جسم میں پتھری پیدا نہیں ہوتی۔

(اس چھٹلے کے لئے بھی ناسر کتاب ہذا کرشمہ قدرت سے رجوع کریں)۔

✽ جھوٹے بچوں کی بیوادی ام الصبیان (مرگی کے دوسے) میں معمولی لوہے کا

ٹکڑا اگلے میں لٹکانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔

✽ لوہے کے ٹکچے ہوئے پانی سے عشق دفع ہوتا ہے۔ لوہے کو خوب گرم کریں تاکہ ٹھنک

بعد مرگ ڈاکٹر بیکار

ہو جائے، اس کو پانی میں بچھاتے وقت تین بار یہ کہہ کر بچھائیں کہ جیسے یہ
لوہا پانی میں ٹھنڈا ہوا، اسی طرح فلاں بن فلاں (نام لیا جائے)
کا عشق ٹھنڈا ہو جائے۔ اس پانی سے عاشق کا منہ دھلائیں
اور سینے پر پھینٹیں دیں۔ یہ عمل مشکل یا ہفت کو کرنا بہتر
ہے۔

✽ برطانیہ میں ویکری کے مقام کنگ میں قبرستان سے یا قوت کے زیورات
اور خوبصورت تلواریں دستیاب ہوئی ہیں۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ نادرات
ساتویں صدی عیسوی کے دور کی ہیں۔

✽ ایک ایسا عجیب و غریب پتھر ہے کہ قدرت نے اس میں انوکھی صفت
عطا کی ہے۔ ہوا میں شامل پانی کی نمی کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ برطانیہ
کی عبادت گاہوں کے محبتی کی آنکھوں میں لگا ہوا ہے۔ اس پتھر سے معلوم
ہوتا ہے کہ محبت کی نگاہوں سے آنسو بہ رہے ہیں۔

✽ مادر ملت فاطمہ جناح ایسے زیورات پسند کرتی تھیں جن میں معمولی موتی
یا میرے جڑے ہوں۔

✽ جواہر وہ بیش قیمت پتھر جو عام پتھروں سے فہل، خوشنما اور خوبصورت
قیمتی ہو۔

✽ جواہرات اور پتھروں کے ماہر ان کے رنگ و ریشے اور ماہیت سے
واقف ہوتے ہیں۔

✽ ودھی ایک قسم کا سفید اور گلابی پتھر۔
✽ ایالو ایک امشن کے امریکی خلائو ردوں نے بحیثیت صدر پاکستان خٹاب

ایمان ہے تو سب یکجہ ہے

ذوالفقار علی بھٹو کو جون ۱۹۷۳ء میں چاند کے پتھر کا ایک چھوٹا ٹکڑا پیش کیا۔ یہ پتھر انھوں نے چاند پر اپنی تحقیقاتی مہم کے دوران وہاں کی ایک وادی سے اٹھایا تھا۔ امریکی سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ پتھر تین ارب ۵۰ کروڑ سال پرانی چٹان کا ایک ٹکڑا ہے۔

✽ سنگ انداز۔ دشمن پر پتھر مارنے والا۔

✽ سنگ بوم۔ پتھر پلے زمین۔

✽ سنگ جراحت۔ ایک مہم کا پتھر (اس کو پس کو زخم پر چھڑکنے سے خون بند ہو جاتا ہے)۔

✽ سنگ چٹانا۔ کسی چیز کو پتھر پر رگڑ کر تیز کرنا۔

✽ سنگ چیلن۔ ساتھ چلنا۔

✽ سنگ چھوڑنا۔ جدائی ہونا۔

✽ سنگ لینا۔ ہمراہ لینا۔

✽ سنگ چھوڑنا۔ الگ ہونا، دوستی ترک کرنا۔

✽ سنگ پشت۔ کچھوا۔

✽ سنگ نسو۔ سفید پتھر

✽ سنگ آستان۔ گھر کی دہلیز۔

✽ سان۔ وہ پتھر جس پر تیل رگڑ کر چھڑی، تلوار اور اوزار وغیرہ تیز

کرتے ہیں۔ اس پتھر کا سفوف بجوں کے خسیوں پر لپک کرنے سے

اندیشہ کلاں ہونے کا ملتا رہتا ہے۔

✽ سلاجیت۔ سیاہ رنگ کا رقیق مادہ جو پہاڑوں میں پتھر سے نکلتا

بغیر عقل ہمت بھی دشمن ہے

ہے بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔

✽ سنگ تالاب۔ وہ چھوٹا پتھر جو برسوں کسی تالاب میں رہے۔

✽ سنگ راہ۔ وہ پتھر جو راستہ میں پڑا ہو۔

✽ سنگی۔ پتھر کی چیز۔

✽ سنگین۔ بھاری۔

✽ سنگ بین۔ مینی عقیق۔

✽ سنگستان۔ پہاڑ جہاں پتھر ہی پتھر ہوں۔

سنگ زر۔ کسولی

✽ سنگدان۔ جس میں پرندہ غدار کھتا ہے (پرندہ کا پوٹا)

✽ سنگ۔ پتھر

سنگ باری۔ پتھر بربانا

سنگ پا۔ پاؤں رکھنے کا پتھر۔ (مچھانو)

✽ سنگ تراش۔ پتھر کاٹنے والا۔

✽ سنگ تراشی۔ پتھر کا کام۔ بنانے کا پیشہ۔

✽ سنگ تربت۔ قبر پر لگا ہوا پتھر (سنگ مزار)

✽ سنگدل۔ بے رحم

✽ سنگ راہ۔ راستے کا پتھر۔

✽ سنگ ریزہ۔ کنکر

✽ سنگ سار کرنا۔ پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالنا (ایک قسم کی شرعی سزا)

✽ سنگ ساز۔ مصلح سنگ (جو شخص پتھر اپنے خانہ کے پتھر کو درست کرے۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

- ✽ سنگ فساں۔ وہ پتھر جس پر چاقو کی دھار رکھتے ہیں۔
- ✽ سنگ لوح۔ (سنگ تربت) وہ پتھر جو مزار کے سر پر لٹے یا برعکس دفنات لکھ کر لگاتے ہیں۔
- ✽ نگ۔ نگینہ۔ قیمتی پتھر
- ✽ حجر۔ عربی میں پتھر کو کہتے ہیں۔
- ✽ اسٹون (STONE) انگریزی میں پتھر، جواہر کو کہتے ہیں۔
- ✽ رتن۔ ہندی میں قیمتی پتھر۔ نگ کو کہتے ہیں۔
- ✽ بہرا پتھر۔ وہ شخص جس کی سماعت (سننے) کی طاقت بالکل زائل ہو گئی ہو۔
- ✽ حجر المتقی۔ چھوٹی چھوٹی پتھریاں۔
- ✽ حاک۔ عربی میں نگینہ تراش کرنے والا، نگینہ ساز جو اہرات تراش کرنے والا۔
- ✽ انگوٹھی۔ فارسی میں انگشتری، عربی میں خانم، انگلیوں میں پہننے کا زیور۔
- ✽ نونگہ۔ جس میں نونگینے ہوں۔ یہ عورتوں کے بازو بند کا ایک زیور ہے۔
- ✽ سنگ سیاہ۔ بغیر چمک کا پتھر عہد قدیم میں بت تیار کرنے میں استعمال ہوتا تھا۔
- ✽ پتھر لے بھی اس کو موت نہ آتی۔ نہایت سخت جان۔
- ✽ حجر الرخام۔ سنگ خارا۔
- ✽ حجر الرحیۃ۔ چکی کا پتھر
- ✽ خاک شفا۔ شفا بخشنے والی مٹی (تربت امام حسین کی خاک)۔
- ✽ جواہرات۔ انسانی معدے اور جسمانی رگوں و پھلوں کے ذریعہ اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ یہ

ظالم سے، سبزاری اور مظلوم کا ساتھ دو

طب میں خارجی و باطنی اثرات کلاتے ہیں۔ بھارت میں ”جیم تھراپی“ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے جو جواہرات کے انسانی جسم پر اثرات کی تحقیق کر رہا ہے۔

✽ قومی عبا سب خانہ پاکستان (کراچی) میں پتھر کے مختلف رنگ میں تولنے کے بانٹ محفوظ ہیں۔ یہ بانٹ موہن جو داڑو سے دستیاب ہوئے اور پانچ ہزار سال قدیم ہیں۔ اسی کراچی میوزیم میں تقریباً پانچ ہزار قدیم ہاتھ و پیر صاف کرنے کا گلابی رنگ کے پتھر کا جاواں محفوظ ہے جو ہڑپا سے دستیاب ہوا۔

✽ یاقوت سرستہ۔ کنایہ ہے لب خاموش ہے۔

✽ یاقوت خام۔ کنایہ ہے معشوق کے ہونٹ سے۔

✽ صلی نگینہ۔ کی انگوٹھی انسان کی عمدہ یادگار ہے۔

✽ نگینت۔ انگوٹھی میں استعمال کرنے سے ہی اثر کرتا ہے۔

✽ پتھر کا بن جانا۔ سنگ دل ہو جانا۔

✽ پتھر کا جگر پانی ہونا۔ سنگ دل کو ترک کرنا۔

✽ پتھر کا جواب پتھر۔ سخت بات کا سخت جواب۔

✽ پتھر کلیجہ پر رکھنا۔ مجبوری سے صبر کرنا۔

✽ پتھر کو کیا اثر ہو۔ بڑے آدمی پر نصیحت اثر نہیں کرتی۔

✽ چاندی کا پہرا۔ اقبال مندی کا زمانہ۔

✽ سنگ سیاب سخت ترین پتھر ہے اس کی کھل قیمتی اور خوبصورت ہوتی ہے۔ گلابی

رنگ کی جس میں سفید چھوٹے چھوٹے شل تالے، نشانات تھے یہ نادر

کھل راقم الحروف کے پاس محفوظ تھی۔ لکھنؤ سے پاکستان ہجرت کرتے

وقت ضائع ہو گئی۔

اسلامی طرز پر زندگی بسر کرو۔

✽ کنڑاٹ۔ خوشنما گہرا اور ہلکا گلابی، سبز و ہلکا نیلا، زرد سفید رنگ کا چمکدار نرم پتھر ہے۔ زیورات میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے! افغانستان کے پہاڑی علاقے میں دستیاب ہے۔

✽ سمندر میں پتھر طے مقامات پر ایک قسم کی سمندری گھاس پیدا ہوتی ہے جس کی لمبائی کم از کم ۶۰ فٹ ہوتی ہے اس کی پرورش معدنیات اور ہوا سے ہوتی ہے جو سمندر کے پانی میں حل ہو جاتی ہے۔

✽ پہاڑی علاقہ کے جانور پھر سیلے اور طاقتور ہوتے ہیں۔

✽ مردار سنگ۔ ایک دوا کا نام ہے یہ پتھر کی مانند فزنی ہوتا ہے۔

✽ رتن مالا۔ جواہر مالا

✽ رتن کنڈی۔ مونیکا (ہندی میں)

✽ تعویذ اور نقشیں انسان تیار کر کے دیتے ہیں لیکن پتھر و جواہر کو قدرت نے بنایا ہے جن میں اخلاص اور تاثیرات محفوظ کر دیئے۔

محمد شبیر قادری

والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔ (داتا گنج بخش رحمہ اللہ)

جو شخص اپنی "راس" معلوم کرنا چاہے اپنے نام کا پہلا حرف نقشہ میں دیکھے۔
حرف کے سامنے "برج" تحریر ہے وہی اس کی راس ہے۔ "برج" سے ستارہ
کا تعلق بھی اسی نقشہ میں ہے۔

نمبر شمار	نام برج	نام ستارہ	نام کا پہلا حرف	برج کی خواہش	دن کا تعلق	رنگ کا تعلق
۱	حمل - میکہ	مرئخ	ا۔ ل۔ ع۔ ی	آتش	منگل	سرخ
۲	ثور - برکہ	زہرہ	ب۔ و۔ ا۔ د	خاکی	جمعہ	سفید
۳	جوزا - مقنن	عطارد	ق۔ ک۔	بادی	بدھ	سرخ یا ل
۴	سرطان - برک	متر	ه۔ ح۔ هـ	آبی	پیر	سفید
۵	اسد - سنگھ	آفتاب	م	آتش	اتوار	نارنجی
۶	سنبلہ - کنیا	عطارد	غ۔ پ۔	خاکی	بدھ	سفید
۷	تلا - میزان	زہرہ	ر۔ ت۔ ث۔ ط	بادی	جمعہ	سیاہ یا ل
۸	برجیک - عقرب	مرئخ	ظ۔ ذ۔ ض۔ ز۔ ن	آبی	منگل	سرخ
۹	قوس - دمن	مشتری	ف	آتش	جمعرات	زرد
۱۰	جدی - مکر	زحل	ج۔ خ۔ گ۔	خاکی	ہفتہ	سیاہ نیلا
۱۱	دلو - کنبھ	زحل	ش۔ ث۔ ص۔ س	بادی	ہفتہ	سرخ یا نیلا
۱۲	حوت - مین	مشتری	و۔ ی۔ ج	آبی	جمعرات	زرد

محمد شبیر قادری

نظم کی ٹہنی کبھی نہیں پھلتی

آپ کا معاؤن و مبارک نیگینہ

نیگینوں کا تعلق اس کے ساتھ

ر اس	ستارہ	رنگ	متعلق نیگینہ
میکہ	مرنخ	سرخ	ہیرا۔ نورنگا۔ یاقوت، عقیق، اوپل
برکہ	زہرہ	سفید	مرجان، سرخ، ہیرا، درجنف، موتی۔
متھن	عطارد	سرخ، زرد	پکھراج، زرد، زبرجد
کرک	قمر	سفید	نیلم، حجر القمر، عقیق زرد، پکھراج زرد، لہسنیہ
شگہ	شمس	نارنجی	نیلم، نورنگا، عقیق، یاقوت
کنیا	عطارد	سفید	عقیق زرد، زبرجد، اوپل
تلا	زہرہ	سفید، نیلم	مرجان، ہیرا، پکھراج، درجنف، لہسنیہ
برچھک	مرنخ	سرخ	ہیرا، یاقوت، نورنگا، عقیق
دھن	مشتری	زرد	فیروزہ، پکھراج زرد، لہسنیہ۔ زرد
مکر	زحل	سیاہ نیلا	موتی، نیلم، عقیق
کنبہ	زحل	نیلا۔ سیاہ	عقیق، سرخ، نیلم
مین	مشتری	زرد پیاری	پکھراج سفید، درجنف

محمد شبیر قادری

بات رہ جاتی ہے اور وقت نکل جاتا ہے

ہر ماہ کی پلیدیشن سے نیگیٹو کا تعلق

جوزی	گومیک، یاقوت، نعل، عقیق، سرخ	جلائی	یاقوت، عقیق، عینی
فوری	نیلیم، لاجورد، حجر القمر	اگست	مونگا، یاقوت
مارچ	فیروزہ	ستمبر	نیلیم، یاقوت
اپریل	ہیرا، نیلیم، یاقوت	اکتوبر	اوہل، دتر، نجف، زبرجد
مئی	زرد، عقیق، عینی	نومبر	پیکھراج، زبرجد
جون	موتی، زرد	دسمبر	لاجورد، یاقوت



محمد شبیر قادری

اپنے والد کی دوستی کا لحاظ رکھو

سنگ و جواہر متعلق

ذاتی تجربات، تاثرات اور مشاہدات

معزز قارئین نے اپنے زیر استعمال نگینوں کے تاثرات و تجربات پر سیکڑوں خطوط تفصیل سے ارسال فرمائے اور مقامی حضرات نے شرف و نیاز سے نوازا۔ ذاتی آثار و خواص سے آگاہ کیا میں ان سب کرم فرماؤں کے تعاون کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں کہ اپنا قیمتی وقت دے کر ہمت افزائی فرمائی میری یہ کوشش رہی ہے کہ صرف اُن پتھروں (نگینوں) کے افعال و خواص اور اثرات کا ذکر کروں جنکے متعلق متعدد حضرات نے تاثرات کے تحت تجربات بیان کئے ہیں۔ ایک ریسرچ بک ہے۔

عقیق یعنی کئے تاثرات میں مختلف حضرات نے اپنے ذاتی تجربات تحریر فرمائے ہیں اکثر کرم فرماؤں نے مطلع کیا ہے کہ ”اصلی عقیق یعنی“ استعمال کرنے سے بے روزگاری ختم ہو گئی۔ کئی حضرات نے ترقی درجات کے متعلق بھی تحریر کیا۔ بشیر احمد صاحب صدیقی (کراچی) اور دیگر حضرات نے لکھا ہے کہ سُرُخ عقیق کا کُشتہ بست کر رکھ کر لیں، مرض جریان میں صبح کے وقت قدرے چٹکی اُٹھائی مکھن یا دودھ کی ملائی کے ساتھ ۱۵ یوم کھانے سے مرض جاتا رہتا ہے۔

جناب الین ایم سیف اللہ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل بی (علیگ) سوئی گیس فیلڈ سندھ و لد جناب سلیم اللہ صاحب ریٹائرڈ اکریٹو آفیسر ارپو منٹ ٹرسٹ بورڈ مظفر آباد (بھارت) تحریر فرماتے ہیں کہ کُشتہ قدرت بہت ہی بہترین

نسیکی گناہ کا کھتا رہا ہے

اور جامع کتاب ہے اس کی جس قدر تعریف کی جائے مجھے ہے۔ نگینہ سے متعلق اپنا ذاتی تجربہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ میری بڑی بچی تقریباً چھ ماہ کی ہو گئی انتہائی تندرست اور خوبصورت ہے گھر کے بزرگوں نے ایک بھولے رنگ کا گول نگینہ (حدید جینی) جو موروٹی تھا یہ کہہ کر اس بچی کے گلے میں ڈال دیا کہ نظر بد سے محفوظ رہے گی۔ لیکن میں نئی روشنی کا آدمی ہوں مجھے نگینہ اور پتھروں کے افعال و خواص اور اثرات پر بالکل توجہ نہ تھی۔ ایک روز اپنے بچوں کے ساتھ شاپنگ کی غرض سے محبوب مارکیٹ (صدر کراچی) گیا۔ یہ بچی بھی ساتھ تھی۔ جتنی دکانوں پر گیا ہر ایک نے بچی کو دیکھ کر تعریف کی۔ شاپنگ سے فارغ ہو کر گاڑی میں بیٹھا تو چند ٹکڑے میری گود میں گرے۔ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ یہ وہ پتھر تھا جو از خود کھیل کھیل ہو گیا جسے نظر بد کے لئے بچی کے گلے میں ڈالا گیا تھا۔

پھر تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ۱۹۷۳ء کا واقعہ ہے کہ میری اہلیہ کی انگلی میں نیشاپوری عمدہ قسم کا ایک فیروزہ جس کا وزن تقریباً ۷ قیراط ہو گا پہنے ہوئے بچوں کے ساتھ گاڑی میں تھیں۔ یہ گاڑی جب صدر پلازہ سٹیٹ کے قریب پہنچی تو گلی میں سے یکایک انتہائی تیز رفتار بس منے نکل آئی۔ صرف ایک بالشت کے فرق سے دونوں گاڑیاں اچانک ٹک گئیں اگر ایک سکنڈ کی بھی تاخیر ہوتی تو انتہائی سنگین حادثہ رونما ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا گھر واپس آئے تو دیکھا انگلی سے فیروزہ غائب تھا۔

فیروزہ کے اثرات سے متعلق کافی خطوط وصول ہوئے جس میں مظفر آباد لارڈ کشر سے محمد صدیق افغانی صاحب نے لکھا ہے کہ عمدہ اور بڑا فیروزہ میرا دوست کے والد کے پاس محفوظ ہے اس کی یہ خوبی ہے کہ دودھ اس فیروزہ کے قریب کر رہے

سلام گر بخوشی سے کرو کہ اس سے محبت پائیدار ہوتی ہے۔

سے دودھ پھٹ جاتا ہے نیلم سے متعلق بھی اکثر حضرات نے اپنے ذاتی تجربات تحریر کئے ہیں کہ اس کی انگوٹھی استعمال کرنے سے مرض اکوتہ دفع ہوتا ہے۔

ڈاکٹر جناب ایم خلیق حسن لکھنوی ہو میو (رجسٹرڈ) بی اے (آنرز) ایل ایل بی ایم اے (اردو، تاریخ اسلام، اسلامیات، سیاسیات اور فارسی) نے زمرہ کے لئے اپنے ذاتی تجربے میں مجھ سے فرمایا کہ جب میرے بچے کا آپریشن ہونے والا تھا تو میری انگوٹھی کا لکینہ زمرہ از خود چٹخ گیا۔ میں نے اس انگوٹھی کا لکینہ بدل دیا۔ یہ آپریشن کامیاب رہا۔ اب اسے تیس سال ہو چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے بچے میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ جناب سید منظور حسین ولد سید حسن صاحب مرحوم سابق وطن قصبہ لاوڑ تحصیل سرودھنا ضلع میرٹھا انڈیا موجودہ رہائش جعفر طیار راولپنڈی سنگ سوسائٹی ملیر کراچی آپ دس سال تک انڈیا میں اپنے علاقے کے ٹاؤن ایریا جیئر میں رہے۔ میرے دو صاحبزادے ظہور حسن خلاق حسن موصوف کے داماد ہیں۔ اپنے تجربات میں زبانی فرمایا کہ وہ پتھر جو بڑے اور پُرانے مینڈک کے سر سے دستیاب ہوتا ہے اب سے تقریباً پچاس سال قبل کی بات ہے کہ قصبہ لاوڑ میں ایک پُرانا مینڈک جو اٹھیل کر چھوٹی چڑیوں کا شکار کر لیا کرتا تھا اس مینڈک کے سر سے جراثیم کی مدد سے یہ پتھر حاصل کیا گیا کہ اس پر مائل آدھا پنج کا یہ بھینوی پتھر تھا جو ہالکھن کے ساتھ سخت ترین ہوتا گیا اس کے متعلق مشہور ہے کہ سانپ کے کاٹنے والی جگہ پر رکھنے سے یہ پتھر چپک کر تمام زہر مچھپس لیتا ہے اور از خود علیحدہ ہو جاتا ہے اسی کو اگر دودھ میں ڈال دیا جائے تو سارا زہر دودھ میں آ جاتا ہے۔ اپنے مشاہدے میں موصوف نے یہ فرمایا کہ شیشم کے پُرانے درخت کے تنے سے بھی ایک قسم کا پتھر دستیاب ہوتا ہے اس کا رنگ دودھیا اور کتچا ہوتا ہے اپنے

خلاق کی قیمت کچھ نہیں بچی پڑتی، مگر اس سے ہر چیز خرید سکتے ہیں۔ (ایڈیٹمنگ)
 ذاتی تجربے میں کہا کہ دہانہ فرنگ کی انگوٹھی سے مجھے درد میں فوری سکون ہوا اور
 درد کی شدت بھی ختم ہو گئی۔

جناب مولانا ملک اقبال جعفری، احمد پور سیال ضلع جھنگ (پاکستان) نے اپنے
 تفصیلی خط مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۸۳ء میں تحریر فرمایا ۱۹۵۳ء سے عقیقہ بمبئی زرد زیتہ مال
 ہے یہ پتھر سیدہ عصمت کبریٰ حضرت فاطمہ الزہراء کے بہشتی محل سے منسوب ہے۔ اپنے
 تجربات میں تحریر کیا ہے کہ چار مرتبہ شدید حادثہ سے محفوظ رہا۔ ایک حادثہ ۱۹۷۸ء کو
 بروز جمعہ قریب ۹ بجے احمد پور سیال سے ملتان جاتے ہوئے بمقام خدائی ٹیڈ
 درپیش ہوا بس ایک بلند ٹیڈ سے الٹ گئی۔ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک مسافر
 نے وہیں دم توڑ دیا دیگر سفر کرنے والے ۳۵ مسافر ہلاک ہوئے اور ۷ شدید زخمی۔
 کچھ نے اسپتال میں انتقال کیا لیکن قدرت نے مجھے محفوظ رکھا اور دورہ برابر بھی چوٹ
 نہ آئی۔ دوسرا پتھر میرے ہاتھ کی انگلی میں ”دور بخف“ ہے اس کے تعلق امام سید
 زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اس پر صبح نظر کرنا انتہائی ثواب دہنوں ہے۔
 تیسرا نگینہ نیشاپوری (ایران) فروزہ نمبر ہے استعمال میں ہے واقعی بفرمان معصومین علیہم السلام
 اس پتھر کی انگوٹھی پہن کر زیر آسمان دُعا بارگاہِ ایزدی سے طلب کی جائے قطعاً
 رد نہ ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ دُعا شرعی ہو اور نگینہ جائزہ رقم سے حاصل کیا گیا ہو موصون
 نے اپنے مضمون میں تحریر فرمایا کہ ایک مرتبہ بیس ہزار روپے کی اشد ضرورت پیش آئی
 میں نے صبح کی نماز بطریق حاجات زیر آسمان فیروزہ کو سامنے انگلی میں پہن کر بارگاہِ ایزدی
 میں دُعا مانگی چند یوم میں قدرت نے مجھے ایک مخلص دوست سے رقم مدد کو عرب کرنسی
 میں دلوا دی۔

جناب مولانا ملک اقبال نے اسی خط میں لکھا کہ میں نے پتھر (نگینوں) میں برکت

خدا سے ایمان اور ادب کی توفیق مانگ

اور زندگی دیکھی غالباً ۱۱ مارچ ۱۹۸۸ء کا واقعہ ہے کہ چند مخالفین نے مجھے جاہل کہہ کر کے زخمی کر دیں۔ مجھے پورا یقین کامل تھا کہ عقیقہ ہاتھ میں ہونے پر میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک مقدمہ کے دوران جبکہ میرے خلاف کارروائی جاری تھی۔ مخالفت پارٹی ایسی گھبرائی کہ خود فرار ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ دلی سکون اور روحانی طاقت حاصل ہے۔ موصوف کا کہنا ہے کہ جس طرح جسمانی غذا ملنے پر جسم مردہ اور ان ہلاک ہو جاتا ہے اسی طرح فیروزہ کی روحانی غذا نمار ہے بغیر غذائے طہارت یہ نگینہ مردہ رہتا ہے اور اثرات میں صحیح معاون نہیں ہوتا۔ مولانا موصوف اپنے خط کے آخر میں لکھا کہ اس کے علاوہ اور بھی میرے ذاتی تجربات میں بہت کچھ ہے۔ خط طولانی ہونے کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں۔

حاجیانی دزوار جناب زینب بیگم صاحبہ بنت سجاد بیگم صاحبہ مرحومہ آپ کے والد بزرگوار جناب باقر حسین صاحب مرحوم صاحب پیدائش کھنڈو مارچ ۸ جولائی ۱۸۹۶ء تعلیم اپنے آبائی شہر میں مکمل کی ۱۹۲۶ء لکھنؤ چھوڑ کر بسلسلہ ملازمت میرٹھ تشریف لے گئیں اور اس وقت مکان نمبر ۲۶ محلہ اسماعیل نگر میرٹھ انڈیا میں ریائرڈ ہو کر سکونت پذیر ہیں، بڑی استانی کے نام سے شہرت حاصل کی سیکڑوں لوگیاں شاگرد رہیں جن میں ہندو، مسلمان سب ہی کی زندگیاں تعلیم کے ساتھ ساتھ سنوار دیں اپنے ۲۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو حج بیت اللہ شریف کا شرف حاصل کیا اور چار مرتبہ زیارت کر بلا علی سے مشرف ہوئیں۔ پہلی مرتبہ ۳ مئی ۱۹۳۳ء دوسری دفعہ ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء پھر ۲۰ مئی ۱۹۵۳ء اور چوتھی مرتبہ ۱ جولائی ۱۹۶۳ء تشریف لے گئے اور قلمی کتابی شکل میں راقم حروف کے پاس محفوظ ہے اس میں مختلف

خدا کے قانون و نظام کے انکار سے کھنڈ قائم ہو جاتا ہے۔

واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ اُس زمانہ میں دورانِ سفر نیت ہونے کی وجہ سے سخت دشواری اور مشکلات درپیش ہوتیں لیکن "خدا علی" کے ورد سے معجزانہ طور پر غیبی ہمدردی و مدد حاصل ہوئی۔ طول ہونے کی وجہ سے درپیش پریشانیوں کا تحریر نہیں کرتا۔

آپ کی زندگی میں سماجی بھلائی، خدا ترسی، دوسروں سے ہمدردی اور بے ثلہ خدمت مقصدِ حیات ہے۔

چار نگینوں سے آپ کو خاص شوق ہے۔ فیروزہ، عقیق یمنی، دُر نجف اور یاقوت۔ فیروزہ کی انگوٹھی زیادہ استعمال میں ہے۔ اس نگینہ سے متعلق موصوفہ نے اپنے سفرنامہ میں تحریر فرمایا ہے کہ دورانِ سفر حج و زیارت فیروزہ چار مرتبہ ٹوٹ کر انگوٹھی سے گرا ہر مرتبہ کئی جگہ نیا خرید کر انگوٹھی میں جرّوا لیا جس کی وجہ سے کھنڈ مشکلات سے نجات حاصل ہوئی۔ آپ نے اپنے مذکورہ نگینوں سے متعلق تجربات میں فرمایا کہ نگینہ کا اصلی ہونا پہلی شرط ہے خلوص نیت سے حاصل کیا گیا ہو نگینہ کا استعمال انتہائی شریف طریقہ ہے۔ اس سے انسان امراض کا دفع و حفاظت بھی کر سکتا ہے دل کو فرحت اور سکون ملتا ہے زندگی میں بے پناہ مدد حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف عبادت کا رجحان پیدا کرنے میں بڑا معاون ہے۔ انسان کے لئے قدرت کا بہترین تحفہ ہے ان نگینوں کے اسرار اور آثار و خواص کی شرح میرے امکان سے باہر ہے۔

اب یہ استعمال شدہ مذکورہ تین سونے کی انگوٹھیاں بطور یادگار رشتہ داروں کے پاس ہیں۔

ان میں ایک انگوٹھی ماقم الحروف (ناشر کتاب) بذکورِ محنت فرماتی ہے۔
(موصوفہ سے میرا رشتہ پھوپھی کا ہے)

ابرکٹ

فارسی میں ستارہ زمین، عربی میں کوکب الارض طلق، انگریزی میں مائیکا (MICA)، مکلس، اختران، کوکب الارض بھی کہتے ہیں۔ چمک دار مشہور چیز ہے۔ کان سے نکلتی ہے۔ رنگ سفید و سیاہ اور سُرخ۔ مزہ بھیکا، مزاج سرد خشک، اس کا گشتہ بنتا ہے جس کی مقدار کھانے کی صرف ایک رتی مُقرر ہے۔ اس سے زیادہ کھانے میں نقصان ہے۔ طبی طریقہ میں یہ دافعِ مرضِ جذام، مسام، قاطعِ سنگ، مثانہ و گردہ دافعِ تب گرم ہے۔ نافعِ بواسیرِ خونی اور کھانسی کو ہمراہ شہیدِ خالص فائدہ مند ہے۔ دافعِ مرضِ جریان ہے۔ بغیرِ خلوب کتے ہوتے اس کا استعمال قطعی ممنوع ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ابرک کو کوٹ کر پوٹلی باندھیں۔ اس کو گرم پانی میں ملیں، اور خوب ہلائیں، یہاں تک کہ ابرک پانی میں حل ہو جائے اور نیچے بیٹھ جائے۔ تب اوپر سے ہتھار کر دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بہت کے ٹکڑوں کے ساتھ ابرک کو تھیلی میں باندھ کر عملِ مندرجہ بالا کیا جائے اور آبِ صیغِ عربی کے ساتھ استعمال کیا جائے ورنہ حلقِ اذِ معدے میں چپک جاتی ہے جو سخت نقصان رساں ہے۔ اس پر بجلی کا کرنٹ اثر نہیں کرتا۔

آس یوس

فارسی میں نمک، چینی اور عربی میں آس یوس کہتے ہیں۔ سمندر کے کنارے کے سنگِ بڑے ہیں جو بھر بھرے اور کمزور ہوتے ہیں۔ یہ سنگ میں زردی آئل مٹا

زمانہ کی عادت ہے کہ جس چیز کو بلند کرتا ہے بہت جلد اسے گرا دیتا ہے

اور سفید بھی ہوتے ہیں۔ ان پر نوشادر کی طرح سفید چیز مثل نمک ہوتی ہے۔ یہ سنگ یزے جلا کرنے کے کام میں آتے ہیں۔ یہ سنگ یزے خشکی پیدا کرتے ہیں۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ طبی طریقہ میں سرطانی گوشت ضائع کر کے صالح گوشت پیدا کرتے ہیں اور زخموں کو بھرتے ہیں۔ حمام میں بیٹھ کر جسم پر ضاد کرنے سے فربہ دور ہوتی ہے۔ محل خاں زیر ہے۔ ان میں نمک اور موم روغن ملا کر مثل مرہم استعمال کرتے ہیں۔ زخم بھرتا ہے۔ آنکھ کا جالا اور پھلی میں مفید ہے۔ شہر میں ملا کر چاٹنے سے درد جاتا رہتا ہے۔ اور پھیپھڑے کے زخم اچھے ہوتے ہیں۔ مقدارِ خوراک صرف ۲ رتی ہے۔

اینٹ

فارسی میں خشت، عربی میں آجر اور انگریزی میں برک (BRICK) کہتے ہیں۔ پڑاؤ سے نکلتی ہے یا لوہاروں کی بھٹی سے مٹی پک کر اینٹ ہو جاتی ہے۔ مٹی کو پانی میں گوندھ کر چھوٹی یا بڑی اینٹیں بنا لیتے ہیں اور کولے یا کڑی کا چورا اوپر نیچے رکھ کر ایک مقام پر مجتمع کر کے اس میں آگ لگا دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد جو اینٹیں نکالی جاتی ہیں وہ سرخ، نر دیا کھنجر رنگ کی نکلتی ہیں۔

طبی اصول سے مزاج گرم و خشک اور مزہ پھیکا ہے۔ زخم پر چھڑکنے سے خون بند ہو جاتا ہے۔ ترش انگور کے پانی میں ملا کر لیپ کرنا مرضِ پتی اُچھلنے میں مفید ہے۔ نمک اور سرکہ میں ملا کر ملنے سے خشکی کو فائدہ کرتی ہے۔ طبی طریقہ سے بلغمی چھوڑا پھینسی۔ استسقا لھی اور مٹی کے گوبے کے ہمراہ اس کا لیپ مفید ہے۔ نزلہ کہنہ، سردی و مانع اور دوسرے میں اس کو آگ میں خوب گرم

نفعت جس کی شکر گزاری نہ ہو، وہ ایک گناہ کے برابر ہے
 کہہ کے پانی میں بچھالیں، بعدہ مرلین کو چادر اڑھا کر دماغ کو اس کے بخارات
 دیں فائدہ ہوگا۔ اینٹ گرم کر کے طاعون کی گلیٹی سینکنا بے حد مفید ہے۔

بھبھوت اور مٹی

بھبھوت کو ویدک میں بھبھوتی کہتے ہیں۔ مزاج سرد و خشک ہے۔ جن
 تالابوں کا پانی خشک ہو جاتا ہے اس میں بھینس کے گوبر کی راکھ دفن کر دیتے ہیں
 برسات کے بعد تالاب کا پانی خشک ہو جاتا ہے اسے نکال کر چوتھائی حصہ کھیر یا
 مٹی ملا کر چھوٹے بیر کے برابر گولیاں بنا لیتے ہیں۔ بھارت میں ہزاروں فقیر مٹی
 اور راکھ جسم پر مل لیتے ہیں، ان کا خیال یہ ہے کہ جسم اور سر پر مٹی ڈالنے سے
 خاکساری کا دھیان رہتا ہے۔ علیحدہ مادہ اور بدبو، مٹی جسم سے نکال دیتی ہے
 قدرت نے ایسے کافی فائدے رکھے ہیں۔ سندرستی و زندگی پر ہر علاقہ اور جگہ کی
 مٹی کا منفرد و خاص اثر رہتا ہے جن مقامات کی مٹی سرسبز و شاداب ہوتی ہے وہاں
 کے درخت بھی ہرے بھرے ہیں اور شاداب رہتے ہیں۔ ریگستانی علاقوں میں شادابی
 نہیں ہوتی۔ مٹی کے اثرات سے مختلف علاقوں کے بھیل، پھول بھی جدا گانہ ہوتے
 ہیں مٹی گویا دنیا کی تمام اشیاء کا مرکب ہے خلق کی ہوتی ہر چیز جاندار ہو یا
 بے جان فنا ہو کر مٹی میں ہی مل جاتی ہے انسان کی طبیعت اور مزاج پر بھی
 علاقہ کی مٹی کا اثر رہتا ہے۔

کھیت کی تازہ مٹی دوسرے کے لئے مفید ہے سردی کی وجہ سے درد ہو تو
 گرم پانی میں اور اگر گرمی سے ہو تو ٹھنڈے پانی میں حل کر کے ضاد کرنے سے
 درد میں آرام آ جاتا ہے۔ یہی کھیت کی مٹی سونگھنے سے کسیر مرک جاتی ہے کھیت

انسان کی خیر خواہی اپنے حق میں یہ ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی فکر کرے اپنے اکھاڑے کی مٹی کو سرسوں کا تیل ڈال کر چکنی بنا لیتے ہیں۔ اس مٹی جسے جسم کی ہڈیاں اور پتھے مضبوط ہو کر انسان ٹھوس اور فربہ ہو جاتا ہے طبیعت بتا رہی ہے۔ پتھو اور بھرکے کاٹے ہوئے درم پر مٹی گھول کر لپیٹ کرنے سے درم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور زہریلا کیزا ہے تو شور زمین کی یا چکنی مٹی باریک میں کر گرم پانی میں گھول کر لپیٹ کرنے سے بہتر کم از کم خارج ہو جاتا ہے۔ یہ عمل دن میں کئی بار کرنا بہتر ہے لیکن یہ خیال ہے کہ مٹی میں خود کوئی زہر نہ ہو۔

خونی امراض کے مریض چند دن جب تک ان کھیت میں مل چلائے، کچھ دیر دھوپ میں ہیں کھیت میں چہل قدمی کریں اور اسی کھیت کی مٹی جسم پر ملیں۔ کھیت کی مٹی کی خوشبو خونی امراض تمام خونی و جلدی امراض کے لئے مفید ہے اس کے لئے ہر روز کھلی آب ہوا میں سانس لیں اور کھیت کی مٹی پر کچھ دیر دھوپ میں بیٹھیں جب جسم گرم ہو جائے تب کھیت کی تازہ زراعتی مٹی پانی میں گھول کر تمام بدن پر لپیٹ کر کے پھر دھوپ میں بیٹھیں بعد میں کھلی ہوا میں کنوئیں کے پانی سے غسل کر لیں۔ مرض سے نجات ہوگی، انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ اعصاب میں قوت پیدا ہوگی۔ مٹی ہلکی خشکی پیدا کرتی ہے۔ چھپکے زخموں پر نوں روز چھڑکنے سے دانوں کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے اور دانے بفضل تعالیٰ اچھے ہو جاتے ہیں۔ معمولی مہراہ محل قدرے گرم کہہ کہ جسم پر غصے سے درم تحلیل کرتی ہے۔ گدھی کے دودھ کے ساتھ قدرے کھانے سے مرض بدل جاتا رہتا ہے۔ بعض سادھو اپنے گرد بھینس کے گوبر کے گنڈے اور درخت ڈھاک کی لکڑی جلاتے ہیں اس کی راکھ کے افعال و خواص بھی بھوت کے سے ہیں۔

کراچی میوزیم میں مٹی کے لمبے طرز کے موتیوں کا ایک ہار محفوظ ہے۔ یہ ہڑپا

ہر کام اپنے اچھے اور بُرے نتیجوں سے اچھا اور بُرا سمجھا جاتا ہے

سے دستیاب ہوا۔ یہ ہر تقریباً پانچ ہزار سال قدیم ہے۔

پارہ

فارسی میں سیماہ عربی میں زہن، ویدک میں بارو، انگریزی میں مرکری (MERCURY) اور دیگر زبانوں میں بے چین، اجراع، عیار، مقدع، جوع، شاطر، عبد، عطارد، کاب، بارو، بھی کہتے ہیں۔ اپنی بے قراری کی بنا پر مشہور اور جھکدار و دزدنی و دھاتی عنصر ہے۔ اس کا مزہ پھیکا ہوتا ہے۔ کچھ مدیروں اور طبی طریقوں سے اس کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ گولی کی شکل میں بن جاتا ہے۔ یہی گولی کہیں باندھنے سے انسان سستی اور نکان محسوس نہیں کرتا۔ مزہ پھیکا ہوتا ہے اور اس کے بخارات زہریلے ہوتے ہیں۔ طب فہدان سازی، برقی لیمپ، تھرمیٹر اور جراثیم مٹانے والی دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پارہ خارش نزا اور مرض آتشک کے دانوں کو خشک کرتا ہے۔ سب سے زیادہ بھاری مائع ہے اس کا مرہم جلدی امراض میں مفید ہے۔

گلے کے گھی کو ایک سو بار پانی سے دھو کر اس میں پارہ و سوم روغن ملا کر مرہم تیار کر لیں۔ یہ مرہم آتشک کے دانوں اور پھوڑا بھنسی میں مفید ہے۔ دوسرا طریقہ یہ آدھی چھٹانک رال سفید کوٹ چھان کر، ایک چھٹانک اصلی تلی کے تیل کے ہمراہ پارہ قدے تو تیا و پارہ ملا کر پانی سے ایک سو ایک مرتبہ کسی چینی کے برتن میں دھونے سے شل مرہم، سوچائے گا (اس مرہم کا یہ طریقہ زمانہ قدیم کی طبی کتاب سے نقل کیا گیا ہے)۔

یہ مرہم بھی جلدی امراض مثلاً خارش، پھوڑا، بھنسی، سرطان، آتشک کنٹھا، اور جلے ہوئے میں مفید ہے۔

مانکے چند انسان تیری طرف جھکتے ہیں یہ انکی نیک نیتی ہے لیکن تو گسر رہی کی طرف نہ جا

پارہ کے دھوئیں سے سانپ بچھو اور حشرات الارض بھاگ جاتے ہیں۔ پانی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پارہ کا دھواں انسان کے منہ اور حلق اور دماغ کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اگر اسے کھالیا جائے تو مرض جذام پیدا کر تلہ ہے۔ آدمی کا جسم پھوٹ نکلتا ہے۔ باعثِ ہلاکت ہے۔ ریلوے سلیپر اس کے محلول میں ڈبوئے جاتے تھے تاکہ ان کو دیمک نہ لگ سکے۔ پانی کے ایک قطرے کے ساتھ پارہ کے نمک کو تانبہ یا پتیل کے کتے پر گر گرنے سے اس کی سطح پر پارہ کی چاندی جیسی چمکدار تہہ چڑھ جاتی ہے۔ پارہ اسپین، اٹلی، آسٹریلیا، امریکہ اور چین میں پایا جاتا ہے۔

پلاٹینم

اس کو انگریزی میں (PLATINUM) کہتے ہیں۔ یہ نہایت قیمتی و نادر سفید اجلی اور وزنی دھات ہے اس پر کیمیائی اثر جلد نہیں ہوتا۔ سونے سے تین چار گنا زیادہ بھاری ہوتی ہے۔ یہ پختے سے بڑھنے کے قابل رہتی ہے۔ سب سے پہلے ۱۷۳۵ء میں جنوبی امریکہ میں دریافت ہوئی۔ نام ترک ایسٹڈ میں حل نہیں ہوتی۔ ہر سال تقریباً دُنیا میں چھ سے سات ٹن تک بازار میں لائی جاتی ہے۔ مگر اس کی مانگ نیلہ ہے۔ اس پر تیزاب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بجلی کی مصنوعات، زیورات، مصوری، اور دندان سازی میں استعمال کی جاتی ہے یہ بھام اور سس (روس) اور ساؤتھ افریقہ میں دستیاب ہوتی ہے۔

پھٹکری

عربی میں شبِ بانی، ہندی میں پھٹکا، انگریزی میں الم (ALUM) کہتے

ہیں۔ اس کی، امتیں ہیں۔ رنگ سفید ہوتا ہے۔ کان سننے نکلتی ہے۔ گرم و خشک ہے۔ مزہ ترش کیونکہ اس کی پیلریش آفتاب کی حرارت سے اجڑنے خاکی و آبی سے مخلوط ہونے پر ہوتی ہے۔ طبی طریقہ کار سے مقدار خوراک و زن چار جو سے دو ماشہ تک ہے۔ حسب ضرورت استعمال سے اس کے پانی سے پیپ کا نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کا خون بند کرتی ہے ایک ماشہ یا دو ماشہ پھٹکری دو تولہ شہد خالص پاؤ بھر دودھ کے ساتھ پینا زخم گر وہ اور مٹانے کے سوزاک میں فائدہ مند ہے۔ سر کے پچھٹ کے ساتھ ملا کر نگائیں تو درم تحلیل کرتی ہے اس میں سرکہ اور شہد ملا کر کٹی کرنے سے دانتوں کو مضبوط کرتی ہے۔

پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے۔ جسم کی اندر دنی چوٹ میں گرم دودھ کے ساتھ اس کا پینا نہایت مفید ہے۔ رنگ میں ڈالنے سے کپڑے کے رنگ کو پختہ کرتی ہے۔ یہ کاغذ پر کھف میں استعمال کی جاتی ہے اور پانی کو صاف کرنے میں بھی کام آتی ہے۔ مہلے یا کسی قسم کی خراش استر کے سے جو بے پروا آگئی ہو اس کی ڈلی پانی میں بھگو کر اس کا پانی ملنے سے زخم کو پکنے نہیں دیتی۔ گلابی رنگ کی پھٹکری ایک ماشہ شہد ساڑھے تین ماشہ سردی کے بخار کو جو بادی سے آتا ہے۔ فائدہ مند ہے۔

پھٹکری دس تولہ سیاہ مرچ چار تولہ، برگ نیپ ایک سیر، کوٹ پیس کر اور چھان کر نخود کے برابر گولیاں بنائیں، یہ گولیاں بخار اور عارضہ در کسبلی میں فائدہ مند ہے۔ والد ماجد (جو نکھنور میں مشہور و معروف حکیم تھے) کا کہنا تھا کہ اگر رانگے کے خول میں پھٹکری رکھ کر ناف پر باندھی جائے تو درد و تورخ کبھی نہ ہو۔

آپ سیکھنا چاہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو کوئی نہ کوئی سبق دے سکتی ہے (ڈکسن)

پھٹکری کے قلم ٹھنڈے پانی میں محم اور گرم پانی میں جلد حل ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی جگہ سے دستیاب ہوتی ہے جس جگہ کی زمین کھٹی ہو اور سفیدہ پیدا ہوتا ہو مین اور مصر میں زیادہ پانی جاتی ہے۔

تانبا

فارسی میں مس، عربی میں نحاس، انگریزی میں کاپر (COPPER) اور بہرام، زہرہ، ایس کہتے ہیں۔ مشہور گلابی تامل مسجدنی دھات ہے۔ قریب (۲۴۰) دو سو چالیس دھاتوں اور پتھروں میں اس کی ملاوٹ اور اجزاء کی وجہ سے اثرات معلوم ہوتے ہیں اس کا کثرت بھی تیار کیا جاتا ہے۔ مزہ پھیکا، مزاج گرم و خشک ہے۔ طبی طریقہ کار سے تے لاتا ہے۔ یہ کئے بنانے والی دھاتوں میں شامل کیا جاتا ہے مشکل سے پگھلتا ہے۔ لیکن کے زیج اس کو جلد گلا دیتے ہیں۔ اس کے برتن وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ انتہائی ورق پذیر ہے۔ برق اور حرارت کی بہترین موصل ہے۔ بشرطیکہ خالص ہو۔ ہوا، مچھاپ اور پانی کا اس پر اثر نہیں ہوتا۔ اگر کسی بھی دھات کو چھیدا جائے تو اس کا بارہ اس کے رنگے ہمیشہ کچھ مختلف ضرور ہوتا ہے۔ تانبہ کی سوئی سے کان چھیدا جائے تو سوراخ بند نہیں ہوتا۔ انسان نے عہد قدیم میں سب سے پہلے تانبہ ہی استعمال کیا۔

تانبا جاپانی عمدہ ہوتا ہے۔ فائز وغیرہ سرد امراض میں مفید ہے۔ سرکہ کے ساتھ فائز ورم ہے۔ اس کو کئی روز تک سرکہ میں ترکریں، بعد میں مہندی ملا کر لگانے سے زلہ اور کھانسی کو دفع کرتا ہے۔ طبی طریقہ سے دہ بھی دور کرتا ہے۔ بلوں

قانون ایک اصول سے پرکھا جاتا ہے اور اصول خدا کی چیز ہے

کو گرنے سے روکتا ہے۔ حالیکہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ تانبہ ہمارے لیے بہت مفید ہے۔ حالانکہ یہ دھات ہمارے جسم کو بہت ہی خفیف مقدار میں درکار ہوتی ہے۔ لیکن زندگی کے بیشتر فعل کا انحصار اسی پر ہے۔ تانبہ جسم کی ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ مولشیوں میں تانبہ کی کمی سے جسم میں سرخ خلیوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم کے بالوں کی چمک ماند پڑ جاتی ہے اور بال کمزور ہو جاتے ہیں جانور دل کے اچانک رُک جانے سے ہلاک ہو جاتے ہیں اس کی تحقیق سب سے پہلے ۱۸۳۷ء آسٹریلیا میں ہوئی۔ ان جانوروں میں تانبہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے انھیں ایسا چارہ دیا جاتا تھا جس میں تانبے کے اجزاء زیادہ ہوں یا انتہائی کمی کو پورا کرنے کے لئے انجکشن دیے جاتے ہیں۔ کبھی میں اس کے اثرات زیادہ دریافت ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر حکماء کبھی کے استعمال کی ہدایت کرتے ہیں۔ اسطونے صُرح تانبہ کی بہت تعریف کی ہے۔

تانبہ کے برتن میں بغیر رائگے کی قلعی کئے ہوئے کسی قسم کا کھانا پیکانا مضر صحت ہے۔ اس کی دت کھدنی یا چھبھی جس سے دانت کرہیتے ہیں یا زبان صاف کرتے ہیں بغیر قلعی کئے سخت نقصان سال ہے۔ تانبہ کے بغیر قلعی والے برتن میں چونیس گھنٹے ترش چیز، شراب یا شربت رکھ کر کھانا سخت نقصان دہ ہے۔ اس کے ورق اور تصویروں کے ہلاک بنائے جاتے ہیں۔ یہ دھات بجلی کے تار بنانے میں استعمال میں آ رہی ہے اس کی قدیم اشیاء مصر کی قبروں سے دستیاب ہوئی ہیں۔

تانبہ چترال، دیر، ہزارہ اور سوات کے اصلاخ میں دستیاب ہے۔

محمد شبیر قادری

اپنی سستی اور کاہلی میں خدا کو شامل نہ کرو۔

ٹھیکری

مٹی کے برتن کے چھوٹے ٹکڑے کو ٹھیکری کہتے ہیں۔ اس کو طبطری بھی کہتے ہیں۔ فارسی میں سفال اور عربی میں خذف کہتے ہیں۔

مزاج سرد و خشک طبی طریقہ کار سے اس کو استعمال کرنے میں سات ماہ سے زیادہ کی ممانعت ہے۔ نور کہنہ کی ٹھیکری کا ہمراہ برنج استعمال پھوڑے، بھینسی خشک کرنے اور نرم دفع کرنے میں مفید ہے۔ ہمراہ سرکہ پیس کر لگانا خارش میں مفید ہے۔ بھتی کی ٹھیکری گھس کر لگانا آنکھ کی بیماری بڑھاتی ہے۔ اس کا باریک سفوف دانتوں کی زردی، سیاہی اور خرابی دفع کر کے چمک پیدا کرتا ہے۔ اس سے سوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

مٹی کے برتن کی ٹھیکری کسی مٹی کے برتن پر پانی کے ساتھ گھس کر آنکھ کی گولہ بخی پر لگانے سے اس کو خشک کر کے اچھا کرتا ہے۔ مفید اور مجرب ہے۔

چشم

ایک قسم کا نرم پتھر ہے جسے مصنوعی کھاد، سینٹ اور پلاسٹرف پیرس بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ صوبہ سندھ (پاکستان) میں یہ پتھر اچھا دستیاب ہے۔

جستہ

فارسی میں روح تو جیا، ہندی میں پُشٹ، انگریزی میں زنک (ZINK) اور قصہ بر، عطار دار، جمد کہتے ہیں۔ یہ پتھر ادھونکیوں سفید دھات ہے۔ ہنگامہ

دوستوں کے معیار پر درجہ مقصد رکھو، کبھی مخالفت نہ ہوگی

کشتہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ کان سے نکلتی ہے۔ مزہ خفیف شیریں اور مزاج گرم و خشک ہوتا ہے۔ اس کے برتن میں کھانا پینا مقوی معدہ و دل ہے طبی طریقہ میں دافع خفقان ہے۔ عرق مکویا بادیان کے ہمراہ گھس کر ورم لگانا مفید ہے جبکہ کی سلائی آشوب چشم، آنکھ کی رطوبت اور سرخی کو دفع کرتی ہے خشک بیڑی کے بیرونی خول جستی چادریں نال جس کو گلوانا ترنگ بھی کہتے ہیں بنائے جاتے ہیں۔ یہ دندان سازی اور دانتوں کے سوراخ بند کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ امریکہ، بلجیم، جرمنی، پولینڈ اور آسٹریلیا میں پایا جاتا ہے۔

چاندی

فارسی میں سیم، عربی میں نقرہ و نقشہ انگریزی میں سولر (SILVER) و سنکرت میں رجا اور قمر، ماہ، سفید، گس اور دیا کہتے ہیں۔ قدیم نظریے سے یہ چاند سے منسوب کی جاتی ہے۔ محرم الحرام، جمادی الاول، اور شوال کے ماہ میں چاند دیکھنے کے بعد چاندی کی انگوٹھی پر نظر ڈالنا مسنون خیال کیا جاتا ہے۔ مشہور تسمیٰ سفید اور مفید دھات ہے۔ مزاج سرد و خشک۔ اصلی چاندی کا پھللا دودھ میں ملنے سے اس کا وہی جلدی اور اچھا جمتا ہے اور سطونے کہا ہے کہ چاندی میں میل ہو تو وہ آگ میں جل کر خاک ہو جاتی ہے۔ چاندی کی صفائی کا طریقہ چاندی کو پھللا کر تنک تلخ اس پر کئی مرتبہ ڈالیں یا لیپ کر کے گداز کریں تو چاندی صاف ہو جاتی ہے۔ اس کو تمام دھاتوں میں افضلیت حاصل ہے۔ کیونکہ اس میں زنگ نہیں لگتا اور نہ ہی موسیٰ آب ہوا سے متاثر ہوتی ہے۔ اس کا زیور اور چاندی کے ورق اعصاب و عروق پر تقویت دیتے ہیں۔ اس کا

تبدیلی ہی انسان کو بناتی اور بگاڑتی ہے۔

لاکٹ میجر اور مقوی دل ہے۔ طبی طریقہ میں معدہ و جگر، وافع امر امن مایہ خولیا و جنون، استحقار اور ورم طحال اور سنگ مثانہ ہے اس کا کشتہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ بند پیشاب کو جاری کرے۔ اس کی سلائی سے سر سرہ لگانے سے آنکھ کی روشنی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی سلائی اگر بغیر سر سرہ کے بھی آنکھ میں پھیری جائے تو مینائی تیز ہوتی ہے۔ بادیکہ درخنیف جالاجو آنکھ میں پڑ گیا ہو اُسے صاف کر دیتی ہے۔ بیرونی استعمال میں فصلی بخار اور طیر یا کو دور کرتی ہے۔ چربی اور طاقت میں اضافہ کرتی ہے۔ صرف طبی اصول سے چاندی کے برتن میں کھانا پینا فرخت بخش ہے۔ منہ میں اس کو رکھنے سے پیاس کم ہو جاتی ہے اور سکون ملتا ہے۔ چاندی کا چھتاہ کا چھتاہ جس کا منہ کھلا ہو یہ سر کے انگوٹھے میں استعمال کرنے سے ناف اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ چاندی کا کڑا ہاتھ میں استعمال کرنے سے معدہ کا فعل درست رہتا ہے۔ ابھی دھاتیں جو زیور کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں رفتہ رفتہ جسم میں جذب ہوتی رہتی ہیں اور اپنے اپنے اچھے اثرات سے متاثر کرتی رہتی ہیں۔ برق اور حرارت کے لئے بہترین موصل ہے۔ اس میں برقی رو گزاری جاسکتی ہے لیکن قیمتی ہونے کی وجہ سے ان اغراض کے لئے استعمال نہیں کی جاتی۔ اس کا استعمال زیورات، کتے، عکاسی کی فلموں، پلیٹوں، آئینہ سازی اور ملحق سازی میں زیادہ ہوتا ہے چاندی کو گندھا کے بڑی رغبت ہے۔ اسی لئے جس چیز میں گندھا کا جزو نہ ہو چاندی کے مس ہونے پر یہ سیاہ ہو جاتی ہے۔

بہت زیادہ موٹاپے کو کم کرتی ہے مقوی اعصاب بدن ہے اس کی انگوٹھی پہننے سے جسم انسان سے چاندی مس ہوتی ہے اور اس کے اثرات جسم میں سرایت کرتے ہیں جو فائدہ رسالہ ہے۔ آنحضرت سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

انسان کی بڑی بزرگی اس میں ہے کہ وہ انسانیت کا اصول اختیار کر کے
 آکر و سلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔ (مشکوٰۃ، ترمذی) نواب محمد علی شاہ
 بادشاہ (امدہ) کے باپس چاندی کا ایک نادر حقہ تھا جس کا وزن سترہ سو تولے
 تھا۔ اس زمانہ کے فنی کاریگر نے آم کا ایک خوبصورت درخت تیار کیا تھا کیرول
 میں مینا کاری کا رنگ اس طرح دیا کہ اصل کے مشابہ تھیں۔ درخت پر ایک چڑیا
 بناتی تھی۔ نیچے ایک خوبصورت پری تھی جب حقہ کا کش لیا جاتا تو پری یکے بعد دیگرے
 اپنے پیر اٹھاتی اور چڑیا چوں چوں کرتی حقہ کی چوکی چاندی کی تھی اسی سے بیچوان
 نکالا تھا چوکی کے چاروں کونوں پر چاندی کی ایک ٹیبل تھی۔ درمیان میں ایک بڑی
 پری تھی جس کے ہاتھ میں حقہ دیا گیا تھا جب اس میں منہال لگائی جاتی تو معلوم
 ہوتا کہ تیلی حقہ پلا رہی ہے، بادشاہ اس حقہ کو سٹر فٹل کیری ڈیٹی کمشنر
 لکھنؤ کی معرفت لندن کی منعقدہ نمائش میں بھیجا تھا جہاں اس کی بڑی اہمیت
 رہی۔ پھر یہ حقہ حیدرآباد میں، بھوپال گیا تاریخی عدالتی کاغذات میں اس حقہ کا ذکر
 ہے۔ ۱۸۸۲ء میں نو عمر محمد علی جناح (قائد اعظم) کی شادی کے موقع پر گاؤں
 ہریانہ کا ٹھیاواڑ (بھارت) میں بارات بیل گاڑیوں کے ذریعہ دھوم دھام سے
 پہنچی تو لیر اکھیم چند نے بیلوں کو پانی چاندی کے بڑے بڑے برتنوں میں پلایا۔
 ۱۹۲۲ء میں جناح فٹ بال ٹورنامنٹ کے موقع پر قائد اعظم کو پیش کی جانے
 والی خوبصورت چاندی کی فٹ بال تاریخی امانت ہے۔

قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار کا خوبصورت کٹھہ (حالی) بنائے میں حاتی
 من چاندی استعمال کی گئی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ چاندی میکسیکو، کنیڈا
 اور جنوبی امریکہ میں پائی جاتی ہے۔

شیرتاری

خاک پاک

اس کو خاک شفاءِ مسرہ، خاک پاک، خاک تربت، زیورات امیر المومنین بھی کہتے ہیں۔ یہ کر بلائے معلیٰ (اراضی عراق) سے آتی ہے۔ رنگ خاک کی سفید خفیف لطیف خوشبو ہوتی ہے۔ مزہ بھیکا اور مزاج سرد ہے۔

یہ خاک تربت حضرت امام حسین علیہ السلام نواسے ختم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور انتہائی اہمیت و عظمت کی حامل ہے جو زائرین حضرت کے روضہ پر بغرض زیارت جلتے ہیں مبرا لے آتے ہیں۔ اس خاک شفا میں حضرت امام حسین علیہ السلام اور لعابِ دہن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے نانا حضرت احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعابِ دہن چوس چوس کر پرورش پائی۔ اس خاک پاک (مٹی) میں تاثیرِ شفاء اور نورِ محمدی کی شاعیں شامل ہیں۔

زمانہ قدیم کی "خاک پاک" اب بھی جن حضرات کے پاس محفوظ ہے، وہ دس محرم الحرام یوم عاشورہ سورج رنگ کی ہو جاتی ہے، بعدہ پھر اپنے اصلی رنگ پر آ جاتی ہے۔ شہر ملتان میں پٹالہ شہر کے ایک مہاجر خاندان کے پاس ایسی مقدس تسبیح محفوظ ہے جو ہر سال روزِ عاشورہ بالکل سورج مثل تازہ ہو کر آ جاتی ہے اس تسبیح کی زیارت سیکڑوں حضرات کر چکے ہیں۔

خاک پاک کی تسبیح پڑھنے سے گناہ عفو ہوتے ہیں، درجے بلند اور جہتیں پوری ہوتی ہیں۔ ستر گنا زیادہ ثواب ہے۔ کر بلا کی سر زمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی زمین پر شرف کلام حاصل

آدمی کی عقل اس کے کلام سے ظاہر ہوتی ہے

ہوا تھا۔ واقعاتِ کربلا سے قبل دو سو نبی اور دو سو وصی نے اسی مقام پر درجہ شہادت پا کر رحلت فرمائی۔ یہ وہ پاک زمین ہے جسے شہیدوں کے مدفن اور مسکن کا شرف حاصل ہے۔ یہاں کی خاک شفا پر مجبہ کرنے سے عبادت قبول ہوتی ہے۔ سامانِ تجارت میں یہ خاک شفا رکھی جائے تو تجارت میں برکت ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ نبی کریمؐ مریض کے متعلق فرماتے تھے کہ اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین مدینہ منورہ کی مٹی بیمار کو شفا دیتی ہے۔

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شہداء و زعفران میں معمولی خاکِ کربت حضرت امام حسین علیہ السلام قدمے ملا کر آبِ رواں سے حل کر کے اپنے بیماروں کو دو۔ یہ ہر درد اور بیماری کی دوا ہے جس مریض کو علاج نہ آتا ہو اس کو چلبیسے کہ خاکِ شفا ہمراہ آبِ زم زم یا آبِ باران۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو آبِ جاری شیریں پنج دریا کے دھالے سے لے کر نہایت طہارت اور اعتقاد سے معتدلاً خوراک چنے سے بھی کھم مریض کو کم از کم تین یوم کھلائی جائے انشاء اللہ تعالیٰ مریض دفع ہوگا۔

مجتہد عظیم مولانا شید سبط حسن صاحب قبلہ مرحوم (مکھنوس) نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ ایسی بارش جس سے زندگی کو خطرہ ہو اس مسلسل بارش کو روکنے کا حل یہ ہے کہ صلی خاکِ شفا کی تسبیح زیرِ آسان معلق کریں بارش کا زور ٹوٹ جائے گا لیکن یہ فعل برائے خدا صوف خطرہ ہی کے اوقات میں جائز ہے۔ جس وقت گھر سے کسی حاجت کو چائے۔ یہ دعا پڑھ کر خاکِ تربت اپنے پاس رکھنے خوف اور بے خطر رہے گا۔ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

”اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا طِينَةٌ قُبْرِ الْحُسَيْنِ وَبِكَ اتَّخَذَ وَفَهَا“

دین کا انتظام حسین یعتین ہے

حَبْرًا الْعَلَّةُ غَافَتْ وَمَا لَهُ رِفَافَتْ

خاک پاک کر بلائے معلّٰی سے دو قسم کی آتی ہے، ایک بہ طریق سجدہ گاہ اور دوسری باریک۔ مرہیں کو باریک والی دینی چاہیے۔ اگر کسی موقع پر باریک ستیاب نہ ہو سکے تو بدرجہ مجبوری سجدہ گاہ سے ایک ٹکڑا توڑ کر باریک کی جاسکتی ہے طوفان کے وقت پانی میں تھوڑی سی خاک پاک ڈالنے سے طوفان کم ہو جاتا ہے اور کشتی غرقاب ہونے سے بچ جاتی ہے۔

نحوش عقیدہ حضرات مردے کے ساتھ خاک پاک قبر میں رکھ دیتے ہیں۔ آقا شیخ زین العابدین مازندرانی مجتہد (کر بلائے معلّٰی) عراق سے دعایت ہے کہ عہد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں ایک عورت بدکار تھی، جو اولاد پیدا ہوتی اس کو جلادیا کرتی تھی۔ اس گناہ عظیم سے صرف اس کی والدہ مطلع تھی اور کسی کو اس کا علم نہ تھا۔ اس بدکار عورت کو بروقت انتقال جب نہ کیا گیا تو قبر نے اس عورت کو قبول نہ کیا، اس کی لاش باہر پھینک دی۔ دوسری جگہ دفن کرنے کی کوشش کی گئی وہاں بھی زمین نے لاش قبول نہ کی تب لوگ پریشانی کی حالت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل واقعہ بیان کیا۔ امام نے اس کی والدہ سے دریافت کیا کہ یہ عورت اپنی زندگی میں کس کردار کی تھی۔ اس نے حساب بیان کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایسی عورت کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ اس عورت کے اعرار واقربا۔ ایکس ہونے لگے حضرت نے پھر فرمایا کہ اس کی قبر میں خاک کر بلا رکھ دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ میت دفن ہو گئی۔ خاک پاک مرقے کو عذاب قبر سے بھی نجات دلاتی ہے۔

تاییدِ دروایات سے ثابت ہے کہ خاکِ شفا کی بدولت ایسے امراض سے

ہم میں تدبیر تھوڑا سا نور عطا کیا ہے اسکو بھی عقل اور اپنے بے مہول طرز کے بسبب چلتے کھڑے ہیں

مریضوں کو شفا ہوئی ہے جن کے علاج سے معالجین عاجز تھے معلوم نہیں قدرت نے اس میں کیا کیا خزانے پوشیدہ کر دیئے ہیں جو عام انسانوں کی عقل کی رسائی سے قاصر ہے۔ لیکن ہم نے کہ آئندہ کا انسان مزید اس کے اسرار کو حل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

ریت

جن ذرات کو ہم حقیر اور ناکارہ سمجھ کر جھٹک پھٹک دیتے ہیں! ان میں بھی آثار حیات موجود ہیں۔ یہ ذرات دنیا کی تمام اشیاء کے عنصر ہیں نظام الہی ہے کہ کوئی چیز بن کر بگڑتی ہے اور کوئی چیز بگڑ بنتی ہے موجودہ دور کے سائنسدانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ ذرات اپنے اندر مادہ حیات لئے ہوئے ہیں جو آئیم یا الیکٹرون کہلاتے ہیں۔ یہ سب ترقی پر کامزن ہیں ہر ایک کا مقصد حیات ایک دوسرے سے مختلف ہے یہاں تک کہ رنگت روپ چمک اور تخلیق بھی جدا ہے افعال و خواص اور اثرات علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جب سنگ ریزے کے باریک ٹکڑے ذرات ہو جاتے ہیں تو ریت کہلاتے ہیں۔ فارسی میں ریگ، عربی میں رمل، ہندی میں بالو، انگریزی میں سینڈ (SAND) کہتے ہیں۔ دریا، نہر کے کنارے کثرت سے ہوتی ہے۔ رنگ سفید ہوتا ہے۔

حکماء کے خیال کے بموجب اس کو پیس کر حوال کرنا کثرت جیہ بن کر تلبہ ہے اور مانع حل ہے۔ گڑھے میں بالو بھر کر اس میں مریض کو بٹھائیں تو مرض استسقاء الحی کو فائدہ مند ہے۔ مریض کے سر کو باہر رکھنا ضروری ہے لیکن سر کو کپڑے سے ڈھاک دینا چاہیے گرمی کی فصل میں گھڑے یا صراحی میں پانی بھر کر اس کے نیچے بالو رکھنے سے پانی بہت

نیکی اور خوشی کا آپس میں لگاؤ ہے

ٹھنڈا اور سرد رہتا ہے۔

رنگا

فارسی میں ازہر، عربی میں رصاص الابيض، سنسکرت میں رنگ یا بنگ، انگریزی میں سولڈر (SOLDER) کہتے ہیں مشہور سفید اور نرم دھات ہے۔ یہ جلد آگ میں پگھل جاتی ہے۔ مزہ شیریں، مزاج سرد تر ہے۔ حکماء کے خیال میں آنکھ میں لگانا مسرخی دفع کرتا ہے جسزکاسنی کے ساتھ پیس کر لگانا سر پر پیس کرنے سے نزلہ جاتا رہتا ہے۔ معین مکمل میں گھیس کر لگانا سلطان، درم، زخم، درد، بواسیر، خارش، زخم قصب کو فائدہ رسال ہے۔ یہ صنعتی امور میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

زہر مہرہ

فارسی میں فاذہر کانی، عربی میں حجر الحسم، انگریزی میں اینٹی ڈوٹ (ANTIDOTE) کہتے ہیں۔ یہ معدنی لہکا پتھر ہے۔ کان سے نکالا جاتا ہے۔ خوشبو خوش رنگ سفید، چمکا زرد، خاکی، سفیدی مائل مختلف رنگ کا خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ مزاج گرم و خشک طبی طریقے سے دافع زہر ہے۔ مقوی روح، دافع ویاک، اخلاط کی بدلو اور سمیت، ورم، دمر، خفقان، مایخویا دفع کرتا ہے مقوی باہ اور مقوی اعضائے ربکیہ ہے۔ مہینہ، تھے اور طاعون کے دفعیہ کے لئے گلاب یا بیہ مشک میں پیس کر پلانے سے فائدہ رسال ہے۔ اس کے پانی سے زہر لے کر پلے بھلا گتے ہیں۔ اختلاج قلب کے لئے اس کو گلیے میں لٹکانا مفید ہے۔ اس کے پیالے میں زہر کا اثر نہیں ہوتا۔ جتن، خراسان، ایران، کوٹہ، اجمیر اور دکن (بھارت)

جنت ماں کے قدموں کے پیچھے

میں دستیاب ہوتا ہے۔

سلیٹ

ایک قسم کا نرم سیاہ پتھر اس کی تختی نیچے لکھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں یہ پتھر پرت کی صورت میں پہاڑ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ بمقام کوئٹہ، راجستھان (مجاہد) میں اچھا دستیاب ہے۔

سنگ جراحی

فارسی میں سنگ نے خم، عربی میں حجر اعرابی کہتے ہیں۔ سنگ سفید، نرم اور ہلکا پتھر ہے۔ نیلوں رنگ کا عمدہ ہوتا ہے۔ مزہ پھیکا، مزاج سرد و خشک۔ طبی طریقے سے جاری خون بند کر کے زخم خشک کر لیا جاتا ہے۔ دستوں کو بھی بند کرتا ہے۔ اگر جلا کر بطور منجن استعمال کیا جائے تو مسوڑھے مضبوط کر کے انہوں میں چمک پیدا کرتا ہے۔ ہمراہ دہی استعمال کرنے سے خوبی دست بند ہو جاتے ہیں۔ اس کا کشتہ سوزاک میں مفید ہے۔ حاملہ عورت کے منی کھانے کی عادت کو قدمے سنگ جراحی کھلانے سے عادت ترک ہو جاتی ہے۔ زمانہ شاہی میں اس کے کھلونے بنائے جاتے تھے۔

سُرمہ

عربی میں اُند، انگریزی میں اینٹی مانی (ANTIMONY) کہتے ہیں۔ یہ پتھر نرم، رنگ سیاہ و سفید مشہور ہے اس کو سنگ سُرمہ بھی کہتے ہیں۔ مزہ

عزت ایک شخص دوست جو شکل حالات میں فاداری کے مقدس عہد پر قائم رہتی ہے

پھیکا، مزاج سرد و خشک ہے۔ یہ ذرا چمکیلا پتھر ہے۔ محافظ صحت چشم و مقوی
بصر ہے۔ اس کا سر مقوی اعضاء چشم ہے۔ اس سے بچکیں زیادہ گھنی اور مضبوط
رہتی ہیں۔

مشک کے ساتھ آنکھوں میں لگانے سے بصارت تیز ہوتی ہے۔ امام خضر صا
علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ سر میں آنکھیں لگانے سے لعاب دہن شیریں ہوتا ہے۔
آنکھ کے زخم بقرابے خراب گوشت کاٹ کر نکال دیتا ہے۔ رسوت اور ساق کے
ساتھ خارش چشم میں مفید ہے۔ اس کا سفوف روغن میں ملا کر مالش کرنے سے
جوؤں کو مارتا ہے۔ جب بھی سر میں آنکھیں لگایا جاتے تو سر سلاخی میں لینے کے
بعد سلاخی جھکن ضروری ہے تاکہ سر کے موٹے ذرات نکل جائیں ورنہ بعض
ذرات آنکھ میں زخم پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ بالید پہاڑ اور پنجاب میں کانوں سے نکلتا
ہے۔ اصفہان (ایران) میں عمدہ پایا جاتا ہے۔

سجی

اس کو ساجی بھی کہتے ہیں زامری میں اشخار عربی میں قلی اور سنسکرت میں
سورجکا کہتے ہیں۔ یہ کھاس ہے شور زمین اور مٹی سے حاصل ہوتی ہے۔ درختوں
اور گھاس کو جلا کر بھی سجتی تیار کی جاتی ہے۔ سیاہ رنگ کی اچھی ہوتی ہے۔
صابن میں استعمال کی جاتی ہے۔

طبی طریقہ میں گوشت کو کاٹی ہے۔ سجتی کو سات بار پانی میں حل کر کے
اور صاف کر کے اس کو جایا جاتے۔ چار پتی کھانا مقوی معدہ اور ہاضم ہے۔
بنغم کاٹی ہے۔ تے روکتی ہے۔ درم طحال دور کرتی ہے۔ سر کے ساتھ استعمال

”عوت ایک سفید ہے جو خاندانوں کی باہر، سمیچیدگیوں کو اپنے ناخن تیر سے مل کرتی ہے۔
کرنے سے جالا کا مٹی ہے۔ بواسیری مٹے بھی کا مٹی ہے۔“

سنگھیا

فارسی میں مرگ موش، عربی میں سم الفار، سنسکرت میں برہم پتر، انگریزی آرسینک (ARSENIC) کہتے ہیں۔ یہ کان سے نکلتی ہے۔ دراصل یہ چاندی کا جما ہوا دھواں ہے۔ سفید رنگ کی عام ہے۔ زہر ہے۔ اس کا اثر قریباً ۱۰ سال کی عمر تک ہوتا ہے۔ بد مزہ ہوتی ہے۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ اس کو تیل میں ملا کر تر و خشک خارش میں ملنا فائدہ مند ہے۔ طبی طریقہ میں سردی کے ورم کو دفع کرتی ہے۔ ہمراہ گلاب مرصن استسقا۔ (جلندر) میں لیپ کرنا فائدہ رسال ہے۔ آٹے میں ملا کر چوہوں کو کھلانے سے چوہے مر جاتے ہیں۔ زمانہ قدیم چند شوقین طبیعت اور خپلے قد سے سنگھیا کھانے کی عادت ڈال لیا کرتے تھے۔

سیسہ

ہلکے نیلے رنگ کی نرم دھات ہے۔ فارسی میں اسرب، عربی میں صاعن اللسو، سنسکرت میں سیک، انگریزی میں لیڈ (LEAD) کہتے ہیں۔ یہ گندھک سے ملا ہوا مٹا ہے۔ برتن میں رکھ کر جلانے سے گندھک جل جاتی ہے اور سیسہ باقی رہ جاتا ہے۔ اس میں آبی جوہر زیادہ ہے۔ جوہر خاکی ہے۔ مزہ شیریں ہے۔ مزاج سرد و خشک ہے۔ زہر ہے۔ جلاتے وقت اس کے دھوئیں سے احتیاط ضروری ہے۔ سوئیڈن کی اسٹاک ہوم یونیورسٹی کے سائنسدانوں کی تحقیق سے پتہ چلا کہ اس کا دھواں معدہ میں درد، تھک، جسمانی و نفسیاتی کمزوری، چکر کا

انسان جتنا زیادہ اثر اسے کھنکھرتا رہتا ہے اتنا ہی زیادہ عزت کے ساتھ بل جاتا ہے (بزارڈ شا)

آنا، سر کا درد، بے وقت اجابت وغیرہ پیدا کرتا ہے۔ سیدہ کا انتہائی خفیف قسم کا زہر بھی نقصان ساں ہے۔ خون کی کمی، حافظہ کی کمزوری اور اعصاب کو کمزور کرتا ہے۔ کشنیز سبز کے پتوں میں گھس کر لگانا دافع سرطان دور مہرے روغن گل میں سیدہ کو بھگو کر لگانے سے بواسیر کو فائدہ کرتا ہے۔ ہر فیض کے زمانے میں کتھوؤں کے پانی کو اس کے ذریعے صاف کیا جاتا ہے۔ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے مقام پر لگایا جاتا ہے۔

زیادہ تر امریکہ، میکسیکو، اسپین، برطانیہ، بلجیم، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، روس پاکستان میں سوات، ہزارہ، چترال، میں کچھ ذخائر دریافت کئے گئے ہیں اس پر خالص پانی اثر نہیں کرتا۔ برقی تاروں پر خول چڑھتے، پانی کے نل بناتے اور سیسہ کی چادریں، حوص، برتن، سفید اور کھلونے وغیرہ کے کام میں لیا جاتا ہے۔ اس کو رنگت نہیں لگتا۔

طبی طریقہ کا سیدہ روغن گل میں گھس کر ملن سوزش دفع کرتا ہے۔ برتنوں پر قلعی کے لئے سیدہ کا استعمال بھی نقصان دہ ہے

سید

اس کو سپی بھی کہتے ہیں۔ ایک قسم کا سمندری گھونگا، فارسی میں کرش ماہی انگریزی میں شل (SHELL) اور صدف کہتے ہیں۔ یہ آبی کیڑا دریائے شیریں اور دریائے شور دونوں مقامات میں ملتی ہیں لیکن بہتر دریائے شیریں کی ہوتی ہے۔ اس کا گوشت قدیمے نیلا اس کی ہڈی کی رنگ کی ہوتی ہے۔ سب سے عمدہ سفید اور دلدار برق سمجھی جاتی ہے۔ مزہ ترش، پھیکا، مزاج سرد و خشک ہے۔ طبی طریقہ کا

مہبتیں اور بیماریاں اتنی خوفناک نہیں ہوتیں جتنی کہ بزدلی اور کم ہمتی کی وجہ سے نظر آتی ہیں (قرطاب)
 سے دست بند کرے سوڑھے مضبوط کرے دانوں میں چمک پیدا ہو زخم اور
 مستے کے لئے مفید ہے اس کا سڑھ آنکھ کی بصارت تیز کرتا ہے اور اس کو پسین
 کر سونگھنا کبیر بند کرتی ہے اس کا گوشت باولے کتے کے زخم میں مفید ہے۔
 اس کو پیس کر ضاد کرنے سے گھٹیا کا درد دفع ہوتا ہے۔ صدف کے ٹکڑے کو
 بچے کے گلے میں بطور لاکٹ ڈالنے سے دانت آسانی سے نکلتے ہیں۔

سونہ

فارسی میں زر، عربی میں ذہیب، سنسکرت میں سوان اور انگریزی میں گولڈ
 (GOLD)، شمس، خورشید، طلا، مکنون، عقبان، کچن اور کنڈن کہتے ہیں۔ یہ
 بہت قدیم بڑی قدر و قیمت والی اور تمام دھاتوں میں افضل مشہور و چمکدار وزنی
 دھات ہے۔ سب سے پہلے دو سو نوے سال قبل مسیح مصر میں دریافت ہوئی جب
 انسان معدنیات سے واقف ہوا تھا تو صرف سات دھاتوں تک سالی رہی سونا،
 چاندی، پارہ، تانبا، لوہا، سیسہ اور تین سونا ان تمام دھاتوں میں قیمتی رہا۔ سونا
 آگ سے بچھل جاتا ہے یعنی لوہ (کیما) مصنوعی سونا بنانے کا بڑا شوق رکھتے ہیں۔
 یہ شوق زمانہ قدیم میں زیادہ تھا مگر پھر کم ہوا، مگر آج گرم و تر اور مفرح ہے۔ اس کی زردی
 آتش کی اجزاء کی آمیزش کے سبب ہے اور نرمی اجزاء روعنی سے چمک اجزائے
 آبی کی صفائی سے سختی اجزائے خاکی کی وجہ سے کان سے نکلتا ہے سونا ہی ایک
 ایسی دھات قدرت نے پیدا کی جس سے ہر دو فریق اس کے عیوض سے دوسری
 چیزوں میں مبادلہ کرتے ہیں اور مقوی دل و دماغ ہے۔ مستورات کے لئے
 سونا جسم سے مٹ ہو تو حرارت غریزی کو تقویت دیتا ہے فکر و غم اور
 خفقان و امراض سوداوی دفع کرتا ہے طبی طریقہ کار سے دافع جذام بھی ہے۔
 خصوصاً بسفانج (ایک قسم کی گھاس کی جڑ، یہ بچھو کی طرح ہوتی ہے) کے ساتھ

محبت اپنے آپ کو پیش کر دیتی ہے اسے خرید انہیں جاسکتا۔ (لوگت نیلو)
نظر کو طاقت دیتا ہے۔

سونے کی سلائی آنکھوں میں لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔ بلیکوں کی غلطت
جالا، پچھلی اور گوشہ چشم کا ناسور دفع کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون میں گرمی
بڑھ جاتی ہے۔

سونے کے ٹکڑے کو آگ میں گرم کریں، بعدہ پانی میں بھجائیں، سونے کے بجھے
ہوئے پانی کے استعمال سے بھی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ اس کو گرم کر کے داغ دیا جائے
تو آبلہ نہیں پڑتا۔

دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ طبی طرز میں جسم کی سوچن اور درم کو تحلیل
کرتا ہے۔ اس کا ورق ہمراہ مرتبہ اجات مقوی ہے۔ اس کا کشتہ تیار کیا جاتا ہے۔
مستورات کے لئے اس کا لاکٹ در و دل اور خفقان میں مفید ہے۔ نیز حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ عورتوں کو زیورات سے خالی رکھنا اچھا نہیں۔
جن بچوں کے چیچک کے دانے بوجہ سردی بروقت اُبھرے نہ ہوں اور دانے
بیٹھ جانے سے بچے کو نقصان عظیم پہنچے گا خوف ہو یا۔ بچہ بعد صحت کمزور ہو گیا
ہو جس کے خون میں گرمی پہنچانے کی ضرورت ہو، حسب ضرورت اس کو ورق طلا
یا سونے کا ٹکڑا پانی میں بھجا کر پلانا مفید ہے، اور زود اثر ہے۔ اس کا اہم ترین
بازار جو ہانسبرگ ہے۔ سنہ ۱۸۵۰ء میں کیلیفورنیا اور آسٹریلیا میں سونے کے ذخائر

دریافت ہوئے۔ ایک تحقیق کی رو سے انسان نے جبے سونا دریافت کیا اس
وقت سے اب تک پوری دُنیا میں اسی ہزار ٹن کانوں سے نکالا جا چکا ہے۔ اس
زمانے میں سونا ہی ایسی دھات ہے جسے بین الاقوامی ادارے خرید و فروخت کے
لئے قبول کر لیتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں سونے کے سکے رائج تھے دُنیا کے مختلف

انسان روح اور جسم دونوں کے اتحاد کا ذی ہوش مظاہر ہے
عجائب گھر میں یہ اب تک محفوظ ہیں۔ بخت اشرف میں حضرت علی علیہ السلام
کے روضہ مبارک کے گنبد پر خالص سونا چڑا ہوا ہے۔

قدیم ایرانی عہد خسرو پر ویز ساسانی خاندان کے بادشاہ کے پاس سونے
کا ایک ایسا ٹکڑا تھا جو موم کی طرح نرم اور اس کا وزن دو سو مثقال تھا عالمی سروے
کی رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ موجودہ زمانہ میں عرش بیونخ دنیا میں سونے کے
سب سے بڑے خریدار ہیں۔ اس کی کانیں دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی ہیں۔ دنیا میں
سب سے زیادہ سونا جنوبی افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ جہاں قریب ۵۷ فیصد اصلی
حالت میں دستیاب ہے۔ زمانہ قدیم میں سونے کے ٹکڑے چین میں استعمال ہوتے تھے۔

شنگرف

عربی میں انجوف، سنسکرت میں سنگل اور انگریزی میں سنبار (CINNABAR)
کہتے ہیں۔ مشہور چیز ہے۔ رنگ کی طرح ڈلیاں رنگ سرخی مائل چمک دار دھت
ہے۔ مزاج گرم و خشک۔ بد مزہ ہے۔ اس کا دھواں نادر ہے۔ طبی طریقے سے
زخم بھرتا ہے، خشک ترخارش اور عشی دفع کرتا ہے۔ جلے ہوئے مقام پر موم
روغن کے ساتھ لگانا مفید ہے۔ شنگرف زیادہ تر ادویات میں استعمال کیا
جاتا ہے۔

شیشہ

فارسی میں لکینہ، عربی میں زجاج، سنسکرت میں درپن اور انگریزی میں
گلاس (GLASS) کہتے ہیں۔ مشہور چیز ہے۔ صاف، چمکدار، شفاف،

دوست وہ ہے جو دوست کی عدم موجودگی میں بھی حفاظت کرے

مذہ تلخ، زہریلا ہے۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ طبی طریقہ میں اس کا سقوطِ مہنتوں کا میل اور زردی چھانٹتا ہے۔

بناس نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ شیشے کو پیس کر ایسے برتن میں ڈالیں جس کے اندر شراب اور پانی ملا ہو تو شراب سے یہ برادہ علیحدہ کر دیگا۔ لیکن شیشے کے معمولی دھرات بھی انسان کے لئے نقصان دہ ہیں۔

آنکھ کی حارش اور بھپتی دھک کرنا ہے۔ آنکھوں کی بنیادی تیز کرنا ہے۔ لیکن دھوپ میں گرم ہونے پر بصارت کو نقصان کرتا ہے۔ دردِ سر بھی پیدا کرتا ہے شیشہ (آئینہ) میں صورت دیکھنا تاب ہے۔ اور عمر بڑھتی ہے۔ چٹھے ہوتے (کریک) شیشے میں صورت دیکھنا یا اسی قسم کے گلاس میں پانی پینا خواست و پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے۔ شیشے کی چوڑی کلائی میں پہننے سے بدن کا پھولنا اور بڑھنا کا وٹ کا باعث ہے۔ (چونکہ شیشہ ایک قسم کے ریت سے بنتا ہے)۔

شیشہ کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ پگھلنے سے پہلے نرم ہو جاتا ہے اس کو پھونک کر یا بیل کر مختلف طرز میں ڈھال سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صنعتی و کاروباری زندگی میں شیشہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے ٹکڑے بھی جو ساز اور مختلف کام کے لئے استعمال میں آتے ہیں۔ اُنڈس کا ابو القاسم عباسی ابن فرانیس نامی پہلے شخص نے پتھر سے شیشہ سازی کا کام شروع کیا تھا۔ اناؤدیمہ کے ماہرین کا خیال ہے کہ شیشہ دُنیا میں تقریباً چار ہزار سال قبل مسیح سے ہے مصر کے لوگ اسی زمانے سے اس کے وجود سے واقف تھے۔ دروازہ اور کھڑکیوں میں عہدِ قدیم ہی سے استعمال میں کیا جا رہا ہے۔

ردی دستکار تقریباً دو ہزار سال قبل شیشہ کو خوبصورت و دلکش بنانے

تکبر سے زیادہ کوئی تہنائی و حشت ناک نہیں

کے لئے اس کی تراش و خراش کی کرتے تھے۔

۱۶۷۳ء میں جارج ریونیس کرافٹ نے ایک فارمولہ تیار کیا۔ جس کا نام انھوں نے سیسہ کا شیشہ رکھا تھا جس میں ایسی خصوصیات رکھ دی تھیں جو اس سے پہلے کسی شیشہ میں نہیں پائی جاتی تھیں۔ اس میں بور کی سی چمک ہوتی تھی اور جب اس کو آہستہ سے بجایا جاتا تھا تو گھنٹی کی طرح ایک گونج سنائی دیتی تھی! اس شیشے میں نرمی تھی جس کی وجہ سے تراش اور کٹاؤں میں عمدگی آتی تھی۔ اس شیشہ میں سے روشنی کی شعاعیں نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ ریونیس کرافٹ نے مذکورہ فارمولے سے بورن شیشے کی طرح مشروبات پینے کے جو گلاس تیار کئے تھے، ان میں مہر گلاس پر پہاڑی کوڑے کے سر کے ساتھ ایک چھوٹی سی مہر کندہ ہے۔ ان میں سے اب صرف نو گلاس باقی بچے ہیں۔ یہ گلاس نادراستیار کے عجائب خانوں میں محفوظ ہیں۔ اگر ان گلاسوں میں سے کوئی ایک گلاس پالے تو وہ خوش نصیب ہوگا۔ کیوں کہ یہ گلاس بہت قیمتی ہیں۔

۱۶۷۷ء میں لندن میں شیشہ تراشی کا فن ترقی کرنے لگا اور شیشہ میں روشنی داخل کرنے کی مہارت حاصل کر لی جو آج تک جاری ہے۔ اٹھارہویں صدی میں لندن میں قدیم شیشہ سے بجلی کے جھاڑ بنائے گئے، وہ فن شیشہ تراشی کے عظیم شاہکاروں میں شمار ہوتے ہیں۔

اطلی کے فنی ماہرین نے شیشہ کی صنعت کو کچھ مدت تک راز میں رکھا۔ موجودہ دور کا آئینہ دو سو سال قبل کی ایجاد ہے۔ ویانہ (آسٹریلیا) میں گلاس کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ اب شیشہ کو ناقابل شکست بنا لیا گیا ہے۔ بھاری سے بھاری وزن سے بھی نہیں ٹوٹتا، ہر قسم کے آلات شیشے سے تیار ہونا شروع ہو گئے ہیں علامہ اقبالؒ

بعض لوگ تحفہ عیوب میں روپیہ برباد کرتے ہیں

کے نوادرات میں ایک خوبصورت شیشہ کا بیبر وریٹ محفوظ جس رنگ نیلا ہے۔
شیشہ بنانے کی ریت سینڈ گلاس ہزارہ، دادو، خیل، جنگ شاہی و کراچی
سے قریب) اور چانگام (بنگلہ دیش) کی پہاڑی علاقہ میں دستیاب ہے۔

کاجل

فارسی میں دو، عربی میں کجل، انگریزی میں ٹیمپ بلیک (LAMP
BLACK) کہتے ہیں۔ یہ ایک مشہور چیز ہے جس میں تیل کو کسی برتن
میں ڈال کر روئی کی بتی اس میں ڈال دیتے ہیں یہ سیاہ اور ملائم ہوتا ہے اس بتی
کو جلا کر اس کا دھواں کسی صاف برتن میں جمع کر لیتے ہیں جو کاجل کہلاتا ہے۔
یہ سیاہ اور ملائم ہوتا ہے اس کا مزہ چھیکا اور مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔
اس کو سلائی سے مثل سرسہ انکھوں میں لگانا مفید ہے۔ رکھ کا میل صاف
کرتا ہے۔ بنیائی و پیشانی کو قوت دیتا ہے صرف ایک آنکھ میں منگل یا اتوار کو کاجل
لگا کر اگر کسی کی صورت پر نظر ڈالیں تو جلدائی اور مخالفت پیدا ہو۔

روئی کی بتی کے اندر ڈی کا فضلہ (بیٹ) رکھ کر کھجی کاجل پارا جاتا ہے۔
یہ بصارت کو قوت اور آشوب چشم سے محفوظ رکھتا ہے۔ دوسرے طریقے کے
کاجل مٹی کا تیل، تار پین کا تیل اور غیر خالص پٹرول کو اس طور پر جلا کر کہ
بہت سی سیاہی کسی ٹھنڈی سطح پر جمع ہو جائے، تیار کرتے ہیں۔ یہ کاجل
چھاپہ خانہ کی سیاہی، سیاہ وارنش، سیاہ بوٹ پالش، لکھائی کی روشنائی،
کاربن کاغذ اور گراموفون ریکارڈ وغیرہ بنانے کے استعمال میں آتا ہے۔

کسپیس

فارسی میں اکروز، عربی میں زاج اصف، سنسکرت میں کاسیس اور انگریزی میں کوپریس (COPPERAS) کہتے ہیں۔ رنگ زرد، سبز، مزہ کیلا، کڑوا، مزاج گرم و خشک ہوتا ہے۔ زہر ہے۔ طبی طریقے میں یہ تلی کا درم تحلیل کرتا ہے۔ معدے کے کيرٹے مارتا ہے۔ باریک پیس کو قتل کرنے آنکھ میں لگانا نظر کو تیز کرتا ہے۔

کنکر

فارسی میں سنگریزہ، عربی میں حصاة اور انگریزی میں پیل (PEBBLE) کہتے ہیں۔ بہت مشہور چیز ہے۔ زمین کے اندر سے نکلتا ہے۔ مزہ بھدکا، مزاج سرد و خشک ہے اس کا باریک سفوف خون بند کرتا ہے اور زخم کو اچھا کرتا ہے۔ پانی میں ڈالنے سے رقیق و گاڑھا پن اس کا دافع کرتا ہے۔ بھٹی میں ڈال کر پکانے سے سفید چونا بنایا جاتا ہے۔

پہاڑی مقامات پر بجاوے کنکر کے پتھر کے ٹکڑے بھٹی میں پکا کر چونا بناتے ہیں۔ یہ پتھر کا چونا کنکر کے چرنے سے زیادہ تیز اور اچھا ہوتا ہے۔ سفیدی وغیرہ کرنے کے کام آتا ہے۔ سیپ کا بھی اسی طرح چونا بنتا ہے۔

کونکلیہ و تدری

یہ ہوا کی عدد و مقدار میں جلا کرتا ہے اس کو انگریزی میں وڈ چار کول

سب خذہ پیشانی سے ٹونہ جانے کس بھیس میں خدا مل جائے۔ (آلسی داس)

(WOOD CHARCOAL) کہتے ہیں۔ لکڑی کا کوئلہ سیاہ اور سام دار ہوتا ہے۔ اس میں ہوا بھری ہوتی ہے۔ اس لئے پانی میں تیرتا ہے۔ گڈھوں یا تودوں (بطریقہ آداں) میں لکڑی کے ٹکڑے انبار کے طرز میں اس طریقے سے رکھے جاتے ہیں کہ درمیانی جگہ خالی ہے۔ اوپر مٹی سے بند کر دیتے ہیں تاکہ مٹلے سے محفوظ رہے۔ پھر جلتی ہوئی لکڑی اس درمیانی خلا میں گرا کر تمام انبار میں آگ لگاتے ہیں قریب کس پندرہ دن کے اندر آگ سنگ سنگ کر بجھ جاتی ہے اور کوئلہ بن جاتا ہے۔ یہ طریقہ قدیم زمانہ سے رائج ہے۔ یہ کوئلہ بغیر دھواں دیتے جلتا ہے۔

گھریلو کوئلہ:- یہ وہ کوئلہ ہے جو چولے میں لکڑی جلنے کے بعد بنتا ہے۔ اس کوئلہ کو کپڑے کی پھٹی میں ڈال کر گرم پانی میں ڈبولیں اس سے خراشوں اور لمبھوں کی جلن کے لئے ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ دھاتی نمکوں اور رنگین مادوں کو اپنے میں جذب کر لیتا ہے۔ طبی طریقے میں دافع امراض مودہ ہے۔ اس میں تیزابی کیفیت ہوتی ہے۔ سفوف کوئلہ کر سڑے ہوئے زخم پر باندھنے سے زخم کو اچھا کرتا ہے۔ سالن یا کسی رقیق چیز میں نمک کم کرنے کے لئے کوئلہ کو دھو کر ڈالنے سے یہ نمک چوس لیتا ہے۔ آنکھ کی گولہ نمکی میں پرانی پتی دیوار کا کوئلہ گھس کر لگانے سے گولہ نمکی اچھی ہو جاتی ہے۔ اس کا مین منہ کی بدبو کو دفع کرتا ہے۔ مسوڑھے مضبوط کرتا ہے اور دانت چمکدار کرتا ہے۔ جنگ عظیم میں گیس بنانے کے لئے بہت استعمال ہوتا تھا کوئلہ زمین سے بھی نکلتا ہے۔ یہ کوئلہ لکڑی کے کوئلہ سے بالکل مختلف اثرات میں ہوتا ہے۔ اس کی سب اچھی اور مشہور کانیں جھریا (بھارت) میں ہیں۔

مشیر تدری

کھانے کے بعد پیشاب کرنے سے متانہ اور گردہ کے امراض نہیں ہوتے۔

کھریا (مٹی)

انگریزی میں چاک (CHALK) کہتے ہیں۔ سفید پتھر اور نمک متانہ ہوتا ہے۔ مزہ میں کھاری اور مزاج میں گرم و خشک ہوتا ہے۔ حکماء نے مقدار خوراک صرف دو ماشہ رکھی ہے۔ دافع بوتے بغل ہے۔ اس کو جلا کر سفوف مثل سرمہ لگانا آنکھ کی بیماری تیز کرتی ہے طبی طریقے میں آنکھ و ناک کے زخم میں مفید ہے۔ زخم سرطان اور ہر قسم کے زخم کو اچھا کرتی ہے۔ قرعہ کو بھرتی ہے۔ دانت میں چمک پیدا کرتی ہے۔



انگریزی میں امبر (AMBER) امبرو، امبرکس قرن الج کہتے ہیں۔ رنگ سبزی مائل، زرد، سفید، سیاہ، زرقانی، سیاہ اور نارنجی ہوتا ہے۔ یہ معمولی خوشبودار دریائی پتھر ہے۔ مزہ بھیکا، مزاج سرد و خشک ہے۔ اصلی کھریا گھاس کے تنکے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس کو گھسنے سے بو آتی ہے۔ یہ گرم کرنے سے نرم ہو کر پگھل جاتا ہے۔

یہ پتھر عورت کے پاس رہنے سے استقراط حمل نہیں ہوتا۔ طبی اصول سے بیرونی اور اندرونی اعضاء کا خون اور رخی قے بند کرتا ہے۔ مقوی معده و جگر و متانہ ہے۔ دافع یرقان و یحیث ہے مقوی دل ہے۔ معده کے اوپر لٹکانے سے خوف و غم دور کرتا ہے۔ اور تیز بخار کم ہو جاتا ہے۔ گھلے میں لٹکانے سے مقوی دل ہے۔ گھٹیا دانت کا درد، مرص یرقان اور کنٹھ مالا میں اس کا مال بطریق لاکٹ استعمال

اعتبار اور تجربہ پر تمام کام موقوف ہیں۔ شک ان کے رشتے کو قطع کرتا ہے۔

کرتے سے مرضی دفع ہوتا ہے۔ زرد رنگ کا کھربا اچھا اور بہتر ہوتا ہے۔
 کھربا شمع جی بہتر ہوتا ہے طبی اصول میں مقدار خوراک صرف تین ماشہ ہے۔
 کھربا کو گرگڑنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ تسلیج کے دانے اور مال اوغیر بنانے
 کے کام آتا ہے۔ زمانہ قدیم میں چاقو اور فول کے دستے بنائے جاتے تھے۔ چین، جاپان
 بھارت، امریکہ اور ہالینڈ میں پایا جاتا ہے۔

گندھک

فارسی میں گرگرو، عربی میں کبریت اور انگریزی میں سلفر (SULPHUR) کہتے ہیں۔ نہایت کارآمد اور زرد رنگ میں آتشگیر عنصر ہے۔ پیلے رنگ کی ٹھوس
 قسم کی چیز ہے۔ زمانہ قدیم سے گول اس کو جانتے تھے اور مختلف امور میں استعمال کیا
 کرتے تھے اس کا شعلہ نیلگوں ہوتا ہے اس میں ہلکی بو ہوتی ہے اور بہت ملائم
 ہے۔ یہ آتش فشاں پہاڑوں کے قریب اور سطح زمین سے تقریباً چھ سو فٹ گہرائی
 میں چٹان کی شکل میں پائی جاتی ہے۔ خام گندھک کے ساتھ عموماً ریت و مٹی اور
 بعض دوسری معدنیات کے ذرات ملتے رہتے ہیں اسی لئے خالص گندھک
 حاصل کرنے کے لئے لازمی ہوتا ہے کہ یہ کثافتی ذرات اس سے علیحدہ کر لئے جائیں
 اس کو صاف کرنے کے لئے کسی ڈھلوان سطح پر ڈھیر لوہ کی شکل میں رکھ کر
 گرم کیا جاتا ہے تاکہ گندھک گھل کر نیچے کی طرف بہنا شروع ہو جائے اور
 اس کے کثافتی ذرات پیچھے رہ جائیں گندھک کو کشید بھی کیا جاتا ہے۔ اس
 طریقے سے بالکل خالص گندھک حاصل ہوتی ہے۔ مزہ کڑوا و مزاج گرم و خشک
 محلل اور ارام ہے اس کا جزو قدرتی طور پر سرسوں، لہسن، پیاز اور انڈے کی سفیدی میں

کاش تو اوپر سے جس طرح اُجلا نظر آتا ہے اندر سے بھی صاف ستھرا ہو
پایا جاتا ہے جانوروں کے جسم میں بھی موجود ہوتی ہے۔ انسان کے جسم میں سب زیادہ نالوں
میں ہوتی ہے۔

زمانہ قدیم کے لوگوں کو گندھک کا خوب علم تھا، اور اس کے متعلق بہت کچھ
معلومات رکھتے تھے۔ اس کا استعمال طب اور جراثیم کش ادویات میں ہوتا ہے۔ اس کا تیزاب
بھی مٹا ہے۔ جاذب طوبت، دافع خارش و مصفی خون ہے۔ اس کا سونگھنا درہ
شقیقہ اور مرضِ مرگی کو فائدہ دیتا ہے۔ وبائی امراض کے زلنے میں یا فسادِ خون کیلئے
اس کا ٹکڑا پانی پینے والے گھڑے میں ڈالنے سے انسانِ بانی امراض سے محفوظ رہتا
ہے۔ بانی میں حل نہیں ہوتی۔ گندھک جراثیم مارنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
اُون کارنگ کاٹنے میں بھی اس سے کام لیا جاتا ہے۔ گندھک گرم کرنے سے
اس کے سالمات ٹوٹ جاتے ہیں۔ اگر کھولتی ہوئی گندھک کو ٹھنڈے پانی
میں ڈال دیا جائے تو سیاہ رنگ کی نرم سی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ داؤ، خارش
اور مختلف دانوں کے مرہم، دیاسلانی، خضاب، بارود، ربڑ وغیرہ کی صنعت میں
استعمال ہوتی ہے۔ گندھک کے انگوڑ کی بیل کی بھیچھوڑی دُور کی جاتی ہے۔ نیوزیلینڈ
جاپان، امریکہ، اٹلی، سسلی اور پاکستان (بلوچستان) میں پانی جاتی ہے۔

گیرو

فارسی میں گلِ سرخ، عربی میں طینِ مغربی، سنسکرت میں گریم اور انگریزی
میں ریڈ اوچر (RED OCHRE) کہتے ہیں۔ مشہور سرخ مٹی ہے۔ مزہ
پھیکا، مزاج سرد و خشک ہے۔ طبی اصول میں دافعِ جربان و بواسیر ہے۔ زخمِ شام
بھرتا ہے۔ اس کا لیپ کیرے ماڑا ہے زخمِ برص میں بھی مفید ہے۔

رشتے داری قدرتی طور پر ہوتی ہے اور دوستی انسان کا اپنا محیا ہے

سکندر ذوالقرنین کے قبل ایک بادشاہ ذوالقرنین گزرا ہے یہ خدا پرست اور نیک خصلتوں کا حامل تھا۔ اس کی قیادت حضرت خضر علیہ السلام فرماتے تھے۔ اس وقت کی قوم نے اسے قتل کر دیا تھا۔ خلاق عالم نے اسے خلعت حیات بخشا۔ بادشاہ مذکور پھر پند و نصائح کرنے لگا۔ رعایا نے دوبارہ قتل کر دیا۔ تادم مطلق نے اس کی شہادت کا یہ اجر دیا کہ اس کی خاک قبر یعنی (گیر و گل ارمی) مثل گیر و سُرخ مٹی) کو شفا کی تاثیر عطا فرمائی۔

گیر و کی بارہ صفتیں بیان کی گئی ہیں، اطباء یونانی بلا اختلاف ملتے اس کو مریضوں پر استعمال کرتے تھے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کو دست آتے ہوں طبی طرز میں بہت ہی خفیف گیر و کھانا اس مریض کو فائدہ رساں ہے۔ یہ ذوالقرنین کے مزاج کی مٹی ہے۔ قدرے گیر و کھانے سے آواز بھرا جاتی ہے۔

ملتان مٹی

ایک قسم کی چکینی مٹی اس کو خاک دست افادسی میں گل ملتان مٹی، عربی میں طین خراسانی اور سنسکرت میں پیگر کر کہتے ہیں اس کا ہلکا رنگ سفید ہوتا ہے۔ مشہور مٹی ہے۔ مزہ اس کا پھیکا۔ مزاج سرد و خشک ہے۔

طبی طریقے میں دافع تھوہیض ہے۔ نزلہ کو دفع کرتی ہے، مقوی معدہ ہے۔ پانی میں پیس کر بالوں کو دھونے سے بال نرم و ملائم ہوتے ہیں۔ لکڑی کے تختے پر گرڈنے سے اس کو چکنا اور صاف کرتی ہے گرمی دانوں میں اس کو پانی میں گھول کر جسم پر ملنے سے گرمی دانے مر جاتے ہیں۔

داری

تجارت سے دولت بڑھتی ہے۔

مٹی آنواں کھار

مشہور چیز ہے۔ آگ میں مٹی کے برتنوں کے ساتھ پک کر مرنج رنگ کی ہو جاتی ہے۔ مزہ پھیکا، مزاج گرم و خشک ہوتا ہے۔ یہ مرض "اورتیا" میں مفید ہے اس مرض میں جسم پر بات کو یکایک چھالے پڑ جاتے ہیں، اور ان چھالوں میں پانی بھرا ہوتا ہے۔ یہ چھالے دن کو نہیں اُبھرتے۔ رات کو ہی یہ مرض ہوتا ہے چند روز بعد چھالے پھوٹ کر باقی نہیں لگتے۔ ان چھالوں کا پانی دوسری جگہ لگنے سے تمام جسم پر اور چھالے پڑنے لگتے ہیں اس مٹی کو کیڑے میں چھان کر ان چھالوں پر چھڑکنے سے یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ فحش ہے۔

مردار سنگ

مشہور چیز ہے۔ انگریزی میں (LITHARGE) لٹارج کہتے ہیں یہ جسم کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ زیادہ تر ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جراثیم کش ہے اس کے برائے کی مالش سے جسم سیاہ ہو جاتا ہے۔ روغن گل کے ہمراہ لگانا بہتر ہے ورنہ بغل کے بدبو دار مادہ کو دل کی طرف رجوع کر دیتا ہے جو نقصان دہ ہے۔

ہر تال

عربی میں زورنخ، سنسکرت میں ہری تال اور انگریزی میں آدربی منٹ (ORPI) کہتے ہیں۔ کان سے نکلتی ہے۔ مزہ پھیکا اور مزاج گرم و خشک ہوتا ہے اس کا مشہور رنگ مرنج، زرد اور خاک ہے۔ طبی اصول میں غارش کے ذرائع مٹاتی ہے۔ زغم

لا پرواہی زندگی کو بے کار کر دیتی ہے۔

کافالتو اور خراب گوشت کاٹ دیتی ہے، دافع کرم شکم ہے، پیاس بڑھاتی ہے، بلغم ناقص مادہ کو جلا دیتی ہے لیکن زہر ہے۔ روغن زیتون میں ملا کر سر میں ڈالنے سے جو تیس مر جاتی ہیں۔ چونے کے ساتھ ملا کر جلد پر گلانے سے بال صاف کر دیتی ہے اگر انسان اپنے بدن پر اس کی ماشیں اس خیال سے کرے کہ بال نہ رہیں اور جباہتوں کے دافع بھی ظاہر نہ ہوں تو مالش کے بعد تخم گڑھل پیس کر تمام بدن پر ملے۔ ہر تال کو کسی شیرے یا میٹھی چیز میں ڈال دیں تو مکھیوں کے لئے زہر قاتل ہے اس کو تانبہ کے پتھر پر ملنے سے تانبہ سفید سا ہو جاتا ہے تانبہ کی بو بھی جاتی رہتی ہے۔

علاج بذریعہ کرن آفتاب ”علاج شمسی“

”پانی کے ذریعہ علاج“ انگریزی میں اس کو (HYDROPATHY) کہتے ہیں۔

سورج کو قدرت کے وہ سرچشمہ فواید خلق فرمایا ہے جس کا اندازہ انسانی قوت سے باہر ہے اس کی روشنی مخلوقات کی زندگی، توانائی و صحت و نشوونما کا واحد سرچشمہ ہے۔ اس کی شعاعیں قدرت کی بے بہا دولت میں سورج کی روشنی کی شعاع زمین تک آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے سورج ایک عظیم کرہ ہے اس کی روشنی سات رنگوں کا مجموعہ ہے۔ بنفشی، اودا، نیلا، سبز، زرد، نارنجی اور سرخ اس کی سفید کرن جب پانی یا شفاف شیشہ میں سے گزرتی ہے تو ان ہی سات رنگوں میں بقتیم ہو جاتی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر سورج

خود پسندی زیادتی نعمت کو روکتی ہے۔

کا پورا رخ زمین کی طرف ہو جاتا تو شدت گرمی سے اہل زمین اور دنیا کی ہر چیز جنس جاتی۔ اس کی شعاع کے فوائد میں پھر ارشاد فرمایا کہ آفتاب کی طرف پشت کر کے بیٹھنے سے جسم کی اندرونی بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو لوگ خداوند عالم کے دیدار کے مشتاق ہیں تو پہلے قدرت کے خلق کے سوچ سے آنکھ ملا کر تو دیکھ لیں۔

نظام شمسی سے موسمی تبدیلی دن رات کا سلسلہ اور اس کی کرن و لہروں سے مفاطیسی قوت کے ذریعہ مہلک جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سوچ کی شعاع بناتی کیمیائی عمل کرتی ہے اور زمین، مٹی و درخت کو پاک کرتی ہے پانی سے بھرا اور کھلا برتن جو مستقل و صوب میں ہے اس پانی سے غسل کرنا سفید و نازک (برص) کا مضر موثر ہے سوچ کی شعاعوں میں بہت بڑی طاقت ہے۔ موجودہ زمانہ میں سخت سے سخت کام ان شعاعوں سے لیا جا رہا ہے۔

سوچ گرہن کی کرن انسانی آنکھ کی بینائی کے لئے نقصان دہ ہے یہاں تک کہ گرہن کے اثرات انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حاملہ عورت سوچ گرہن کے وقت چاقو یا چھری سے کوئی چیز تراش کرے تو بچہ کے جسم کا کوئی اعضاء ضرور کٹ جاتا ہے۔

وہ بچہ جو پیدائشی طور پر سوچ گرہن سے متاثر ہو کر گہنایا ہوا پیدا ہو۔ اس بچہ کا صرف وہ اعضاء جو متاثر ہو گرہن کے پورے وقت کسی نرم زمین میں معمولی طور پر صحیح طرز میں دبا دینے سے بحکم خدا اعضاء اپنی اصلی حالت میں آجاتے ہیں۔ موجودہ زمانہ کے سائنس دان بھی اس سے منکر نہیں کہ سوچ کی کرنوں سے غسل کرنا صحت کے لئے انتہائی مفید ہے۔ انسان کی طرح

دوروں کے کہنے یا نفس کے پھسلانے سے بڑائی کا مہمارو بہتوں نے دھوکا کھایا ہے۔
 حیوانات اور بہت سے چھوٹے بڑے پودے بھی اپنی زندگی کی بقا کے لئے سورج
 کی کرنوں کے لئے تاب رہتے ہیں۔ جن پودوں کو سورج
 اچاند کی کرنوں سے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ وہ پودے اپنی زندگی کی روئیں ختم
 کر لیتے ہیں۔ یہی سورج کی کرنیں انسان کے جسم کے کسی مہلک امراض کے جراثیم فنا
 کر دیتی ہیں اس علاج کا طریقہ بہت قدیم ہے اہل ہنود کی مذہبی کتب میں
 اس کے اکثر تذکرے درج ہیں۔ زمانہ قدیم کے لوگ اس علاج پر عبور رکھتے تھے۔
 موجودہ دور میں بھی بعض جسمانی امراض کا واحد علاج صرف سورج کی شعاعیں ہیں۔
 اس کی کرنوں سے حیوانات میں چربی اور قوت آتی ہے۔ جب تک اس کی کرنوں
 میں زور اور تیزی رہتی ہے تمام حیوانات میں قوت اور نشاط رہتا ہے غروب کا
 وقت ہونے پر اس کی شعاع کمزور ہونے لگتی ہے اس وقت حیوانات میں
 بھی ضعف اور اضمحلال پیدا ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے تمام حیوانات اپنی
 اپنی رہائش گاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔
 دُنیا میں جس قدر رنگ نظر آتے ہیں۔ یہ تمام سورج ہی کی بدولت اور اسی کے
 اثرات کا نتیجہ ہیں۔ صاف اور شفاف چیز پر سورج کا عہد عکس پڑتا ہے مثلاً پانی
 اور شیشہ دونوں شفاف چیزیں ہیں اس لئے علاج شیشی میں صرف انہیں
 دونوں کی ضرورت پڑتی ہے شیشہ پر آفتاب کی ترچھی کرنیں بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔
 کسی شخص کی پیشانی پر ایک سیاہ رنگ کے شیشے کا ٹکڑا اور دوسرا زرد یا سفید
 رنگ کے شیشے کا ٹکڑا رکھیں، کچھ وقت اس کو دھوپ میں بٹھائیں تو سفید اور زرد
 رنگ کی جگہ کا حصہ جلنے لگے گا۔ بلکہ زیادہ دیر اس کا کرنے سے چمڑے کی رنگت

ذلتیں اور محتاجیاں قوانین الہی کے توڑنے سے پیکر اہوتی ہیں

میں بھی تبدیلی آجائے گی۔ مگر سیاہ رنگ کے شیشے والی جگہ ویسی ہی رہے گی یہی وجہ ہے کہ اس علاج میں سیاہ رنگ معاون نہیں ہے۔ تمام امراض کے لئے پانچ رنگ کی بوتلیں (شیشے کی) درکار ہوتی ہیں۔ سرخ سفید، زرد، سبز، بنفشی، سب سے زیادہ کروں کا اثر، زرد، سرخ اور سفید رنگ کی بوتلوں پر مرتب ہے۔ بہتر ہے کہ ہر روز تازہ پانی تیار کیا جائے اس طرح پانی صاف اور اچھا رہتا ہے۔ سرخ اور سفید رنگ کی بوتل کا پانی دو سے روز ضائع کر دینا ضروری ہے۔

پانی تیار کرنے کا طریقہ | شیشے کی بوتل کو خوب اچھی طرح صاف کر کے اوردھوپ میں رکھ کر خشک کر لیں۔ اس کے اوپر اگر کوئی کاغذ کا لیبل وغیرہ ہو تو اس کو بھی علیحدہ کر دیں۔ پھر ان میں مقطر کیا ہوا صاف اور تازہ پانی بھر دیں۔ بوتل تین حصہ پانی سے بھری ہوئی چاہیے۔ اس علاج میں بارش یا کنویر کا پانی فصل ہے۔ اگر پتھر لے چستہ کا پانی نہ ملے تو دس نمبر پر دیا کا پانی سمجھا جاتا ہے۔ پانی بھر کر بوتل کا منہ کارکس بند کر دیں۔ کھلی جگہ پر دو اونچے بانس گاڑ کر ان پر ایک تختہ گسیوں سے جڑ دیں اس تختہ پر بوتلوں کو تر بچھا رکھ دیں۔ تین چار گھنٹے کے وقفے میں یہ پانی سورج کی شعاعوں کے اثرات اپنے میں سولے گا۔ وقت اور جگہ انتخاب میں خاص خیال رکھیں جہاں سورج کی شعاع سیدھی آرہی ہو پانی تیار ہونے پر بوتل کے خالی حصے پر بچھاپ کی وجہ سے بوندیں محسوس ہونے لگیں گی۔ واضح ہے کہ جہاں بوتل رکھی جائے وہ حصہ گر دو غبار اور دھوئیں سے پاک ہو۔ یہ تختہ زمین سے چار فٹ اونچا ہونا چاہیے اور ایک بوتل سے دوسری بوتل میں فاصلہ نہ ہو۔

تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ زرد، سفید، سرخ رنگ کے شیشے پر سورج کے اثرات تیز ہوتے ہیں۔ ان سے مختلف قسم کے فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ تمام امراض کے

ایک بے اصول چلنے والا کھوکھلا اور گرتا ہے۔

لئے صرف پانچ رنگ کی بوتلیں درکار ہیں۔ سرخ، سفید، زرد، سبز، بنفشی، یعنی ہلکا نیلگوں۔

مختلف رنگ کی نئی بوتلیں جن کو خوب صاف کر کے ان میں مقطر کیا ہوا تین چوتھائی (۳/۴) حصہ کنوئیں یا بارش، یا کسی چشے اور دریا کا پانی بھر کر کسی کھلی اور بلند جگہ پر جہاں سورج کی کرنیں صاف اور تیز پڑ رہی ہوں، کم از کم چار گھنٹے دھوپ میں رکھیں اور بوتل کا منہ کارک سے بند کر دیں۔ بوتلوں کو ترچھا رکھیں تاکہ سورج کی کرن بوتل پر سیدھی پڑے اور آفتاب کی شعاعیں شیشے کی بوتل سے چھن چھن کر پانی میں جذب ہوتی رہیں۔ غروب آفتاب کے وقت ان بوتلوں کو اندھیرے میں رکھ دیں تاکہ مصنوعی روشنی ان بوتلوں پر نہ پڑ سکے۔

اس طریقے سے نئی بوتلوں کے پانی میں بہ لحاظ رنگ شیشے کے اثرات پیدا ہو جائیں گے جو کہ مختلف امراض میں فائدہ رساں ہیں۔ یہ تیار پانی زیادہ سے زیادہ دو یوم تک شائع کے اثرات محفوظ رکھتا ہے۔ یہ علاج انوکھا اور بہت قدیم ہے۔

سفید بوتل کا پانی زخم کے دھونے میں فائدہ رساں ہیں۔ یہ پانی ہر قسم کے زہریلے دُشیل اور آتشک کے زخموں کو چند یوم میں درست کر دیتا ہے۔ بواسیر کے سسے ایک ہفتے میں اسی پانی سے دھونے سے مرچھا جاتے ہیں۔ درد میں کمی اور سکون ملتا ہے۔ پاگل کتے کا زخم ایک دن میں کئی بار دھونے سے درست ہو جاتا ہے۔ پیدل چلنے سے پیروں پر درم آ جلنے سے صرف ایک مرتبہ پانی سے دھونے سے درم دُش ہو جاتا ہے۔ دردِ قویٰ اور پیسٹ کے درد میں سفید پانی کی بوتل سے سیکنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ گرمی کے دست،

بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے۔ (دشیکسپر)

درد گردہ، پیشاب کی جلن اس پانی سے دور ہو جاتی ہے۔

نیلے بوتل کا پانی | ایک نیلے رنگ کی بوتل میں پانی بھر کر اس پانی پر سورۂ رحمن صبح نماز کے وقت دم کر دیں۔ یہ بوتل دھوپ

میں رکھ دیں اس کا یہ پانی سحر، جادو، ٹونا اور نظر بد کے لئے اکیس ہے۔ جسم کی کمزوری، چہرہ کا زرد رہنا اور بد بھنی میں مفید ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کی بوتل کے پانی سے بواکیر کے متے دھوئیں اس مرض میں یہ پانی اکیس ہے۔

جنون کے لئے بھی یہی پانی صبح و شام پلائیں۔

زرد بوتل کا پانی | تپ دق و بخار اور ہضم کے درد سر، بھوک کا کم لگنا،

ایک اونٹن زرد بوتل کا پانی مفید ہے۔ نیز دق و دل کے مریضوں کو ابتدائی حالت میں روزانہ تازہ پانی صبح و شام بنا کر بوقت پیکس دیا جلتے مفید ہے۔

سرخ بوتل کا پانی | سرخ، جنون، بالہ خولیا اور امراض ضعف و مانع میں مفید ہے اس بوتل کا پانی بوقت ضرورت ڈھالی تولد صبح اور

ڈھالی تولد شام پینا چاہیے۔ مذکورہ بالا امراض میں خلائین (کپڑے کا ٹکڑا) اس پانی میں تر کر کے سر پر رکھیں۔ فائدہ رساں ہے۔ مریض کو زیادہ گرم و سرد ہوا محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ درہنہ شقیقہ کے مریض کو اس پانی میں کھانا پکا کر کھلائیں اور اسی کو پلائیں۔ شدید دردی اس پانی سے کپڑے کو تر کر کے تمام درد پر رکھیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ کمزوری میں بھی سرخ بوتل کا پانی مفید ہے۔

سرخ و زرد رنگ کی بوتلوں کا پانی بلا کر حونی امراض مثلاً جذام، آتشک، سرخ بادہ، خارش تر و خشک اور سفید دافع کے مریضوں کو ہم وزن پلانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔

غریب انسانوں پر اپنی تیز طبیعت اورسانی قوت کا سکہ جاکر خود کو کاسیات سمجھو
جلدی امراض، خون کی خرابی اورشکی دماغ میں فائدہ رسالہ ہے۔ دونوں
رنگ کے ملے ہوئے یہ ہم وزن پانی نہایت مصفی خون ہیں۔

سبز تیل کا پانی | اس میں خالص مسروں کا تیل بھر کر چالیس دن تک
سولج کی کمرن (دھوپ) میں رکھیں۔ بعد چالیس دن یہ
تیل مرض عرق النساء میں لاش کرے۔ یہ تیل اس مرض میں اکسیر ہے۔ اسی سبز رنگ
کی بوتل کا پانی خارش اور جلدی امراض میں بھی مفید ہے۔ آشوب چشم کے لئے
اس پانی کے پھینٹے آنکھ پر ڈالنے سے آدم آجاتا ہے۔ بخونی بواسیر کے لئے یہ پانی
فائدہ مند ہے۔

(جو حضرات مذکورہ بالا زمانہ قدیم کے طریقہ علاج سے مستفید ہو چاہتے
ہیں، ناشر کتاب بذلے رجوع کریں)۔

نواند چاندنی ماہتاب

نظام الہی ہے کہ چاند زمین کے اطراف ۲۷ دن اور ۲۴ منٹ میں اپنا ایک
دور مکمل کر لیتا ہے اور ہمیشہ اس کے سامنے والا رخ زمین کی طرف ہوتا ہے چاند
کی روشنی زمین تک پہنچنے میں صرف ڈیڑھ سیکنڈ لیتی ہے۔ جس طرح آفتاب
کی کرنیں تمام عالم کے لئے مفید ہیں اسی طرح سے ماہتاب کی چاندنی فائدہ رسا
ہے۔ اس کی کرنیں ہماری زندگی پر کیمیائی اور مقناطیسی اثرات ڈالتی ہیں۔ ان کے
نظام عالم پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا چاند کی چودھویں تاریخ کی رات
کو سمندر میں بعض مقامات کا پانی اوپر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ یہ پانی چاند کی
کرنوں کی سمت اٹھتا ہے۔ یہ طریقہ پوری شدت سے تقریباً ۲۴ گھنٹے کے

وعدہ کو پورا کرنا بزرگی کی بات ہے۔

وقفے سے ہوتا ہے اسی طرح اگلی رات چاند کے ظاہر ہونے پر پہلی رات کے مقابلہ میں تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ بعض سمندری مقامات پر یہ وقفہ کم و بیش اس لئے رہتا ہے کہ ہمیں سمندر گہرا اور کہیں چاند کی شعاع ترچھی پڑتی ہے! بعض ممالک اس کوشش میں ہیں کہ اس مد و جزر سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ چاند کی کرنوں اور چاندنی ہی کے اثر سے سمندروں میں یہ جان برباد رہتا ہے۔ سمندر کے مد و جزر اسی کرنوں کی بدولت ہیں۔ اہل ہندو نے چاند کے پونے ہونے کو پورا کی قرار دے کر مذہبی حیثیت دے دی تاکہ لوگ اس تاج کو چاند کی ان کرنوں میں غسل کریں۔ اس طریقہ سے ایک ہزار سال قبل کے یونانی فلاسفر اور حکماء متفق تھے کہ ان چاند کی تاریخوں پر ان کے خون کا دباؤ بڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ سابقین اطباء۔ فصد اولہ آیریشن وغیرہ روشن تاریخوں میں نہیں کر لیتے تھے۔ امریکی سرجن ایڈمن جے اینڈریوس سرجری کے بعد خون بہنے کی بحث میں کہتے ہیں کہ سرجری میں پونے چاند کے خون میں ملنے کے زیادہ خون بہنے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس نظریے کے تحت موصوف چاند کے آخری یا ابتدائی تاریخوں میں آیریشن کرنا بہتر خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ خون میں یہ جان کے باعث جسم زیادہ خون نکل جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نباتات اور دودھ دینے والے حیوانات سب چاند کی کرنوں سے متاثر ہوتے ہیں اور ان دنوں میں دودھ زیادہ ہوتا ہے۔

زمانہ قدیم کے بزرگ دنیاوی امور میں جہاں ایام کا لحاظ رکھتے تھے وہاں تاریخوں کا خاص طور پر دھیان دیتے تھے۔ اس طریقے سے تاریخوں کا لحاظ رکھنا انسان کے لئے انتہائی مفید اور فائدہ مند ہے۔ یہ تاریخی کیل فورینیا کی ڈیوک یونیورسٹی کے ڈاکٹر لیونارڈ پونز نے ثابت کیا ہے کہ چاند کی تاریخی تبدیلیوں سے انسان کے جسم

دنیا ایک مقررہ وقت تک اور دین ہمیشہ کے واسطے ہے۔

پر بڑا اثر رہتا ہے اس محقق ڈاکٹر نے تحریر کیا ہے کہ پورے چاند کی تاریکوں میں چاند کی برقی مقدار انسان کے جسم میں سب سے زیادہ رہتی ہے۔ چاند اپنے آثار چڑھاؤ روکے جب سامنے آتا ہے تو انسانی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

چاند گرہن کے وقت پینے والے پانی کو چاند کی کرنوں سے ہٹا کر کسی سایہ دار جگہ پر رکھ دیں۔ گرہن کی کرنوں والا پانی پینے سے جسم کے اندر مختلف قسم کے امراض اور خون کی خرابی کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہاں تک احتیاط ضروری ہے کہ گرہن کو اگر شروع ہوتے دیکھیں تو چھوٹے ہوئے دیکھنا بھی لازم ہے ورنہ سال پریشانی میں گزرتا ہے گرہن کے وقت حاملہ عورت کو کوئی چیز چاٹو یا پھڑی سے تراشنا اور کھانا بھی منع ہے۔ غلط طریقے سے بیٹھنے پر بھی بچہ متاثر ہو جاتا ہے چاند گرہن کی شعاع سے گھنٹا کے ہوئے بچے کا صرف وہ عضو جس پر گرہن کا اثر ہو۔ گرہن کے پورے وقت کھیت کی نرمٹی میں صحیح طرز میں دبا دیں اس سے عھوا اپنی اصلی حالت میں آ جانے کی امید رہتی ہے۔ گرہن کی کرنیں زمین کو بھی متاثر کرتی ہیں جس خطے میں گرہن ہوتا ہے وہاں کی فضا اور ہوا ایک متاثرہ ہوتی ہے۔

تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ عروج ماہ کے آپریشن ذرا دیر سے اچھے ہوتے ہیں۔ نسبت اندھیری راتوں کے جو شخص ادھل نصف ماہ میں بیمار ہو اس کی طبیعت بہاری میں زیادہ قادر رہتی ہے۔ ہر ماہ کی شروع تاریکوں میں یعنی نصف ماہ اول بوجہ مانتاب اس کا نور انسان کی طبیعت اور مزاج میں زیادہ قوت دیتا ہے۔ شروع ماہ میں پیدا ہونے والے حیوانات کے بچوں کے بال بہت جلد اور کثرت سے نکلتے ہیں جو جانور ان دونوں میں انڈے دیتے ہیں ان میں سفیدی نسبت لڑی زیادہ ہوتی ہے۔

والدین کی خوشنودی دُنیا میں موجبِ دولت ہے اور آخرت میں باعثِ نجات (حضرت ابوبکر رض)

پوٹے چاند کی چاندنی (پورناشی) میں دریائے گنگا کا پانی کسی برتن میں بھر دیں تو بہت عرصہ تک یہ پانی خراب نہیں ہوتا۔ چڑھتے چاند کے دنوں میں انسانی جذبات بھی متاثر ہوتے ہیں بعض نقش و تعویذات عروجِ ماہ میں لکھے جاتے ہیں۔ جس درخت کی شاخیں یا ٹکڑی چاندنی رات میں کاٹی جائیں گی اس میں شاخیں باآدور ہوں گی۔ چاندنی رات میں جو تخم بویا جائے گا، اس کے درخت میں جلد تخم و برگ آتے ہیں اور پھل شیریں ہوتے ہیں۔ تخم بونے سے پہلے چند یوم چاندنی رات میں کسی شیشے کے برتن میں ہر روز چار گھنٹے تک چاند کی کرنوں میں تخم کو سیراب کیا جائے تو میوہ حیات نہایت لذیذ خوش ذائقہ اور درخت زیادہ پھل دار ہوں گے۔ ماہِ تاب کی صاف اور تیز کرنوں میں گوشت کو لکھنے سے اس کا مزہ بدل جاتا ہے۔ اسی زمانے میں جانور اپنے مورخوں اور گھروں سے زیادہ نکلتے ہیں۔ ان کے زہر کی تاثیر قوی رہتی ہے۔ آشوبِ چشم و ضعفِ بصرات کے لئے سبز رنگ کے شیشے کی عینک لگا کر شب میں چاند پر نظر کرنا سودمند ہے۔

گرم و خشک امراض کے مریضوں کو چاندنی رات میں غسل کرنا فائدہ رساں ہے۔ تپِ دق و سل، ورمِ جگر کے مریضوں کو زمانہِ موسمِ گرمِ مادرِ بیا کے پانی میں چاندنی رات متواتر غسل کرنے سے صحت ہوتی ہے بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ چاندنی میں زیادہ دیر بیٹھنے سے بدن میں سُستی، کاہلی اور زکام پلید ہوتا ہے۔

مرضِ یرقان میں مریض کو سبز پوشاک پہنا کر چاند کی چاندنی میں موسمِ گرما میں سُلانے اور سبز شیشے کے برتن میں پانی پلانے سے جورات بھر چاندنی میں رکھا گیا ہو نفع کرتا ہے۔ دردِ سرِ کبہ کے لئے شہِ مادہ کا وجوہات بھر چاندنی میں رکھا گیا ہو، صبح نہار منہ پینا فائدہ رساں ہے۔ مرضِ سوزاک کے لئے مہدی کے پتے باریک

روح کا سکون گناہ نہ کرنے میں ہے۔

نینب خشک، گیر و چھ ماشہ پانی میں بھگو کر رات بھر چاندنی میں رکھ دیں۔ صبح اس کا پانی منھار کر نہار منھ پینا مرغن سوزاک کے لئے اکسیر ہے۔ چاند یا سورج کی طرف پیشاب کرنا مناسب نہیں۔

پانی

انسان کھیلے سب سے بڑی نعمت ہے

انگریزی میں واٹر، عربی میں ماء، فارسی میں آب اور اردو میں پانی کہتے ہیں۔ دراصل پانی بے رنگ اور بے مزہ ہے اگر زیادہ مقدار میں ہو تو اس کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے۔ پانی حیات انسانی کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری کائنات کے لئے اہم ترین نعمت ہے۔ پروردگار عالم نے پانی کو نجاست پاک کرنے کا شرف بخشا ہے بشرطیکہ پانی خود بھی پاک اور خالص ہو اس میں آکسیجن رہتی ہے پانی میں روشنی ایک حد تک جا سکتی ہے۔ چوبیس گھنٹے میں ایک انسان کو چھ سے آٹھ گلاس تک پانی پینا چاہیئے۔ پانی کی کمی سے خون میں گاڑھا پن پیدا ہونے لگتا ہے۔ پانی فضلات کے اخراج میں مدد دیتا ہے اور گردوں کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ جن مقامات پر پانی صاف دستیاب نہیں ہوتا وہاں کے افراد مختلف وباؤں اور امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ صاف پانی انسان کی تہذیب ترقی اور زندگی میں بڑا معاون ہے زمانہ قدیم میں جتنے بادشاہوں نے شہر آباد کئے سب کے سب دریاؤں کے کنارے ہیں بعض مقامات پر عظیم تہذیب کے نشانات اب بھی ملتے ہیں جس زمین کے نیچے سینے پانی کا ذخیرہ ہوتا ہے وہاں کے

حاسد کو ایک دم نہیں راحت جہاں میں — بیچ و حد جان ہے جب تک کہ جان میں

درخت سرسبز اور شاداب رہتے ہیں۔ پانی کو قدرت نے مخصوص مختلف صورتوں میں باافراط پیدا کیا ہے۔ مثلاً دریا، چشمے، کنوئیں، جھیلیں، سمندر اور تالابوں کا پانی وغیرہ۔ کرۂ ارض کا تپل حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ فضا میں بھی پانی بخارات کی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔ ڈاکٹر جارج میکڈونلڈ نے انکشاف کیا ہے کہ ایک مربع میل زمین کی ہوا میں تقریباً پچاس ہزار ٹن پانی ہوتا ہے۔ زمین کی سمحت چٹانوں میں بھی مختلف شکل میں پانی موجود رہتا ہے جس سے معدنیات اور نمکیات کی تیاری میں قدرتی طور پر مدد ملتی ہے۔

میٹھا پانی | دافع سوزش مند ہے۔ سیوشی اور صفراء کو دفع کرتا ہے معدہ و جگر کی گرمی کو فائدہ رساں ہے۔ باطنم غذا ہے۔ قبض کے لئے بہترین علاج ہے۔ پانی زندگی کے لئے لازمی جز اور ضروری چیز ہے۔ اکثر حضرات کم مقدار میں پانی پیتے ہیں جس کی وجہ سے صحت کے لئے مضر اثرات نمودار ہوتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد بجائے چائے یا قہوہ استعمال کرنے کے پانی پینا مفید ہے گرم شہروں کے باشندوں کو زیادہ پانی پینا صحت کے لئے مفید رہتا ہے۔

پانی پینے یا پلانے میں بخل نہ کرنا چاہیے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ٹھنڈا پانی صفرے کو ساکن کرتا ہے لیکن کھانے کو مہم کرتا ہے اور جوش کتے ہوئے پانی سے بخار دفع ہوتا ہے۔ پنڈلیوں میں طاقت آتی ہے پھر ارشاد فرمایا کہ پانی میں مچھونک مارنے سے پانی مکروہ ہو جاتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہو کر اور ایک سانس میں پانی نہیں پینا چاہیے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ (مشکوۃ: مسلم ابو داؤد) پانی کو قدرت نے مختلف اشیاء سے بہت ارزاق کر دیا ہے! انسانی جسم

جانوروں پر بھی ظلم نہ کرو۔

میں تقریباً ستر فیصد وزن پانی کا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ پانی کا مزہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”زندگی کا“، پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لینا سنت ہے۔ اور پیتے وقت برتن سے منہ ہٹا کر سانس لی جلتے۔ ایک سانس میں پانی پینے سے دل پر بار پڑتا ہے۔ بہت زیادہ گرم اور بہت زیادہ ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے معدے ریشوں میں خرابیاں پیدا ہو کر نظام ہاضمہ پر اثر پڑتا ہے۔ بہتر ہے کہ جس گھڑے میں پینے کا پانی رکھیں اس میں ایک گندھک کا ٹکڑا ڈال دیں۔

پانی سے کلی کرنا اور ناک صاف کرنا سنت ہے۔ ماہ صفر المظفر، ربیع الاول، شوال ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر پانی پر نظر ڈالنا سنون ہے اس سے مہینہ خیر و برکت میں گزرتا ہے۔ علاوہ ہدی، نہریں، کنوئیں، جھیل، آبشار، تالابوں کے پروردگار عالم نے بڑے بڑے دریا جاری کئے جو حیوانات، نباتات و جمادات کے نشو و نما و سرسبزی و شادابی کا سبب ہیں۔ آبِ شیریں قوت پیدا کرتا ہے اور عقل بڑھاتا ہے گلے کے ورم اور سوزش کے لئے نیم گرم پانی کا اندازہ مفید ہے یکسیر یعنی ناک سے خون آنے میں ٹھنڈا پانی سر پر ڈالنے سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔

بارش کا پانی | یہ کشید کیا ہوا پانی ہے اور تمام پانیوں میں سب سے زیادہ

کھیت اور فصلوں کی سرسبزی و شادابی کا باعث ہے۔ یہ پانی ہوا کو دھوتا اور صاف و شفاف کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ بارش کا پانی جسم کی بیماریوں سے نجات دیتا ہے اور بدن کو پاک و صاف کرتا ہے۔ سانس لٹون کا کہنا ہے کہ بارش کا پانی

جسم کا آرام کم کھانے سے ہے

زمین پر گرتے وقت آنا پاک صاف ہوتا ہے جتنا کسی سائنٹفک وارڈو کرس کا پانی ہو۔

۲۱ مارچ سے چالیس روز قبل اور چالیس روز بعد آسانی پانی آب نیا کہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بارش کا پانی سمندر میں سیپ کے پیٹ میں سچا موتی پیدا کرتا ہے۔ اگر اس بارش کے پانی کی بوند درخت بانس میں جذب ہو تو بھلوجن اور گائے کے کان میں پڑ جائے تو گوسلوجن پیدا کرتا ہے اور یہ پانی اگر آنکھ میں پڑ جائے تو موتیا بند پیدا کرتا ہے۔ اس پانی کو محفوظ کر لینے سے جسمانی امراض مثلاً جلی ہونی جگہ پر لگانا فائدہ رساں ہے۔

مکارم الاخلاق میں تحریر ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آب باران کو زمین پر گرنے سے قبل کسی طاہر ترین میں رکھ کر ستر مرتبہ سورۃ الحمد اور قل ہو اللہ یکم پڑھیں یہ پانی ہر بیماری کے لئے شفا یاب ہے۔ مختلف زمانوں اور بارش کا پانی اپنے اندر مخصوص خصوصیات رکھتا ہے جس طرح موسم سرما میں اولے۔ اولوں کا پانی اگر محفوظ کر لیا جائے تو یہ پانی جلی ہونی جگہ پر فوراً نکلنے سے چھالا نہیں پڑنے دیتا۔ پینے کا پانی ان تمام کٹافوں سے جو مضر صحت ہوں پاک ہونا چاہیئے بعض مقامات پر دیہاتوں میں جہاں نہروں کا پانی پینے کے لئے استعمال کرنا پڑتا ہے وہاں گدے مادہ کو تہہ نشین کرنے کے لئے گھروں میں کھوڑی سی پھٹکری ڈال دیتے ہیں۔ کھوڑی دیر میں اس گھرے کے پانی کی تمام کثافت اور ذرات نیچے میٹھ جاتے ہیں صحت اور ہاضمہ کے لئے کھانے کے بعد پانی پی کر کس منٹ و دہنی کوٹ و س منٹ پائیں کر وٹ اور دس منٹ چت (سیتا) لینے سے غنا حلد معزم ہو جاتی ہے۔ کبھی قبض نہیں ہوتا اور سحر و صلاح پدید آتا ہے۔

مہلاتی کرو معلوم نہیں کس وقت کام آئے

پانی ہمیشہ اپنے داہنے ہاتھ سے نیز رک رک کر تین سانس میں گلاس کے پانی کو ختم کرنا
ہاتھ کو درست رکھتا ہے اور دل پر بار و گزانی نہیں ہونے پاتی۔ موسم سرما میں گرم پانی
جو قابل برداشت ہونا نا جسم کی چربی کو کم کرتا ہے اور مسامات کھولتا ہے سٹے
کے درم، سوزش، زکام و نزلہ میں صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی
جس میں معمولی نمک بھی ڈالا جائے غرارہ کرنے سے فوری مرص دفع ہوتا ہے۔

دریاؤں کا پانی زمین پر بہتا ہے، یہ نسبت بارش کے پانی کے غیر خالص ہوتا
ہے آبادی کے قریب اس پانی میں مٹی کی گلی، نباتات اور مختلف
اجزاء شامل ہوتے ہیں لیکن جوں جوں یہ پانی آبادی سے دور ہوتا ہے اتنا ہی کثافت
سے پاک ہوتا ہے۔ دریا کے پانی سے بہت سے علاج اور فوائد ہیں ریشہ لوار بجے جس کو
سوکھے کا عارضہ ہو، علی السبج دریا کے پانی سے جہاں دھوبی کپڑے دھوئے ہیں
(دھوبیوں کے آنے سے پہلے) اسی جگہ دریا کے پانی سے اس بیمار کو بہت معمولی طریقہ
سے نہلا دیں اور اس نیچے کے کپڑے اسی جگہ چھڑویں نیچے کود دے کر کپڑے پہنا کر
لے آئیں۔ بشرطیکہ نیچے کو بخار نہ ہو۔ یہ طریقہ مرض سوکھے سے نجات کے لئے زیادہ قدیم
سے بہت کارآمد ہے۔ مجرب ہے۔ بچہ کو نہلانے کے لئے دن منگل یا ہفتہ ہوا ضروری
ہے اور صرف ایک ہی مرتبہ کافی ہے۔

سمندر کا پانی اس پانی پر جہاز رانی ہوتی اور کشتیاں و وڈنی میں تجارت
کا بڑا ذریعہ ہے سمندر سے مچھلیاں، کیکڑے، بھینگے جو انسانی
غذا کا بہترین طاقت دار معروف ہیں سبھی اور موتی بھی حاصل کئے جاتے ہیں۔ قدرت
نے سمندر کے پانی کو نمکین بنایا اس میں جو لاکھوں جاندار مرتے ہیں وہ اس نمکین
پانی کی وجہ سے جلد فنا ہو کر گھل جاتے ہیں۔ عہد قدیم سے ہی مچھلیاں بطور غذا اور

بھوٹ بول کر معمولی فائدہ اٹھانے والے ایک دن بڑا نقصان اٹھاتے ہیں

ان کا روغن بطور دوا استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ سمندروں سے موتی کے حصول کا ذکر تاریخ میں عام ہے۔ سمندر قیمتی اور بیش بہا معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے اس کا پانی دریا کے پانی سے زیادہ کثیف ہوتا ہے پروردگار عالم نے ہر مرحلہ کا حل اسی علاقہ یا جگہ میں رکھا ہے مثلاً کسی شخص کو سمندری سفر میں متلی یا چکڑ زیادہ آتے ہوں تو تھوڑا سا اسی سمندر کا پانی پی لینے سے یہ شکایت دور ہو جاتی ہے۔ موجودہ دور کے سائنسدان ثابت کر رہے ہیں کہ کھاری پانی صحت کے لئے مفید ہے یورپ میں کھاری پانی کو میٹھا بنانے کی کوشش جاری ہے دنیا میں سب سے زیادہ بڑا اور گہرا سمندر بحر الکاہل ہے۔

چشمے اور گہرے کنوؤں کا پانی یہ پانی ٹھوس ذرات پاک ہوتا ہے۔ صحت اور زندگی کے لئے ان کا پانی

عمدہ اور اچھا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بارش کے پانی کا تقریباً ایک تہائی حصہ زمین میں جذب ہوتے وقت اپنے ساتھ مختلف قسم کی کثافات حل کرتا جاتا ہے اور ایک ایسی جگہ جمع ہوتا جاتا ہے جس کے نیچے سخت چٹان ہو پانی کا دباؤ اس مقام پر اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ اپنے شدید دباؤ کے باعث چشمے کی صورت میں کسی نرم جگہ سے بھوٹ نکلتا ہے جس معدنی چٹان سے ہو کر نکلتا ہے اس کا عمل شدہ مادہ اس پانی میں ہوتا ہے جس کی موجودگی کے باعث اس کا مخصوص ذائقہ اچھی صحت کا حامل ہے۔ یہ پانی زندہ بہنے میں ہماری بڑی مدد کرتا ہے جس پانی میں گندھک کئی ملاوٹ ہوگی۔ وہ جلدی امراض کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ پانی دیگر شرفاتوں سے پاک صاف ہوتا ہے اور تھلے کنوؤں کا پانی صحت کے لئے بہتر نہیں ہوتا کیونکہ اس پانی میں زمین کی سطح کی نجاسات بھی شامل ہو جاتی ہیں ذرات اور جراثیم کے

خیرات سمجھ کر مت دو بلکہ حق تصور کرو۔

ہونے کا بھی امکان ہے۔ بعض معدنی چٹنے ہوتے ہیں، ان کا پانی معدہ اور جلدی امراض میں مفید ہوتا ہے۔ ایسے صحت بخش چٹنے پاکستان اور دنیا کے کئی مقامات میں ہمیت کے حامل ہیں۔

حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جس چٹنے کا رُخ مشرق کی سمت ہو گا اس کا پانی نہایت صاف اور صحت کے لئے سبک فاد ہے۔
آب زم زم | اس پانی کو قدرت نے شفائی اثرات بخشے ہیں۔ یہ وہ چٹنہ ہے جسے اب کوئٹہ کی شکل دے دی گئی ہے۔ پروردگار عالم نے اسے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت حاجرہ اودان کے شیر خواہ فرزند حضرت اسمعیل علیہ السلام کے لئے پیدا کیا۔ اس کا پانی آج تک باعث شفا ہے موجودہ سائنسی دور میں آب زم زم کے تجربے سے اس میں ان معدنی اجزاء کے شامل ہونے کا پتہ چلا ہے (۱) سیکنیشیم سلفیٹ، جسمانی حرارت اور گرمی دہر کر تا ہے (۲) سوڈیم سلفیٹ، جوڑوں کے درد، ذیابیطس، پتھری میں مفید اور قیض کشا ہے (۳) سوڈیم کلورائیڈ، خون کی اصلاح میں معاون آنتوں اور پیٹ کے دردیوں میں مفید ہے۔ (۴) کیلشیم کاربونیٹ، غذا کے مہضم میں مددگار جسمانی حدت برقرار رکھتا ہے تو اور سخت گرمی کے اثر کو دور کرتا ہے (۵) پوٹاشیم ہائیڈروکسائیڈ، تھکن کو دور کرنا، پیشاب کے مرض میں مفید اور پسینہ کثرت سے لاتا ہے (۶) ہائیڈروجن سلفائیڈ، تمام جلدی امراض و زکام کی شدت کو روکتا اور حافطہ بڑھاتا، جراثیم کش ہے۔ ہزار ہا حضرات صحت حاصل کرنے کی غرض سے اس کا پانی استعمال کرتے ہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا آب دہن جس کو تیس میں ڈال دیتے تھے اس کو تیس میں پانی کی برکت پیدا ہو جاتی اور پانی بھر جاتا تھا جس کے

مشکل سے اصلی چیز ملنے پر دست در زیادہ ہوتی ہے۔

درد پر لگا دیتے شفا ہو جاتی تھی۔

یوگو سلاویہ کی حکومت میں شہر کلاواخ میں ایک مشہور چشمہ ہے، اس کے متعلق مشہور ہے کہ جو شخص اولاد سے محروم ہو تو اس کے استعمال سے صاحبِ اولاد ہو جاتا ہے۔ اس چشمہ کو سترہ سالہ عمر میں دریافت کیا گیا تھا۔ پاکستان میں گھوجہ (کراچی) اور گراٹ (جہلم) کے چشمے بھی مختلف جلدی امراض کے لئے مشہور ہیں۔ بیت المقدس میں ایک ایسا مشہور چشمہ ہے جس کا پانی پینے سے غم زدہ آدمی کا غم اور وہم دور ہو جاتا ہے۔

ترکستان میں "کوہ بخت" کی چوٹی پر ایک چشمہ ہے اس چشمہ کا پانی ہرقتِ جوشِ مازا بہتا ہے۔ پہاڑ سے جو پانی نکرتا ہے اس میں تشک کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

بھارت کے شہر کھنڈ میں عکہ محبوب گنج کے قریب وزیرِ باغ واقع ہے۔ اس باغ میں ہر قسم کی جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں۔ شاہی زمانہ کے اس باغ میں ایک کنواں ہے جس کے پانی میں یہ صفت ہے کہ اگر کوئی انسان یا جانور گر جائے تو اس کا پانی اُبلنے لگتا ہے۔

کھنڈ سے قریب ککوال میں ایک اور مشہور کنواں ہے جس کا پانی یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اگر باؤں سے کتے کا کاٹا ہوا آدمی اس سے نہالے تو پاگل کتے کا نہرِ جسم سے زائل ہو جاتا ہے۔

محمد شبیر قادری

تعلیم کے ساتھ ہنر ضروری ہے۔ وقت پڑنے پر مددگار ہوتا ہے۔

نام کے لحاظ سے معاون مبارک نگینہ کا صحیح انتخاب

یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی تمام چیزوں اور خاص طور پر سنگ و جواہر (نگینہ) میں قدرت نے بہت کچھ غیبی اثرات و اسرار پوشیدہ رکھے ہیں انسان کو شرف المخلوقات قرار دے کر پتھروں و سنگ جواہر میں مختلف اراضی و دفع کرنے کے فوائد اور مطلب حاصل کرنے کی قوت انسانی کے لئے عطا کر دی۔ مگر یہ جاننا کہ کون سا پتھر کیا تاثیر رکھتا ہے، کس مرض میں مفید ہے۔ اور کس نام کے لئے کونسا نگینہ مناسب ہے، ایک اہم علم ہے جو حضرات اپنے نام کی مناسبت سے معاون و مبارک نگینہ کا انتخاب کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کے مطلع کریں۔ (۱) اپنا پورا نام مع عرفیت (۲) اپنی والدہ صاحبہ کا نام مع عرفیت (تائید خیر النش اگر صحیح معلوم ہو ورنہ ضروری نہیں) (۳) اپنا پسندیدہ پھل (پوئے سال میں) (۴) پسندیدہ لباس کا رنگ (خود استعمال میں) (۵) پسندیدہ مچھولی (۶) پسندیدہ خوشبو (بچوں میں) (۷) پسندیدہ رنگ (دیکھنے میں)۔

ان سوالات کے جواب دے کر اپنا نگینہ انتخاب کر سکتے ہیں بہتر ہے کہ انگوٹھی استعمال کرنے سے پہلے مشورہ کر لیں یا نگینہ دکھادیں تاکہ مختلف نقصانات سے محفوظ ہو سکیں۔ نگینہ کسی ذمہ دار شخص سے خرید کریں نگینہ انسان کا زندگی بھر کا ساتھی ہے انگوٹھی استعمال کرنے میں چار اہم نکات اور فوائد ہیں۔

۱۔ ثواب: انگوٹھی سنت رسولؐ ہے۔ ۲۔ فائدہ: قدرت نے انسان کیلئے سنگ و جواہر میں مفید تاثرات و افعال و خواص یہاں رکھے ہیں۔ ۳۔ شوق: اپنی اس پر صرف کی ہوئی رقم ہرقت ساتھ رہتی ہے۔ ۴۔ یاد دہکار: زندگی بھر ساتھ

مصیبت اور بُرے وقت میں دوسروں کی مدد کرو

بہنے کے بعد اولاد یا وارث کے پاس بطور یادگار رہتی ہے۔

کافی کرم فراؤں نے اپنے معادن و مبارک نگینہ انتخاب کرائے اور انگوٹھیاں استعمال میں لائے بفضل تعالیٰ ان کی زندگیوں میں نمایاں ترقی اور بہتر تبدیلیاں رونما ہوئیں۔

میں اپنی اس محنت کو ان حضرات کے لئے پیش کرتا ہوں جنہیں نگینہ استعمال کرنے کا شوق ہے یا جنہیں حالات کی ناسازگاری نے تنگ و دریاوی اُمور نے پریشان کر رکھا ہے۔ فروخت کرنے والا نیک نیتی سے اصلی نگینہ خریدار کو دے اور استعمال کرنے والا بھی خلوص دل سے انگوٹھی پہنے تو بہتر رہتا ہے خلاق عالم کے خلق کئے ہوئے اثرات سے پُر سنگ و جواہر سے فائدہ حاصل ہونے پر ان کا کافور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تاکہ مزید فوائد نمایاں ہوں۔ کوئی بھی نگینہ وزن (تول) میں پکوانا استعمال کرنا مناسب نہیں یعنی تول میں پورا ہونے والی انگوٹھی کے لئے ہر قسم کے پُر خلوص مشورہ اور اپنی ناچیز رائے کرم فراؤں کے لئے حاضر ہے اس سلسلے میں ناشر کتاب ہند سے بذات خود یا بذریعہ ڈاک رجوع ہوں۔

اصلی و عمدہ نگینہ ”سنگ و جواہر“

ہم نے اپنے کرم فراؤں کے مسلسل اصرار و نیز ضرورت مند احباب کی آسانی کو مد نظر رکھتے ہوئے اصلی سنگ و جواہر (نگینہ) کے فراہم کرنے کا بندوبست کیا ہے جس میں عقیق، فیروزہ، درنجفت، دہانہ فرنگ، یشبہ غیرہ فائدہ دارانہ طریقے سے آپ کے حسبِ مشاغل، معجہ اور مناسب قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں ان کے علاوہ اور تمام نگینوں کے لئے اپنا پُر خلوص مشورہ اور مناسب رائے دینے

جو پیشہ اختیار کرو اس میں خلوص رکھو

کے لئے خدمات حاضر ہیں تاکہ غلط اور نامناسب نگینہ کے نقصانات سے محفوظ رہ سکیں۔

میری زندگی کا یہ اہم واقعہ

لکھنؤ میں جب بورڈ کا امتحان دے چکا تھا تو احساس ہوا کہ حساب کا پرچہ خراب ہونے کی وجہ سے کامیابی کی اُمید نہیں۔ یوپی میں بورڈ کے نتائج جون میں آیا کرتے تھے انہیں دونوں ایک بزرگ میرے ایک مکان میں بکراہ آئے یہ بزرگ طبیعت اور خاندان سے شریف اور وضع دار تھے۔ پیشہ کتابت تھا انتہائی خوش نویس اور علم جفر میں ماہر تھے۔ کہا کرتے تھے کہ یہ علم بڑا وسیع اور عقلی ہے میرے والد بزرگوار کی بڑی عزت و قدر کرتے تھے اور میرے ساتھ بھی بہت شفقت تھے میری نشست زیادہ تر موصوف کے پاس رہتی۔ جب میں اُن سے بے تکلف ہوا تو عرض کیا کہ میرا حساب پرچہ خراب ہو گیا ہے اور ایک ماہ بعد تجربہ بھی آجائے گا کیا آپ اس سلسلے میں میری مدد کر سکتے ہیں؟ پہلے تو شفقتانہ رتناؤ کے تحت کچھ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میاں! بغیر محنت کے کامیابی ناممکن ہو ا کرتی ہے امتحان دُنیا کا ہوا یا آخرت کا دونوں کے لئے تیاری ضروری ہے۔ میں خاموش بیٹھا رہا۔ موصوف کے لہجے سے سمجھ گیا کہ ان کو مجھ سے خلوص ہے۔ دو دن تک میں اُن کے پاس نہ جاسکا۔ تیسرے دن مجھے بلوایا اور فرمایا کہ چالیس یوم متواتر کسی ایک نین مسجد میں مغرب کے وقت روشنی کیجئے۔

میرے مکان کے کچھ فاصلہ پر بڑا واد (جہاں ایک ہی خاندان کی قبریں ہوں) سے ایک مسجد (نواب صاحب کے نام سے منسوب تھی) جو شاہی زمانہ کی تعمیر شدہ اور بہت

باتی بیو تو یاد رکھو داہنے ہاتھ سے۔ گراست ہو تو دیکھ کر پیٹا چراغ سے۔

ویران سی کھتی جیل اس مسجد کے دروازے پر انتظار میں رہتا کہ کوئی راہ گیر مسجد کے سامنے سے گزرتے تو میں فوراً جا کر شمع روشن کر دوں کیونکہ پوشی کرتے وقت انتہائی خوف محسوس ہوتا تھا اندرون مسجد (طاق سے قریب) ضرورت مند حضرات نے رسولؐ و آلؑ رسولؐ کے واسطے سے کرجات سے اپنی اپنی ضرورتیں تحریر کر رکھی تھیں۔

بشکل تمام تقریباً ۲۸ یوم پورے کئے ہوں گے کہ ایک شب خواب میں دیکھا کہ اسی مسجد کے دروازے کے سامنے سے گزر رہا ہوں۔ پشت سے ایک بزرگ نے میرے کولے پر اپنی انگلی چھو دی۔ فوراً ہی میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک نہایت برگزیدہ شخص جن کی شکل ابھی تک ہین نشین ہے سفید پوش خوبصورت کتابی چہرہ، چھریہ جسم، سفید ڈوبلی ٹوپی، شیردانی یا انگرکھا اور چوڑی دار یا کجامہ غالباً ہاتھ میں چھڑی بھی کھتی مجھ سے فرمایا کیوں پریشان ہو میاں! تم کامیاب ہو۔ انگلی کے ٹوم کے سے بیداری کے بعد بھی کافی دیر تک چھن کا احساس رہا پس دل کو یقین ہو گیا کہ محنت کا ذکر رہی ماہ جون میں الہ آباد نتیجہ اخبارات میں شائع ہوا تو اس میں میرا بھی رول نمبر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہا۔ کاتب صاحب نے پاس ہونے پر دعائیں دیں اور فرمایا کہ اب پھر چالیس مسجدوں میں کم از کم تین یوم کے اندر روشنی کو دے میں نے ایک ہی دن میں اپنے محلے سے لے کر نور باڑی، سعادت گنج، مہدی گنج، ٹکیت رائے کاٹالاب، حیدر گنج، رستم نگر، محبوب گنج اور وزیر باغ غرضیکہ اطراف کی پوری چالیس مسجدوں میں روشنی کر دی۔ ڈر اور خوف بہت محسوس رہا لیکن سارا دن اس میں صرف کیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد کاتب صاحب کسی اور جگہ چلے گئے اس عمل کے بعد بیدل چلتے وقت پشت سے کسی دوسرے شخص کے پیرول کی آہٹ محسوس ہوتی رہی

وہ تعلقات کو توڑے تو تم جوڑو ————— (حضرت علیؑ)

کبھی مرکز دیکھ لیا کرتا تو کوئی شخص نظر نہ آتا تھا۔ اکثر خوف بھی محسوس ہوتا۔ ۱۹۴۷ء میں ہندو مسلم فساد کی خبر سے حفاظتی طور پر محکمہ کے تمام مسلمان اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں پر رات بسر کرنے لگے۔ چنانچہ راقم الحروف بھی باہمراہ بھائی اور والد بزرگوار چھت پر سوتے ایک رات مجھے محسوس ہوا کہ کوئی شخص بھاری جوتے پہنے ہوئے میرے پلنگ کے اطراف ٹہل رہا ہے آہٹ سے آنکھ کھلی تو ادھر ادھر دیکھنے پر کوئی نظر نہ آیا پھر سو گیا۔ پتہ نہیں کہتنی دیر بعد دوبارہ سر ہلنے کی طرف ٹپکنے کی آواز سے آنکھ کھل گئی۔ خواب کا خیال کر کے سو گیا۔ یہ یاد نہیں کہ اسی روز یا دوسرے روز رات میں سوتے وقت مجھے احساس ہوا جیسے کوئی شخص میرے ساتھ بستر پر لیٹا ہے۔ اس کے جسم کی شدید حرارت اور گرمی سے آنکھ کھلی تو محسوس ہوا کہ وہ شخص آہستہ آہستہ میرے پلنگ کے اٹھ رہا ہے لیکن میں کوشش کرتا رہا کہ فوری دیکھوں کہ کون ہے لیکن ناکام رہا اور اس شخص کے پلنگ سے اٹھنے کے بعد ہی میں اپنی گردن گھما سکا پر مجھے کوئی نظر نہ آیا۔

والد بزرگوار کو جگایا اور عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے موصوف نے ہدایت کی کہ پلنگ کی جگہ تھوڑی تبدیلی کر دو۔ دوسرے روز بھی بالکل اسی طرح محسوس ہوا لیکن پھر بھی کوئی نظر نہ آیا۔ صبح اس واقعہ کا ذکر اپنی والدہ معظمہ سے کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ کل سے چھت پر مت سونا یہ حیرت انگیز واقعہ تھا۔ ۱۹۵۰ء میں والد صاحب کے ہمراہ کراچی آیا اور چند ماہ بعد بھاولپور گیا اور وہاں محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی اس زمانہ میں محکمہ تعلیم کا دفتر ”دربارہ“ میں تھا میری رہائش محلہ چاہ نفع خان میں تھی رہائش گاہ سے ملحق ایک مسجد زیر تعمیر تھی موسم سرما تھا اور سردی زور پر تھی۔ ایک رات قریب دس بجے اخبار پڑھ رہا تھا کہ

جس کی صبح اہتمام امورِ سلیمین سے خالی ہو وہ مسلمان نہیں ہے (ارشاد رسولؐ)
 یکایک کسی نے مجھے میری عرفیت (وہ نام جو صرف لکھنؤ میں میرے محلہ کے
 دوست یا قریبی رشتے داروں کو معلوم تھا) سے پکارا۔ پہلی آواز پر توجہ نہ دی
 دوسری آواز پر خیال آیا کہ میری عرفیت تو اس شہر یا دفتر میں کسی کو نہیں معلوم
 حیرت اس بات کی تھی کہ میرا کوئی ساتھی یہاں کیسے آگیا جبکہ تمام خط و کتابت
 بھی میرے دفتر کے پتے سے رہتی ہے۔

فوراً ہی تیسری آواز سنائی دی اب میں باہر نکلا تو کوئی نظر نہ آیا۔ اس
 وقت محلہ میں گنجان آبادی بھی نہ تھی اور بوجہ سردی لوگ اپنے اپنے گھروں میں تھے۔
 میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ ممکن ہے میری عرفیت کا کوئی دوسرا شخص اس
 محلہ میں ہو پھر اخبار کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے
 مسلسل تین مرتبہ میری عرفیت سے کسی نے پھر پکارا۔ ایسا معلوم ہوا کہ اس دفعہ
 یہ شخص بالکل مکان کے قریب آواز دے رہا ہے۔ اپنی رہائش سے باہر آیا اور ادھر
 ادھر دیکھا کوئی شخص نظر نہ آیا۔ میں نے آواز سے پکارا کہ کون صاحب! میسکن
 جو اب محروم رہا اب ذرا ذہن پر نشان ہوا۔

میرے کمرے میں پاڑ کی بٹی والے سوراخ جن سے اینٹوں کی چُجانی ہوتی ہے
 بند نہیں تھے۔ یہ سوراخ چھت سے ملحق تھے اور کافی اونچائی پر تھے چند منٹ
 بعد محسوس ہوا کہ دائیں طرف والے سوراخ میں کوئی شخص باہر سے میری عرفیت
 کے ذریعہ مجھے مخاطب کر رہا ہے۔ فوری درمیانی سوراخ سے پکارا اور دو منٹ
 کے بعد تیسرے سوراخ سے مجھے پکارا گیا۔ بس کیا تھا دماغ میں لکھنؤ کے واقعات
 کی تمام فلم کھینچ گئی۔ اور خیال آیا کہ آج مری طرح پھنسنے یہ سب سابقہ اثرات کا
 نتیجہ ہے معلوم ہوا کہ کانوں سے دھوئیں نکلنے لگی۔ سر کے بال کیوں کی طرح کھڑے

خود غرضی مت کرو جلد بدنام ہو جاؤ گے

ہو گئے اور پیر من من بھر کے ہو گئے۔ غرض کہ عجیب کیفیت تھی مشکل سے دروازہ میں نالادال کر قریب پہنچے۔ انجے رات کو جس ہوٹل میں کھانا کھانا تھا پہنچا ہوٹل والے نے چہرہ پر نشان دیکھ کر پوچھا کیا بات ہے میں نے اس واقعہ کا ذکر نہ کیا۔ بظاہر اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا۔ لیکن قریب دو گھنٹہ سخت تفکر اور پریشانی میں گویا۔ پھر دل کو بچتہ کیا اور سوچا کہ پردیس میں تو مصیبت اٹھانی ہی پڑتی ہے ۱۹۴۷ء کے واقعات سامنے آئے کہ ہزار ہا خاندان تباہ و برباد ہوئے اور مائے گئے۔ ان واقعات سے ذہن بچتہ ہوا اور دل میں قوت آئی۔ قرآنی آیات کا ورد کرتا ہوا پھر اسی رات اپنے اسی مکان میں واپس آیا چند گھنٹے پریشانی رہی۔ اس کے بعد نیند آگئی کچھ روز بعد کلزمیت سے رخصت پر کراچی آیا۔ والدہ معظمہ سے کل واقعہ بیان کیا انھوں نے نقل مکان کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بس اب کراچی آ جاؤ۔ اُدھر والد بزرگوار کی بیماری سے متاثر ہو کر خدمت کی غرض سے کراچی آ گئے۔ اس وقت سے اب تک کوئی واقعہ پیش نہ آیا ہوا یہ ضرور ہے کہ کسی ہونے والے حادثہ یا واقعہ کی اطلاع انہیں خود ہو جاتی ہے۔

ان حالات کے بعد دل میں عوام کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوا اور خیال آیا کہ جس کام میں بھی معلومات یا مہارت ہو اس سے عوام کو فائدہ پہنچاؤں۔

اخلاص حسن

محمد شبیر قادری



ایم۔ اخلاق حسن بکمنوی
 ماسٹر کتاب بنڈا اورنی

چھلّا برائے ”بواسیر“ و مرض ”گیس“ (گیسٹوک) ”ریاحی عوارض کے لئے“

جو حضرات بواسیر یا ریحی مرض (گیس کی بیماری) میں مبتلا ہیں، اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (چھنگلیاں) کے قریب والی انگلی کے صحیح ناپ کا اصلی چاندی کا سادہ چھلّا جس پر کسی قسم کا نشان نقش نہ لگا دیا انگینہ نہ ہو، اپنی والدہ صاحبہ نام کے ساتھ یوم عید الاضحیٰ سے ایک ہفتہ قبل درج ذیل پرستہ پر بغرض عمل جمع کرائیں۔ بعد از عمل یہ ”چھلّے“ عید الاضحیٰ کے دوسرے روز سے واپس کئے جاتے ہیں۔ اس ”چھلّے“ پر ذبیحہ کے متعلق سال میں صرف ایک مرتبہ یوم عید الاضحیٰ پر مثل سالہائے گزشتہ اپنے رواجی پروگرام کے مطابق قدیمی طرز سے عمل کیا جاتا ہے مرض سے نجات دلانے کے پیش نظر اس چھلّے کا ہر وقت پہنے رہنا مفید اور ضروری ہے۔ پرانی سے پرانی ہر قسم کی بواسیر و ریحی امراض (گیس کی بیماری) منجملہ دل کی بیماری جو گیدٹک کی وجہ سے ہو مفید ہے۔ اس کا طریقہ زمانہ قدیم کی فلمی کتاب کے حامل کیا گیا ہے۔ اس عمل کئے ہوئے ”چھلّے“ سے سینکڑوں حضرات صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس کی افادیت اور ذاتی تجربات کے سلسلے میں سینکڑوں خطوط محفوظ ہیں اور ہر سال کرم فرماں مطلع کر رہے ہیں اطباء و ڈاکٹر اور دیگر اہم شخصیات جن میں مولانا ماسٹر القادری (مرحوم) جناب حکیم پیر سلیم سرہندی وغیرہ قابل ذکر ہیں اور تمام حضرات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم

نفس کی پاکیزگی انسان کی عظمت بلند کرتی ہے۔

سے رو بہ صحت ہیں۔ بیرون ملک سے متعدد ”چھلے“ عمل کے لئے ہر سال آتے ہیں ”چھلے“ جمع کرانے کی تفصیل و شرائط و ذیل ہے۔

۱۔ ”مریض“ کے بایں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (چھنگلیاں) کے برابر دلی انگلی کی بالکل

صحیح ناپ کا اصلی چاندی کا سادہ چھلّا جس پر کسی قسم کا نشان نقش و نگا یا نگینہ نہ ہو، بغرض عمل یوم علیہ الضحیٰ سے ۲۵ یوم قبل وصول کرنا شروع کرتے ہیں۔

۲۔ ”چھلے“ کے لئے وزن کی کوئی پابندی نہیں لیکن صاف اور سادہ ہو۔

چاندی کے گول تار کا بنا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

۳۔ ”پہلی مرتبہ جو چھلّا“ آپ بغرض عمل دیں وہ کورا ہو (یعنی استعمال شدہ

نہ ہو) لیکن تجدید عمل کے لئے آئندہ سال وہی چھلّا جمع کرائیں جو پہلے

سال بغرض عمل جمع کرایا گیا تھا۔

۴۔ ”چھلے“ کے دونوں سرے جڑے ہونے ہوں۔

۵۔ ”چھلّا دیتے وقت“ اپنے نام کے ساتھ اپنی والدہ صاحبہ کا نام رجسٹر اور

چھلے سے منسلک لیبل پر ضرور درج کرادیں۔ اس لئے کہ یہ مریض کی والدہ

کے نام کے ساتھ عمل میں شامل ہوتا ہے جس کی وجہ سے ”نسبتی“ ہے۔

۶۔ ”چھلے عمل میں“ شامل کرنے کے لئے وصولیابی کی ہر سال آخری تاریخ

معدّی الحجّہ ہے۔ مناسب ہے کہ اپنا ”چھلّا“ بغرض عمل اس تاریخ سے قبل ہی

جمع کرائیں تاکہ آخری تاریخوں کی زحمت سے بچ سکیں۔ کیونکہ یہ عمل سال

میں صرف ایک مرتبہ عید الاضحیٰ پر ہی کیا جاتا ہے۔ بیرون کراچی اور ملک کے باہر کے حضرات

اپنے ”چھلے“ بذریعہ ڈاک (رجسٹری) جلد از جلد اس طرح روانہ کریں کہ معروف

تاریخ سے کم از کم تین دن قبل وصول ہوں۔

کسی کی بُرائی کرنے سے پہلے اپنی بُرائی پر نظر کرو۔

۷۔ ”چھٹے کی وصولیابی“ کے لئے جو نمبر پفلٹ چھٹا جمع کراتے وقت آپ کو دیا جائے جس پر آپ کا ٹوکن نمبر درج ہے اس کو حفاظت سے رکھیں اس میں تحریر شدہ نمبر کو تبدیل نہ کریں۔ کیونکہ یہ نمبر المونیم کے ٹوکن کا ہوتا ہے جو آپ کے چھٹے سے منسلک ہوتا ہے اس پفلٹ کو ہمارا لانا ضروری ہے ورنہ آپ کا چھٹا آپ کو نہ مل سکے گا۔ (کراچی سے باہر کے حضرات اپنے چھٹے کا ٹوکن نمبر حاصل کرنے کے لئے جوابی نفاذ ارسال کریں)۔

۸۔ ”اہل کراچی“ چھٹا بذریعہ ڈاک ارسال نہ فرماتیں۔ مقامی حضرات کو ڈاک سے چھٹا روانہ نہیں کیا جائے گا۔

۹۔ ”چھٹے“ بغرض عمل غیر متعلق شخص کی بھی معرفت جمع کرائے جاسکتے ہیں لیکن وصولیابی کے لئے کسی دوسرے شخص کو نہ بھیجیں۔ صرف وہی صاحب حاصل کر سکیں گے جو خود مریض ہیں۔ اور جن کے نام سے ”چھٹا“ عمل کئے لئے جمع کرایا گیا ہے۔

۱۰۔ ”پردہ دار مستورات“ اپنے شوہر والد بھائی، اپنی اولاد اور مستری رشتے دار کے ذریعہ چھٹا منگا سکتی ہیں۔ مُلازم یا غیر متعلق شخص کو چھٹہ نہیں دیا جائے گا۔

۱۱۔ ”بیرون شہر“ کے چھٹے عید الاضحیٰ کے پندرہ یوم کے بعد سے ترتیب وار بذریعہ ڈاک (رجسٹری) ہونا شروع ہوں گے۔ (اگر کسی صاحب کو فوری چھٹا مطلوب ہو تو کراچی آکر دستی وصول کریں)۔

۱۲۔ ”چھٹا واپس لینے وقت“ ترکیب استعمال کا پرچہ ضرور سمجھیں۔ اور اس سے متعلق صحیح ترکیب اتھال و ضروری ہدایات سمجھ لیتے۔

محنت، محنت اور محنت یقیناً کامیابی آپکے قدم چومے گی (فائدہ اعظم محمد علی جناح)

۱۳۔ ”چھلے یوم عید الاضحیٰ“ کے دوسرے روز تقسیم کئے جاتیں گے مناسب یہ ہے کہ آپ اپنا ”چھلّا“ جلد از جلد ایک ہفتے کے اندر حاصل کر لیں تاکہ پھر کراچی سے باہر کے حضرات کو روانہ کئے جاتیں۔ اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو عمل کے بعد ”چھلّا“ استعمال میں آجانا چاہیے۔

۱۴۔ ”یہ ایک چھلّا صرف“ بوا سیر خونی، بادی امراض گیس (تمام ریاحی امراض) منجملہ دل کے عوارض جو گیسٹرک کی وجہ سے ہوں، اور بوا سیر سے پیدا شدہ امراض میں مفید ہے۔

۱۵۔ ”کراچی سے باہر“ بسنے والے حضرات کے گزارش ہے کہ وہ اپنے ہر خط میں اپنا نام و پورا پتہ صاف حروف میں تحریر فرمائیں اور واپسی چھلے کے لئے مضبوط کاغذ کا رجسٹری لفافہ جس پر رجسٹریشن یا دفتر کا پتہ تحریر ہو روانہ کرنا ضروری ہے تاکہ چھلّا عمل کے بعد بذریعہ رجسٹری جلد واپس کیا جاسکے۔

ضروری ہدایات

(الف) ہماری علم میں آیا ہے کہ بعض حضرات جو کئی سال سے بوا سیر مزمن گیسٹرک (ریاحی بیماری) میں مبتلا ہیں صرف ایک سال ”چھلے“ پر عمل کرا کے فائدہ ہونے کی صورت میں اس چھلے کو مزید چار سال عمل نہیں کراتے جس کی وجہ سے مرض کا اثر باقی رہتا ہے اور مرض پھر دوبارہ ہو سکتا ہے۔ چھلے کا پورا کورس پانچ سال ہے۔ پانچ سال تک متواتر تجدید کیلئے آنا ضروری ہے۔ پورا کورس ختم کرانے کے بعد بھی عمل کرایا جاسکتا ہے۔

محمد شبیر قادری

کاروبار و تجارت میں سخت کلامی ہرگز نہ کرو۔

ضروری اطلاع

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے عمل کئے ہوئے ”چھلے“ کی شہرت اور افادیت کی بناء پر بعض غیر فزائد افراد ہمارے نام سے چھلا منسوب کر کے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لہذا اطلاعاً عرض ہے کہ ہم نے کسی فرد یا شخص کو چھلا وصول کرنے یا دینے کی اجازت نہیں دی ہے۔ ہمارا طریقہ عمل منفرد ہے۔
پتہ رہائش مکان 4 - 4 بلاک، انگلشن آفیس کراچی۔ ۷۷

چھلا برائے دردِ عرق النساء

(پیر کے درد کی بیماری)

جو حضرات دردِ عرق النساء میں مبتلا ہیں اصلی تانبے کے لہ کا نرم ٹکڑا جس کا چھلا وہ اپنے درد والے پیر کے انگوٹھے کے قریب والی انگلی میں باسانی پہن سکتے ہوں ہمراہ لائیں۔ اس دم کئے ہوئے چھلے سے یہ تکلیف دہ مرض سے آرام آ جاتا ہے۔ یہ چھلا اس مرض میں مفید ہے اس چھلے کا طریقہ تیاری اور عمل زمانہ قدیم کی نادر اور نایاب علمی کتاب کے حامل ہوا تھا۔ پروردگار عالم کا شکر ہے کہ سینکڑوں مریضوں کو اس درد سے نجات حاصل ہو چکی ہے۔ اس درد کے چھلے کی تیاری میں مہینہ، دن یا وقت کی قید نہیں مریض کی والدہ کا نام ضروری ہے۔

محمد شبیر تادری

عورت کے چار مقدس رشتے ہیں، مان، بہن، بیٹی اور بیوی

طریقہ فاتحہ و نذرانہ بسیار و ائمہ معصومین علیہ السلام

بہتر ہے کہ خوشبو لگائی جائے اس کے بعد با وضو قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بطریق دعا مانگنے کے بعد اول و آخر تین مرتبہ درود پڑھیں پھر ہر روح پر فتوح مقدس و معظم حضرت سرور کائنات خاصہ خلاصہ موجودات تئمہ دو روزہ صغیر آدمیان حضرت احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نیاز بہ نیاز چہارہ معصومین علیہم السلام علی انھیں میں نیاز (ان امام یا نبی کا نام لیں) جس کی نذر و نیاز مطلوب ہے یہ کیا قبول ہوا۔ پھر ایک بار سورۃ الحمد بعد از ان تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھیں۔

اگر کسی مرنے والے (عزیز یا رشتہ دار) یا شب بیلات اموات خاندان کی فاتحہ دلوائی جائے تو بجا ہے نعت ہر روح پر فتوح کے ”بطفیل روح پر فتوح کہہ کر مذکورہ بالا طریقہ سے ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور تین مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھیں اس کے بعد ہر روز گارِ عالم سے دعا کی جائے کہ ان سورتوں کا ثواب کل مروجوم مومنین (اور نام لیں فلاں بن فلاں) کی روح کو رحمت و مغفرت دے۔ اُن کے گناہ کبیرہ و صغیرہ کو اپنی رحمت کے طفیل عفو فرما، اس پر رحم کر اور جنت میں جگہ دے پھر دعا مانگیں۔ واضح رہے کہ نذر کھڑے ہو کر دینا چاہیے اور فاتحہ پڑھ کر دینا مناسب۔

محمد شبیر قادری

وہ قوم بیدار ہے جو اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرے

انسانی زندگی کیلئے مفید اور موثر باتیں

✽ کھجور کھانے سے پشت مضبوط ہوتی ہے آنکھ، کان کو قوت دیتی اور ذہن کو خوشبودار کرتی ہے قوتِ باہ میں بھی مفید ہے (ارشادِ رسولؐ)۔

✽ کسی نئے شہر میں داخل ہو تو کھانے سے پہلے وہاں کی پیاز استعمال کرو۔ اس شہر کے وبائی امراض سے محفوظ رہو گے (ارشادِ رسولؐ)۔

✽ تر اور خشک انجیر کھانے سے مرنے کا سیر اور گھٹیا کا درد دفع ہوتا ہے۔

(ارشادِ رسولؐ)

✽ شہد میں خاص قدرت ہے برکت عطا کی ہے اس میں تمام امراض کیلئے

شفاء ہے شتر پیغمبروں نے اسے دُعا کے برکت دی ہے (ارشادِ رسولؐ)

✽ آنکھ کی سفیدی دور کرنے کے لئے عنب کو سرسہ کی طرح باریک پس کر

چھان لیں آنکھ میں متواتر سلائی کے ذریعے لگانے سے سفیدی جاتی رہتی ہے

(حضرت علیؑ)

✽ کھجور کھاؤ اس میں ہر مرض کا علاج ہے۔ (حضرت علیؑ)

✽ جانوروں کے غدود نہ کھاؤ اس سے جذام کا اندیشہ ہے (حضرت علیؑ)

✽ کھانا ایسی چیز سے شروع کرو۔ جو زود ہضم ہو (حضرت علیؑ)۔

✽ خربوزہ کھانے سے شانہ صاف ہوتا ہے۔ سنگِ شاذ کو گیلیا کرتا ہے اور

پیشاب زیادہ لاتا ہے۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

✽ ناک کے ال کوٹانے سے مرنے کا جذام دفع ہوتا ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ)

✽ اردو کھانے سے دل اور پیش کے امراض نہ ہوتے ہیں (حضرت امام جعفر صادقؑ)

کسی کی دل آزاری مت کرو۔

- ✽ انھوں کی بیماری میں لمبلی کھانا سخت نقصان دہ ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ)۔
- ✽ موسم سرما میں تیل کی مالش سے ریاحی مرن (گیس کی بیماری) دفع ہوتی ہے۔ (حضرت امام علی رضاؑ)
- ✽ منگھنا زیادہ کرنے سے بلغم دفع ہوتا ہے (حضرت امام محمد باقرؑ)
- ✽ پینشاب روکنے سے مشانہ کی بیماریاں ہوتی ہیں (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)۔
- ✽ چھینک جسم کی ساری کثافت کو دور کرتی ہے اور ایک ہفتہ تک موت سے امان دیتی ہے۔ (حضرت امام رضاؑ)
- ✽ گوشت کھانے سے بدن کا گوشت بڑھتا ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ)
- ✽ سفید انگور اور سیب صحت کیلئے مفید ہے (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)
- ✽ گاجر کھانے سے قوتِ باہ میں اضافہ ہوتا ہے اور خون پیدا کرتی ہے۔ (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)
- ✽ ہڑ کامرتہ کھانے سے عقل بڑھتی ہے (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)
- ✽ کان کے درد سے محفوظ رہنے کے لئے رات کو کان میں روٹی رکھیں۔ (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)
- ✽ دانت کی خرابی سے بچنے کے لئے کھٹی چیز کھانے سے پہلے روٹی کا ٹوٹا کھالیں (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)۔
- ✽ آلو بخارہ کھانے سے صفراء دفع ہوتا ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ)
- ✽ انار کھانے سے بچوں کی زبان صاف ہوتی ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ)۔
- ✽ جانوروں کی تلی نہ کھاؤ اس سے فاسد خون پیدا ہوتا ہے (حضرت علیؑ)
- ✽ سیب کھانے سے معدہ صاف ہوتا ہے اور نکیہ کا علاج ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

صبر میں بھیلائی ہے

- ✽ وہی کھانے سے دل قوی معده پاک صاف اور بچہ خوبصورت پیدا ہوتا ہے۔
- ✽ مرن برص (سفید داغ) اور بواسیر کے لئے سورۃ یٰسین کو کسی برتن میں لکھ کر اس کو شہد سے دھو کر پیٹنے سے مرن دفع ہوتا ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ)
- ✽ رات کو کم کھانے سے موٹاپا کم ہو جاتا ہے (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)۔
- ✽ رات سونے سے قبل آدھا تولہ کلونجی پانی کے ساتھ کھانے سے درد عرق النساء میں مفید ہے۔

- ✽ چاول اور کچا خربا بواسیر کو دفع کرتا ہے (حضرت امام محمد باقرؑ)
- ✽ بواسیر و کمر کے درد کے لئے ہرن کا گوشت کھانا مفید ہے۔
- ✽ (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)

- ✽ پنجشنبہ کو حجامت بنوانے سے بدن کا درد دور ہوتا ہے۔
- ✽ جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے فقر و افلاس دفع ہوتا ہے (حضرت امام رضاؑ)
- ✽ سفر شنبہ کو کرنا بہتر ہے اس دن اگر کوئی پتھر بھی اپنی جگہ سے ہٹتا ہے تو پھر واپس اپنی جگہ پہ آ جاتا ہے (حضرت امام جعفر صادقؑ)
- ✽ کام کے لئے صبح سویرے جاؤ، کامیابی ہوگی (حضرت امام جعفر صادقؑ)
- ✽ ہفتہ میں ایک دن لہسن استعمال کرنے سے ریاچی درد نہیں ہوتا۔

(حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)

- ✽ بیت الخلاء میں صبح سویرے جانا بہتر ہے اور ضرورت سے زیادہ بیٹھنے سے بواسیر پیدا ہوتی ہے (حضرت علیؑ)۔
- ✽ ریحال کی لکڑی اور انار کے درخت کی شاخ سے خلال کرنا مرن و جذام پالا کرتا ہے۔
- ✽ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

زندگی ایک ہیرا ہے جس کا تراشنا خود انسان کا کام ہے۔

✽ انڈا اور مچھلی ساتھ کھانے سے درد قریخ، بواسیر اور آنتوں کی بیماری پیدا ہوتی ہے (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)



✽ بچے پھت والے یا بغیر ہوا دار مکان میں رہنے سے اعضائے زیر پر ہوا کا دباؤ بڑھتا ہے جس کی وجہ سے قلبی اور دماغی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔

✽ شیر کا ناخن بچے کے گلے میں بطور لاکٹ ڈالنے سے بچے کا خواب میں ڈرنا اور رونا اور خوف حاکم ہوتا رہتا ہے۔

✽ بچے کے زمانہ میں بچے کے گلے میں ہینگ اور کافور کپڑے میں رکھ کر باندھنے سے بچہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔ (کنیز فاطمہ صاحبہ کھنوی مرحومہ)

✽ دلی سور کی دال بتلی اور نیم گرم کھانے سے گلے کی خرابی اور پھیپھڑوں کے امراض میں مفید ہے۔

✽ روزانہ پیدل چلتے سے مرض ذیابیطس نہیں ہوتا۔

✽ مرض ذیابیطس میں گیسوں اور جوش ابل کر کے روٹی کھانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔

✽ دغ زہر بچھو و پھڑ درخت ڈھاک کے بیج پس کر لگانے سے آرام آجاتا ہے۔ (حکیم مرزا عابدین صاحب کھنوی مرحوم)۔

✽ باری کے نجا کے لئے: تین پیل کے پتے لے کر ان کو صاف پانی سے دھو لیں اور سیدھی طرف معمولی کالی سیاہی سے ان پر لکھیں: جب سیاہی خشک ہو جاتے



اپنی بدکرداری سے ان بزرگانِ دین کی بچھری مت کرو چکنے نام سے تمہاری نسبت کھی گئی دناشر
توباری کے روز مرہین کو یہ پتے برائے نام چٹا دیں۔ اس سے باری کا بخار دفع
ہو جائے گا۔

✽ شہد کھانے سے مشانہ میں قوت پیدا ہوتی ہے اور دودھ میں شہد استعمال کرنے
سے قوت باہ بڑھتی ہے۔

✽ سفید زیرہ پھانک کر دودھ پینے سے عورت کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

✽ باریک لپسی ہوتی ملدی معمولی گرم سروس کے تیل میں ملا کر دانت میں لگائے
سے تکلیف میں فوراً آرام ہوتا ہے۔

✽ نمک اور سوٹھ ہم وزن پیس کر سوڑھوں میں ملنے سے درم اور بادی دفع
ہوتا ہے۔

✽ برگ تھوڑے گرم کر کے اور اس کا پانی بخور کر کان میں قدرے ڈالنے
سے شدید درد کم ہو جاتا ہے۔

✽ اورک کے رس میں مصری ملا کر دل میں تین بار کھانے سے پیشاب کا بار بار
آنا کم ہو جاتا ہے۔

✽ پتھر کی بل جس پر مصالحہ یا مرچ پیسا نہ گیا ہو پانی کے چند قطروں کے ساتھ
ریٹھے کا چھلکا اس پر اس قدر گھسیں کہ پانی خوب گاڑھا ہو جائے یہ
آدھے سر کے درد والے مرہین کی ناک میں اس طرف معمولی چند قطرے
ٹپکائیں جس حصے میں درد ہو آرام آ جائے گا۔

✽ گھر کے کھانے اور پکانے کے برتنوں کو دھونے کے بعد کم از کم ایک
گھنٹہ دھوپ میں رکھنے سے جراثیم فنا ہو کر برتنوں میں شمسی طاقت سرایت
کر جاتی ہے یہ صحت کے لئے مفید اور دیگر امراض سے بچنے کا بہترین

تفرقہ بروری دین اور دُنیا دونوں کے لئے مُصیبت ہے
ذریعہ ہے۔

- ✽ سبز دھنیا کا پانی تین ماشہ قدرے معری کے ساتھ روزانہ استعمال کرنے سے چند دن میں سر کا چکر اور درد سر کو دفع کرتا ہے۔
- ✽ آم کے رس کے ساتھ شہد ملا کر کھانے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔
- ✽ سفید پیاز: جیب میں رکھنے سے ٹوکا اثر نہیں ہوتا۔
- ✽ شب میں درخت کے نیچے سونے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔
- ✽ پاؤں کے تلوے اور ایڑی صاف رکھنے سے حافظہ صحیح اور دماغ روشن رہتا ہے۔
- ✽ پیاز کاٹ کر سونگھنے سے درد سر میں آرام آ جاتا ہے۔
- ✽ جامن کے پتوں کا جوش نہ ہ بنا کر کُلی کر لے سے مُنہ آنے میں آم آ جاتا ہے۔
- ✽ بھول (اکیک) کے درخت کے نیچے سونے سے ٹوٹا پا اور وزن کم ہو جاتا ہے۔
- ✽ بینک میں گندھک کی دھوئی کے کھٹل مر جاتے ہیں۔
- ✽ اکوٹہ کے مقام پر دی دھو کر ایک رنگ سیاہ کتے کو یہی چٹانے سے اکوٹہ جاتا رہتا ہے۔ یہ طریقہ منگل اور سفید کو کرنا بہتر ہے۔
- ✽ نیم اور انار کے درخت کی تازہ کوئیل اور گیندے کی تازہ پتی کو ہون کوٹ چھان کر صلی سرسوں کے تیل میں جلا لیں چند قطرے کان میں ڈالنے سے کان کے درد میں آرام آ جاتا ہے۔
- ✽ جھپک اور خسرو ولے مرہن کے بستر پر خاکسی کے دانے ڈالنے سے جھپکے دانے جلدی اُبھر آتے ہیں۔
- ✽ سر، ناک، کان اور گردی کو گرم لہو اور سرد ہول سے محفوظ رکھا جائے تو سردی اور لو کے امراض سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ (سہاویں مرزا صاحب لکھنوی)

اپنے پڑوسیوں سے خلوص رکھو اور ان کی حفاظت کرو خود بھی محفوظ رہو گے

✽ یوں کارس پانی میں ملا کر منہ دھونے سے جھائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

✽ شہد کے استعمال سے دائمی نزلہ جاتا رہتا ہے۔

✽ بیکری فصل میں گول چھوٹے بیر (جس کو جڑ بیر یا کابیر یا جنگلی بیر کہتے ہیں)

صحت مند بچے کو کھلانے سے بچہ مرض چھپکے محفوظ رہتا ہے۔ (کینز فائلر صاحب مرحوم)

✽ نیند کو روکنے سے کاہلی اور سرسیرگرائی پیدا ہوتی ہے (ڈاکٹر ایم خلیق حسن بکھنوی بیہوش)

✽ آدھا سیسی کے درد میں آدمی یا گھوڑے کا دانت سر میں باندھنے سے آرام آ جاتا ہے۔

(دانت کو ناشتر کتاب ہڈا سے دم کو لایا جائے)۔

✽ آنکھ سے پانی بہنے کے لئے اندے کی سفیدی اور گائے کا اصلی دودھ باہم ملا کر

سلائی کے ذریعہ آنکھ میں لگانے سے پانی کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔

✽ جس شخص کی نکیہ کھینچنی ہو خون سے اس شخص کا نام کیرٹے پر تحریر کر کے

اس کیرٹے کو مریض کی آنکھوں کے سامنے رکھنے سے خون بند ہو جائے گا۔

✽ آدمی کے وہ آنسو جو خوشی کی حالت میں نکلتے ہیں اگر کوئی نوش کر لے تو اس کا

غم دور ہوگا اور یہ آنسو مرگی کے مریض کے لئے بھی مفید ہیں۔

✽ برص کے لئے تیل کے پھول رات کو سوتے وقت داغوں پر خوب ملیں

صبح پانی سے دھو ڈالیں دن میں بھی دو مرتبہ نشانات پر پھول ملنا ضروری

ہے لیکن اس کے فوراً بعد پانی اس جگہ پر نہ لگائیں چند یوم میں آرام

آ جائے گا۔ انشاء اللہ

✽ ناخن کاٹنے سے روزی زیادہ ہوتی ہے۔

✽ پیٹ کے کیرٹے خالص کونے کے لئے نیشک بنفشہ کو شکر کے ساتھ

کھانا مفید ہے۔

خالق کا رحم چاہتے ہو تو مخلوق سے محبت کرو۔ (ناشر)

- ✽ مرض اکوتہ میں پیدیتہ کا دودھ لگانے سے دفع ہوتا ہے۔
- ✽ کندھے پر وزن اٹھانے سے بوا سیر نہیں ہوتی اگر مرض ہے تو دوا کس مرض کا ختم ہو جاتا ہے۔
- ✽ پھلی کے دانت دم کرا کے گلے میں بطریق لاکٹ استعمال کرنے سے مرض چھینپ اور سفید داغ سے نجات ہوتی ہے۔
- ✽ ادنٹ کے بال ران پر باندھنے سے مرض سرل بول دفع ہوتا ہے۔
- ✽ آم کارس نیم گرم روٹی سے کھانے سے درد سر دفع ہوتا ہے۔
- ✽ گنے کارس ایک گلاس میں چھ اشہ تلسی کی پتی کوٹ کر پینے سے درد سر دفع ہوتا ہے۔
- ✽ سرسوں کے پتوں کے پانی سے ناس لینا آدھا سہی میں مفید ہے۔
- ✽ تخم سرس کا کاجل آشوب چشم اور ابتدائی موتیابند میں مفید ہے۔
- ✽ سب دیوانہ کے کاٹے ہوئے شخص کو ایندھ کی پتی دو تولہ کوٹ چھان کر پلانا مفید ہے۔
- ✽ تازہ انار کا پھول کھانے سے دست آنا بند ہو جاتے ہیں۔
- ✽ خار دار چولائی کا سفوف ٹھنڈے پانی کے ساتھ چھانکنے سے مرض سوزاک میں مفید ہے۔
- ✽ آم کے درخت کی دارھی چلم میں پینے سے درد گردہ میں آرام ہوتا ہے۔
- ✽ مکوہ کی پتی چبانے اور اس کارس چوسنے سے درد گردہ دفع ہوتا ہے۔
- ✽ مولی اور وہی ایک ساتھ کھانا سخت نقصان دہ ہے۔
- ✽ دودھ اور خاص قسم کی مچھلی ایک ساتھ کھانے سے خدام پیدا ہوتا ہے۔

جو عورت اپنے شوہر کی نہ ہوئی وہ کسی کی نہ ہوگی (ناشر کتاب)۔

❖ سید کا مربہ سانس کے مرض میں مفید ہے۔ (ہایوں مرزا اکھنٹوی)
 بچوں کے سوکھے کے مرض میں ایک عدد بنگلہ پان پر (جدھر کھتا چونا لگایا جاتا ہے) صرف کھتا لگا کر صاف ریل یا کھل میں کوٹ لیں جب یہ ایک جان ہو جائے تو پیار بچہ کو اٹا لیا کر بچہ کی ریڑھ والی ہڈی پر اس کٹے ہوئے پان کا لپ کر دیں انشاء اللہ چند دن میں اس بچہ کی پیٹ پر سوکھے کی بیماری کے کیرٹے نمودار ہوں گے ان کو چٹکی سے نوچ کر ضائع کر دیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ریاح روکنے سے مرض گیس و گندہ دہنی اور مسور حوں میں خرابی پیدا ہوتی ہے آنکھوں میں اندھیر آنے لگتا ہے۔

❖ پیاز میں فولاد اور گندھک کے اجزاء ہیں جس کی وجہ سے صحت کیلئے بہت مفید ہے۔

❖ عرق پیاز شہید کے ساتھ کھانے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔

❖ خشک و صفیا کوٹ کر چھان کر بموزن شکر کے ساتھ روزانہ ۳ ماشہ استعمال کرنے سے درد سر جاتا رہتا ہے۔

❖ چار عدد لونگ کالیپ پیشانی پر کرنے سے درد سر رفع ہوتا ہے۔

(یوسف جہاں بیگم مسز قزلباش)

❖ فارغ و لقوہ میں جائے پھل کو آگ میں ہلکا قدرے گرم کر کے منہ میں رکھنے سے آرام آ جاتا ہے۔

❖ حافظہ کے لئے بہت معمولی مقدار میں پان کے ساتھ زعفران استعمال کریں۔

سبز سید کا سونگھنا نزلہ و زکام میں مفید ہے

سچائی کا مقابلہ دُنیائی کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ (مولانا رومی)

❀ بچھنے ہوئے گرم چنے سو نگھنا زکام کے لئے مفید ہے۔

(یوسف جہاں بیگم مسرور لباس)

❀ بازار کے کباب سو نگھنے سے مجھ کو زیادہ لگتی ہے (جو جہاں بیگم مسرور لباس)۔

❀ رات کو نیند سے بیدار ہونے پر یاد میں ٹھنڈے مشروبات دیا جانی چاہیے

وقت نزلہ سے محفوظ رہنے کے لئے ناک کے دونوں نچھنوں کو انگلی سے

دبا کر منہ سے سانس لینے سے زکام نہیں ہوتا (ڈاکٹر ایم خلیق حسن بکھنوی ہو مو)۔

❀ جو شخص شب میں جس وقت بیدار ہونا چاہتا ہے سوتے وقت اپنا نام لے کر

تین مرتبہ کہے کہ فلاں وقت سو شیار کر دینا۔ عین اسی وقت آنکھ کھل جائے گی۔

❀ نمک کی ڈلی پانی سے پتھر پر گھس کر دن میں دو تین بار دوا کی جگہ پر لگانے

سے پُرانے سے پُرانا دوا دیا جاتا رہتا ہے۔

❀ پتھر پر باریک پسا ہو انک پانی کے ساتھ بچھو یا بھڑا د زہر ملی مکھی کے

کالے ہوئے مقام پر لگانے سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔

❀ انجیر کے دودھ کو بچھو کے کالے پر ملنے سے زہر دفع ہوتا ہے۔

❀ درخت اک کا دودھ قدے زہر ملی مکھی کے کالے ہوئے مقام پر لگانے

سے زہر دفع ہوتا ہے۔

❀ اندے اُبلنے والے پانی میں قدے نمک ڈالنے سے اس کا چھلکا آسانی

سے اُتر جاتا ہے۔

❀ پتھر کے ٹکڑے ہوئے مقام پر عار چینی کا تیل لگانے سے دھو نہیں جاتا۔

❀ تے کی بھوسی پانی میں گھول کر اس کے پانی کو تھما کر پلانے سے بچکی رُک

جاتی ہے۔

بیرونی

ماں باپ کی دُعائیں لو ہمیشہ پھولوں کی طرح جھکتے رہو گے

✽ عورت کے دَرِ زہ میں اکیس مرتبہ ”یا اللہ“ پانی پر دم کر کے پلانے سے ولادت میں آسانی رہتی ہے۔ (ہایوں مرزا لکھنوی)

✽ پچھتر کا سالن بوا سیر و بیچش کے مریض کے لئے فائدہ مند ہے۔

✽ بخازوں کی فصل میں کھانے کے ساتھ پیاز بطور سلا د استعمال کرنے سے جسم میں بخار کے جراثیم کو فنا کرتی ہے (پیاز کو کاٹنے کے بعد پانی سے دھونا ضروری ہے ورنہ غصہ بڑھاتی ہے)۔

✽ بوا سیر کے لئے لوہے کا تاجس پر روٹی پختی ہے اس توے کے نیچے کی سیاری (جس طرف آگ جلتی ہے) اصلی دودھ کی بالائی کے ساتھ نہار منہ کھانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔ واضح ہے کہ توے کی سیاری ہی لکڑی کی آبیخ کی ہو۔

✽ رُوسار کا درخت (یہ جنگلی خود رو زیادہ سے زیادہ مہفت اونچا پتی مثل نیم کے ہوتی ہے) اس کے پتوں کو پانی میں اُبال کر نیم گرم پانی کے ذریعہ اس پاؤں کو دھاری جس میں عرق النساء کا درد ہو درد سے آرام آ جاتا ہے۔ (دھالنے کے بعد پاؤں کو ہول سے بالکل محفوظ رکھنا ضروری ہے)۔

✽ بلڈ پریشر کے لئے دن میں جب بھی پانی پییں سورۃ فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم کرنے سے بلڈ پریشر اور موٹاپے کو کم کرنے میں مفید ہے۔ آزمودہ ہے

✽ ولادت کے وقت بچے نال کا ایک چھوٹا ٹکڑا زبرد نگیذ کے نیچے رکھ کر انگوٹھی بنوا کر استعمال کرنے سے دَرِ قُلُوب میں مفید ہے۔

✽ گردے کی پتھری کے لئے انگور کے تازہ پتے صاف کر کے رات پانی میں رکھیں۔ صبح بطریق جو شانہ اُبال لیں۔ نہار منہ آدھا گلاس، پھر رات سونے سے قبل کھانے کے دو گھنٹہ بعد استعمال کریں۔ گردے کی پتھری پیشاب کے ذریعے خارج ہو جاگی

انسان ایک جگہ دوکاندار ہے تو سیکڑوں جگہ خود خریدار ہے

انشاء اللہ (بشرطیکہ پتھری چھوٹی ہو)۔

- ✽ پیاز، لہسن، لیوں، نارنگی، انار، جامن، بڑھل کھاکر دودھ استعمال نہ کیا جائے۔
- ✽ تریوز کھاکر پانی استعمال کرنا مضر صحت ہے۔
- ✽ خرپوزہ کھاکر دودھ پینا نقصان دہ ہے۔
- ✽ کیلا کے بعد دہی مت کھاؤ۔
- ✽ کبوتر کے گوشت کے ساتھ چکورو پرندہ کا گوشت مت کھاؤ۔
- ✽ مرغ کے گوشت کے ساتھ مولی مت کھاؤ۔
- ✽ پرند جانوروں کے گوشت کے ساتھ مٹھائی کھانے سے پرہیز کرو۔
- ✽ بکرے کے گوشت کے ساتھ کبوتر کا گوشت مت کھاؤ۔
- ✽ زیادہ مٹ تھو کو چہرہ پھیکا پڑ جائے گا۔
- ✽ گدھ (پرندہ) کا ایک خاص پر ہے عورت کے پیسے کے نیچے رکھا جائے تو حمل اسقاط ہو جائے۔
- ✽ بارہ سنگھا کے سنگ کا ٹکڑا عورت کی ران میں باندھنے سے حمل قرار نہیں پاتا۔
- ✽ (سینگ ناشر کتاب ہذا سے پڑھو لیا جائے)۔
- ✽ دو اشخاص کے درمیان لیموں کاٹنے سے آپس میں رنجش اور
- ✽ حسد کی بنیاد پڑتی ہے۔ (مصنف کتاب ہذا)
- ✽ بچکی روکنے کے لئے گتے کی گنڈیری چبانا اکیسربے۔ (ڈاکٹر خلیق حسن ہومیو)

محمد شبیر قادری

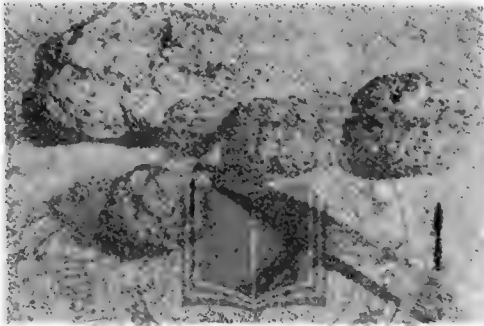
متعجب شخص کے چہرے کی رونق اور نور خستہ ہو جاتا ہے



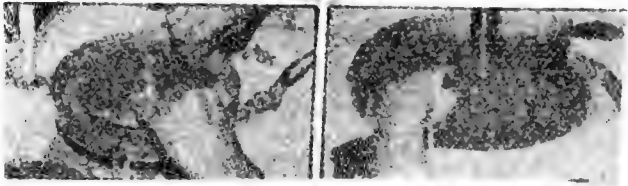
مسٹر یا دل اسکارم کی اس "سنگ لیمانی" کی تختی پر ایک عجیبہ کے
 دانے اور لہریں ہیں اس کے بعض حصوں میں ایک خاص قسم کی چھوٹی
 پھلی کی ہڈیوں جیسا اثر پایا جاتا ہے۔

محمد شبیر قادری

مذہب کو ذریعہ معاش مت بناؤ سکون زندگی سے محروم ہو جاتے گے



”سنگ بیلما“ کا بڑا ٹکڑا امریکہ کے مقام بلوئڈ کی چٹانوں
اور جھوٹے ٹکڑے پونی بیوٹ بیڈ کے علاقے سے دستیاب ہوئے ہیں۔

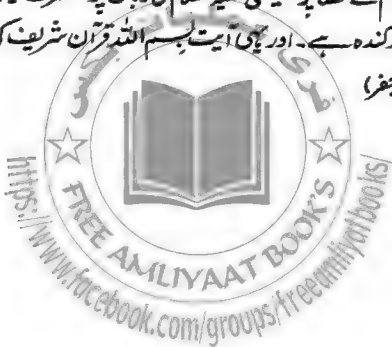


تکینہ بنانے میں ان کی تلاش مکناؤ اور پالش کرنے والی مشین
بہت اہم تھی

عورت کا بال کھول کر چلنا، مرد کا گریبان چاک کرنا، پریشانی اور مختلف مصیبتیں پانا، اور مولف کتاب

اسرار و رموز ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“

”بِسْمِ اللّٰهِ“ کے متعلق مولا علی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ”بائے بسم اللہ یعنی بسم اللہ کی تب“ کا نقطہ میں ہوں۔ اسی لئے یہی ”بِسْمِ اللّٰهِ“ حضرت اسرافیلؑ اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی پر، جبریلؑ کے بازو پر، عزرائیلؑ کی ہتھیلی پر، موسیٰ علیہ السلام کے عصا پر، عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر کندہ ہے۔ اور یہی آیت بسم اللہ قرآن شریف کی ابتدا ہے۔ (بحوالہ کرشمۂ جفر)



حل برائے مشکلات

”تَسْبِيحُ نَادِ عَلٰی“

(محرّب)

چالیس یوم بلا ناغہ فجر یا مغرب کی نماز کے بعد زیر آسمان مقررہ وقت پر مندرجہ ذیل ”یامعی“ سو مرتبہ (ایک سو بیس) پڑھنے سے مشکل حل ہو کر حاجت پوری ہوتی ہے۔

دوسروں پر مہربانی کرو تعریف بھی ہوگی اور صلہ بھی پاؤ گے ————— (ارشاد رسول)

(عکس از قلم جناب سیالوں مرزا الکنوی مرحوم)

برائے شکلات مہمات

محبوبہ مرحومہ اعلیٰ حضرت
 "لیکھناؤ علی" ایک مہینہ ۱۰۰۰ روپے

(۲) ایک مہینہ ۱۰۰۰ روپے

نہایت سیرگشت بہت یاد علی مدد

کے سیرگشت بہت یاد علی مدد

کشتہ چارہ عالم بہت یاد علی مدد

بکھار ماچہ درگاہ بہت یاد علی مدد

الرحمہ اللہ علیہم السلام

(پاکستان) (کشمیر) (ہندوستان)

محمد شہید شادری

عیب دار چیز فروخت کرنے والا ہمیشہ اللہ کے غضب میں مبتلا رہتا ہے (مشکوٰۃ)

تسبیح حسینیٰ برائے برآمدن مطلب

ایک سو اٹھائیس مرتبہ روزانہ بعد نماز مغرب یا حسینؑ پڑھے انشاء اللہ مطلب جلد حاصل ہوگا۔ شاہی زمانہ کے خاندانی بزرگ نے ایک قلمی کتاب میں اس طریقہ کی بہت تعریف فرمائی ہے۔

تسخیر خلاق و ترقی تجارت

ایک سفید کاغذ پر باوجود حسب ذیل دعا بروز جمعرات نیک ساعت میں عرفان تحریر کر کے دکان کے صدر دروازہ پر لٹکا دیں اس کا رُخ بار بار (سڑک) کی جانب ہے اور جس روزیہ دکان پر لٹکانی چلے دکان کے چار گوشے میں اندرون حصہ بوبان کی خوشبو دیں اس دعا کے چسپاں کرنے کے بعد ہر روز دکان کھولنے پر اس کے صدر دروازے پر مولیٰ پانی چھڑک دیا کریں۔ انشاء اللہ برکت و عافیت خلاق ہو کر تجارت کو فروغ ہوگا۔ دعا یہ ہے :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

”اللّٰهُمَّ خَبِّبْنِيْ فِيْ مَكْتُوْبِ عِبَادِكَ وَ اَمَّا يَدُكَ“

اس کا طریقہ قلمی مادر کتاب حاصل کر کے برائے عافیت عام تحریر کیا گیا۔

دعاے عرفیہ حل مشکلات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ صاحب ضرورت ایک سفید کاغذ پر الفاظ ذیل پاکیزہ طریقے سے تحریر کر کے آب جاری میں ڈال دیں ان کی حاجت جلد پوری ہوگی۔ کاغذ و مستلیم پاک ہوز عرفان سے لکھا ضروری ہے۔

ناپ تول میں گزرا کر کے والی بہت سی امتیں ہلاک ہو گئیں (ترمذی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

مِنْ عِنْدِ الدَّلَیْلِ اِلٰی رَبِّ الْجَلِیْلِ۔ وَبِ اِنِّیْ مَسْنٰی اَلْقُسُوْۤاۤءِ اَنْتَ
اَرْعَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اس دُعا کے ساتھ اپنی غرض تحریر کر دیں، اور بوقت ڈالنے
عرغینہ مذکور حسب ذیل دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّیْبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَتَحْتِ الْمُرْضِیْنَ
اِقْضِ حَاجَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طریقہ تسبیح قبولیتِ دعا

بعد نماز صبح یا بعد نماز مغرب سو مرتبہ تھنڈی کونا نو برزکھ کر سٹھلا
بِفَضْلِكَ یَا عَزِیْزُ پڑھے۔ بعدہ اپنی خواہش جو درپیش ہو وہ بگاورب العزت
عرض کرے۔ انشاء اللہ جلد مطلب باری ہوگی۔

طریقہ دریافت حالاتِ حنِ معاملات میں عقلِ کام نہ دیتی ہو

ایسے اور جنکے بھنے سے عقلِ قاصر ہو یا ایسی کوئی مشکل درپیش ہو گئی ہو جس کی
تدبیر کا اگر نہ ہوتی ہو، چاہتے کہ روزہ رکھے، افطار سے قبل نخود بریاں اور کشمش پر
حضرت امام مہدی آخرا الزماں علیہ السلام نذر دے۔ اس نخود اور کشمش سے جس کی
مقدار اس قدر ہو کہ پھر کوئی غذا نہ کھاوے اسی مقام پر جہاں افطار کیا ہے نماز مغرب
عشا کے بعد ایک سو مرتبہ درود پڑھے، انشاء اللہ امید برآئے گی۔

دُعا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے یہ جو کُت دُعا دریا شگافہ ہوا اور آپ کو

نیک طینت اور خدا ترس غریب امیر سے بہتر ہے
 فرعون سے نجات حاصل ہوئی۔ آپ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے: اِس عاکو پڑھتے بہنے سے
 خدا تعالیٰ ہر شکل آسان کرتا ہے (دُعا یہ ہے)
 اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمَشْكُوبُ عَيَّا نَفْتُ الْمَتَّانَ۔

طریقہ نماز استغاثہ موسوم بہ نماز زہرا صلوة اللہ علیہا

یہ صورت تنگ دستی و مبتلائے مصائب اور دوسری مشکلات و ضروریات زندگی
 جو خلاف شریعت نہ ہو اس طریقہ پر پڑھے کہ دو رکعت نماز شل نماز صبح بہ نیت نماز
 استغاثہ اور بعد نماز توسیع حضرت فاطمہ الزہرا صلوة اللہ علیہا سجدہ شکر بجالائے،
 ”یا مَوْلَا اِنِّیْ یَا فَاطِمَةُ ارْعِشْنِیْ“ دامنِ رخسار اور بایں رخسار پھر پیشانی بچہ
 میں رکھ کر سو سو مرتبہ پڑھے اور دُعا مانگے۔ (یہ طریقہ نادر قلمی کتاب سے نقل کیا ہے)۔

طریقہ دریافت نسخہ از حضرت زہیر ابن قین طبیب کربحسینی (باب محتبایی مرین)

بغرض محتبایی مرین روزہ رکھے! افطار صوم کے بعد کہے لے زہیر ابن قین
 صحابی حضرت امام حسین علیہ السلام و طبیب کربحسینی فلاں ابن فلاں مرین کے لئے
 نسخہ تجویز فرما دیجئے۔ آپ خواب میں محتبایی مرین کے لئے تجویز فرما کر دیتے ہیں۔
 واضح ہے کہ جس جگہ سوئے وہ پاک و صاف ہو اور انتہائی خلوص و نیک نیتی
 سے دُعا کرے۔

یہ طریقہ تجربہ شدہ ہے۔ اسی طریقہ کو رسالہ ”الوعظ“ نے بھی اکتوبر ۱۹۵۲ء
 لکھنؤ بہ سلسلہ اصحاب سُن تحریر کیا تھا اور واقعہ مرین بول الدم کا تھا۔

بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کینے سے ڈرتے رہو۔

برائے شکستِ لشکرِ دشمن

اس لوح کو ساعت سعد میں اطلب زرد پر شکر گف سے تحریر کریں نقش تحریر کرتے وقت بخور سے دھونی دیں اپنے پھر یہ علم میں لگا کر دشمن کے لشکر سے مقابلہ کریں، دشمن کے لشکر کو شکست ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
اس صاحب لوح لشکر کو ظفرِ یابی و کامیابی ہوگی۔ زمانہ قدیم کی ملی کتاب سے یہ نقش حاصل کیا ہے اس کے متعلق تحریر ہے کہ یہ نقش مجرب ہے۔

المتاد	المقتدر	المتوی	المتائم
المتائی	المتوی	المقتدر	المتادر
المقتدر	المتادر	المتائی	المتوی
المتوی	المتائم	المتادر	المقتدر

نوٹ:- تعویذ کو اس کے مہول اور ساعت کے بغیر تحریر نہ کریں۔

محمد شبیر قادری

ہمائے سے میل جول رکھو

تعارف مولف

مختصر

ہمائے مورش ایران سے ہندوستان آئے اور اودھ میں سکونت اختیار کی۔ ہمارا سابق وطن لکھنؤ محلہ فاضل نگر وارڈ سعادت گنج (بنگلہ پنج بھیاں) تھا۔ ستمبر ۱۹۵۷ء میں بمبئی کے راستے کراچی آئے اور یہیں سکونت اختیار کی۔

جد محترم خان بہادر مرزا علی حسن صاحب (یہ عہد محمد علی شاہ بادشاہ اودھ) اسم والد ماجد حکیم مرزا نابد حسین صاحب وزیر حسین عرف ہمایوں مرزا راقم الحروف تولد کتاب ہذا

تعارف ناہیاں

سید ابوجعفر حسین صاحب مرحوم۔ آپ کو بہ عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ شاہی زمانہ میں مبلغ پانچ ہزار روپے سالانہ اور دو خلعت تا عہد امجد علی بادشاہ اودھ بوجہ عزت و دستار ملتے رہے۔

(نقل چٹھی) بزمانہ انگریزی بوجہ چٹھی ۳ جولائی ۱۸۵۶ء معرفت کیمبر صاحب رقم مذکور دی گئی۔ بعدہ بوجہ رد بیکار حکومت ۱۹ اگست ۱۸۶۶ء از محکمہ پنشن لکھنؤ اجلاسی اکسٹرا کمشنر صاحب بہادر تمت لکھنؤ نمبری ۶۹۶۔

سارنچ یکم اگست ۱۸۶۶ء بہ قائم مقام صاحب سکریٹری چیف کمشنر بہادر چٹھی ۱۹۰۷ء حسب حکم گورنمنٹ برطانیہ چٹھی نمبری ۶۱۸۴۳ رپورٹ نمبری ۲۵۲۴ بنام سید ابوجعفر حسین صاحب موصوف پولیٹیکل پنشن مادام الحیت

اپنی اجرت دوسروں کو خوش کر کے حاصل کرو
جاری کی گئی۔

اودھیں آپ کے گاؤں اور شہر میں کافی جائیداد کے مالک تھے چنانچہ خسرہ
بندوبست سابق پختہ نمبری ۳۲۴ بموجب اندراج رجسٹریشن پبل بورڈ کھنوا
۱۸۷۴ء بہ نمبر ۱۱ بنام

سید ابوجعفر حسین صاحب مرحوم و منقولہ بخاندان ملکیت کاغذات سرکاری میں اب تک
اندراج ہیں۔

سلطان جہاں بیگم صاحبہ مرحومہ منقولہ

فدیہ حسین عرف ہمایوں مرزا قائم الحروف

ڈاکٹر ایم خلیق حسن (دوسری رجسٹرڈ پاکستان بی۔ ایم۔ بی وایچ۔ ایم۔ بی کھنوا)

بی۔ اے (آنرز) ایل ایل بی، ایم۔ اے اردو، ایم۔ اے تاریخ اسلام

ایم۔ اے اسلامیات، ایم۔ اے سیاسیات، ایم۔ اے فارسی

۰۔ ایم ظہور حسن (ریٹائرڈ اسٹور انچارج۔ بی۔ آئی۔ بی) مرحوم

۰۔ ایم۔ اخلاق حسن ناشر کتاب ہذا

۰۔ ایم۔ جمیر حسن۔ ایم۔ اے، پروگرام میجر ریڈیو پاکستان راولپنڈی اسلام آباد

۰۔ ایم۔ سعید حسن، بی۔ ایس بی

۰۔ دختر یوسف جہاں بیگم (مسز فضل حسین صاحب قزلباش)، دختر انور جہاں بیگم

(مسز سید حسین رضا صاحب)، دختر، سرور جہاں بیگم (مسز مرزا حامد حسین صاحب)

مختصراً تعارف ہذا بہ دُعا سے از زیاد عمر و ترقی درجات بر خوداران و پسران اور

فورجہ نشی و دختران تحریر کر دیا۔ خادم المؤمنین

ہمایوں مرزا عقیل اعظمی

جس ملک بادشاہ خود تجارت کرنے لگے وہاں کی رعایا کو سکون کہا۔

زمانہ شاہی کی چہنڈ نایاب اور نادر قلمی کتب

زمانہ شاہی کی یہ تمام قلمی کتب جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ہماری پاس محفوظ ہیں۔ ان کتب میں چند امراض کے مجرب نسخہ جات حکماء سابقین کے تشخیص کردہ ہیں و طائف کی قلمی کتاب | اس نایاب عربی خوشخط کتاب میں چند زود اثر و طاقت ہیں قریب ۳۰۰ سال قدیم ہے۔

دیوان حافظ قلمی (مکتل) مع مصلحتا صوفیہ | یہ قدیم زمانہ کا قلمی دیوان سلطان ابن سلطان ابوالفتح فریدون حسین

خان بہادر سلطنت ایران میں ۹۰۴ھ (۱۴۸۸ء) میں تحریر کیا گیا۔ اس دیوان میں تحریر ہے کہ اب تک جتنے دیوان حافظ صاحب کے لکھے گئے ہیں۔ ان کے نام مکمل ہونے کی وجہ سے اس دیوان کو تحریر کر کیے۔

دفتر ابوالفضل (قلمی) | یہ نایاب کتاب فارسی میں خوشخط طرز میں تحریر کی گئی ہے اور تاریخ النشانی ۱۲۶۳ھ (چیت سدی نوی سمر ۱۹۰۲ء) میں تحریر ہوئی۔

ایک اور قلمی کتاب | یہ کتاب نقوش و تعویذات سے پُر ہے اس میں ایک تعویذ تحریر ہے۔ یہ تعویذ حضرت علی علیہ السلام نے دُر دسر کے لئے عطا فرمایا تھا۔ یہ کتاب مہر شاہی کے وقت کی نہایت خوش خط ہے۔

چند امراض متعلقہ نسخہ جات

یہ قلمی نادر کتاب عہد شاہی سے متعلق ہے اس میں کچھ نسخہ جات مجربات و معجون

حذر و بڑھتی ہوئی محبت جب اپنا رنگ بہتکے تو غمی کی صورت اختیار کر لیتی ہے
برائے طاقت اور جلوے وغیرہ کے طریقے درج ہیں۔ یہ تمام نسخے حکماء سابقین کے
تجربہ کردہ ہیں۔ اس کتاب میں چند نسخوں کے متعلق لکھا ہے کہ کونسا نسخہ کس ریس
کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ انھیں مجربات سے یہ قلمی نایاب کتاب پر ہے۔

علم رمل سے متعلق کتب (تین حصوں میں)

مرآۃ الرمل : تاریخ تحریر ماہ شوال ۱۲۲۹ھ

روزمرہ رمل : تاریخ تحریر ماہ شوال ۱۲۲۹ھ

زبدۃ الرمل : تاریخ تحریر ماہ جمادی الآخر ۱۲۳۵ھ

یہ نادرونایاب کتب سید محمد حبیب اللہ ولد مولوی حیات اللہ صاحب فارسی
میں تحریر فرمائی ہیں۔

ان نوادرات و مستوفی سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اگر کوئی کتاب یا مسودہ خریدنا
چاہیں یا چھپوانے میں دلچسپی رکھتے ہوں تو ناشر کتاب ہذا سے معلومات حاصل کریں۔

محمد شبیر قادری

مشکل انسان کی ہمت کا امتحان لینے آتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

ضروری اطلاع

جیسا کہ آئیے اس کتاب ”کرمۃ قدس“ میں ملاحظہ فرمایا کہ سنگٹ جواہر اور نیگیٹوں سے متعلق افعال و خواص اور اثرات انتہائی مستند کتب کے حوالے اور تحقیقی تجربات و تاریخی واقعات کا ذکر کیا گیا ہے اس کی ابدار لکھنؤ ۱۹۴۲ء میں قیمتی پتھروں کے سلسلے میں ڈائری کی صورت میں ہوئی اور تقسیم ہند کے بعد اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۵ء میں کلر جی میں شائع ہوا۔ پہلے ایڈیشن سے لے کر اب تک اس کی ترتیب و تیاری میں سخت محنت، جانفشانی اور عرق ریزی کی گئی۔ ہمارے ناظرین نے بعض ایسے معنوں کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے جن میں اس کتاب کے مضامین کی نقل تو کر دی گئی لیکن ”کرمۃ قدس“ کا نام ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ اخلاقی و ادبی اصول میں زیب نہیں دیتا۔ یہ کتاب ایک ”ریسرچ“ بکٹ۔

اظہار تشکر

جناب غلام عباس لاکھانی بی کام، ایل۔ ایل۔ بی، اے آئی، بی۔ پی۔ ولدہ نظر علی لاکھانی مرحوم میرے مخفی اور ہمدرد احباب میں سے ہیں ممنون و مشکور ہوں کہ موصوف نے کتاب کے طبع کرانے میں گرانقدر تعاون فرمایا اور ہمت افزائی فرمائی۔ دُعا گو ہوں، پروردگار عالم لاکھانی صاحب کو ترقی عمر و ترقی درجات عطا کرے اور اپنے ارادوں میں کامیاب ہوں۔ یہ طفیل محمد و آل محمد۔

محمد شبیر قادری

کسی کا حق ممت مارو

کرشمہ قدرت



انسان کی ترقی و تندرستی کے لیے
سنگ و جواہر (نگینہ) کے اثرات

"ROLE OF PRECIOUS STONES IN HUMAN LIFE"

سیرت ادری

الساعات

ہفتہ واری ساعتوں کے اوقات ہمیشہ کے لئے دئے گئے ہیں۔ اور ساعات کے اثرات، سوالوں کا جواب نکالنا، اعداد علم الساعات کا تعلق۔ ریس صحت، ضمیر اور صدقات کی مکمل تفصیل موجود ہے، تصنیف۔ حضرت کاش البسری

عددوں کی حکومت

اس کتاب میں اعداد کی سائنس کے حیرت انگیز نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شخص اپنی تاریخ پیدائش کے عدد نام کے ناوردیگر مختلف اعداد کے ماتحت کام کرتا رہتا ہے۔ تصنیف۔ حضرت کاش البسری

رجوع ہمزاد

ہر انسان کے ساتھ ہمزاد پیدا ہوتا ہے اس کو مستعد کرنے اور اس سے دنیاوی کاموں میں مدد لینے کے طریقے اور ریاضتیں لکھی ہیں۔ وہ درازی چیزیں منگوانا، محقق و پوشیدہ چیزوں کا معلوم کرنا، امراض یا گمشدہ چیزوں کا پتہ لگانا، واقعات حاصل کرنا، عامل کے لئے معمولی باتیں ہوتی ہے۔ تصنیف۔ حضرت کاش البسری

رموز الجعفر

علم جعفر کی آثار کے متعلق مشہور کتاب ہے۔ اس میں عربی تفسیر زبان بصدی بغض اور شرفاء کو اکابر کے مؤثر عملیات دئے گئے ہیں ان اعمال کے لئے کسی جگہ کی ضرورت نہیں۔ تصنیف۔ حضرت کاش البسری

قواعد عملیات

یہ کتاب ان لوگوں کے لئے بیش قیمت تحفہ ہے جو عملیات کے شائق ہیں۔ اس کتاب میں تمام ضروری قواعد اور تفصیل درج ہیں۔ برسوں کی محنت سے وہ نکات نہ ملیں گے جو اس میں مبع ہیں تصنیف۔ حضرت کاش البسری

کرشمہ قدرت

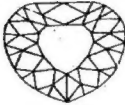
اس کتاب میں تاثیرات و افعال و خواص جمادات، فیروزہ، عقیق، یاقوت، تیل، ہیرا، بکھراج، دماغ، فرنگ، سنگ سلیمانی، زبرجد، سونا، چاندی، تانبہ، مسکریزہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ تصنیف۔ بہاؤں لکھنوی

آدنی دنیا، ۵۰، میاں اعلیٰ دہلی ۶

جسکی نیت اچھی اُسکی زندگی اچھی، جسکی نیت خراب اُسکی زندگی خراب

نیکیوں کا طرز تراش

دل طرز تراش



جُھکا نما لاکٹ تراش



اعلیٰ اعظم تراش برائے جواہر



چمکیلا ڈائمنڈ تراش



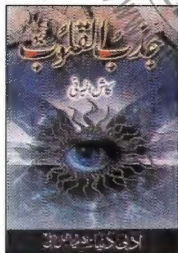
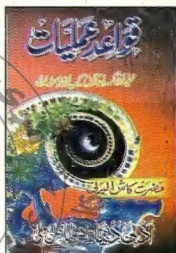
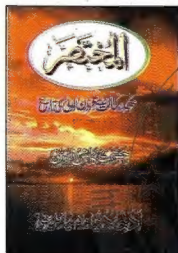
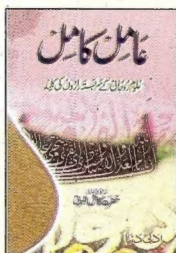
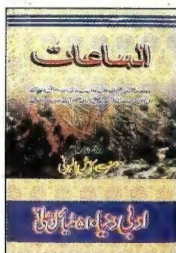
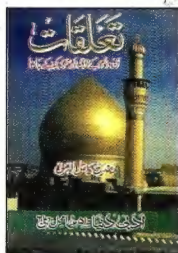
بیضوی اوول تراش



زمرّہ اعلیٰ طرز تراش



مد شیرتادری



ADABI DUNIYA ادبی دنیا

PUBLISHER & BOOK SELLERS

510, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6

Ph: 011-23250122